وَ تَزَوَّدُوْ فَإِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى

زادِ سفر

حصہ اول

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ شارحِ صحیح مسلم کی مقبول کتاب

''ریاض الصالحین'' کا سلیس ترجمہ ضروری حواشی

وتشریحی عنوانات کے ساتھ

حدیث شریف کا ایک چھوٹا سفری کتاب خانہ

اور منزل آخرت کا بہترین زادِ سفر

مترجمہ:

امۃ اللہ تسنیم مرحومہ

ہمشیرہ مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ

مکتبہ اسلام

۱۷۲/۵۴ محمد علی لین، گوئن روڈ لکھنؤ-۲۲۶۰۱۸

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : زادِ سفر (ترجمہ ریاض الصالحین)
مترجمہ : امۃ اللہ تسنیم مرحومہ
سال اشاعت : اکتوبر ۲۰۱۳ء
:
کمپوزنگ : عطاء الرحمٰن (تعمیر حیات)
مطبوعہ : کاکوری آفسیٹ پریس لکھنؤ، فون: 6535663
قیمت : -/160 روپے

ناشر:

مکتبۂ اسلام

۱۷۲/۵۴ محمد علی لین، گوئن روڈ لکھنؤ - ۲۲۶۰۱۸

فہرست مضامین

مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ
تعارف مولانا محمد منظور نعمانیؒ	۶	بدعات کی ممانعت	۹۹
مقدمہ علامہ سید سلیمان ندویؒ	۷	اچھی یا بری راہ اور دستور	۱۰۱
اخلاص اور نیت	۹	نیکی یا بدی کی پیشوائی	۱۰۳
توبہ	۱۵	نیکی اور پرہیزگاری پر مدد	۱۰۵
صبر	۲۹	عام خیر خواہی	۱۰۶
صداقت وراستی	۴۳	نیکی کا حکم اور برائی کی ممانعت	۱۰۷
غور ودھیان	۴۵	خود را فضیحت دیگراں را نصیحت	۱۱۴
خدا کا ادب ولحاظ	۵۱	امانت کی ادائیگی	۱۱۵
یقین وتوکل	۵۳	ظلم	۱۱۹
ثابت قدمی واستقامت	۵۹	مسلمانوں کی عزت اور ان کے حقوق	۱۲۷
مخلوقات کے بارے میں غور کرنا	۶۱	مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی	۱۳۲
خیر وآخرت کے کاموں میں سبقت	۶۲	مسلمانوں کی حاجت روائی	۱۳۳
اللہ کے راستے میں کوششیں	۶۵	سفارش	۱۳۵
آخری عمر میں زیادہ نیک عمل کی ترغیب	۷۲	لوگوں کے درمیان مصالحت	۱۳۶
نیکیوں کے مختلف اور متعدد طریقے	۷۵	کمزور اور غریب مسلمانوں کی فضیلت	۱۳۸
عبادت واطاعت میں اعتدال	۸۳	یتیموں، مسکینوں اور لڑکیوں کے ساتھ نرمی	۱۴۲
اعمال کی حفاظت اور نباہ	۸۹	عورتوں کے ساتھ حسن سلوک	۱۴۷
سنت اور اس کے آداب کی محافظت	۹۱	بیوی پر شوہر کا حق	۱۵۰
اللہ کی اطاعت اور اس کی دعوت کا جواب	۹۷	گھر والوں پر خرچ	۱۵۲

محبوب چیز کا خرچ کرنا	۱۵۵	فاقہ، تنگی اور قناعت کی فضیلت اور نفس پرستی کی برائی	۲۳۵
اپنے گھر والوں کو نیکی کا حکم	۱۵۶	قناعت	۲۴۹
پڑوسی کا حق	۱۵۸	اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا	۲۵۵
والدین کے ساتھ سلوک	۱۶۰	جود وسخاوت	۲۵۶
نافرمانی اور رشتہ توڑنا	۱۶۹	بخل وحرص کی ممانعت ومذمت	۲۶۲
باپ کے دوستوں اور بیوی کے عزیزوں سے سلوک	۱۷۲	ایثار وغم خواری	۲۶۳
رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کا اکرام	۱۷۴	دین کا شوق، رحمت وبرکت کی حرص	۲۶۶
علماء اور بڑوں اور بزرگوں کی توقیر	۱۷۶	شکر گزار دولت مند	۲۶۷
نیک لوگوں کی ملاقات، ان کی صحبت اور ان سے محبت	۱۸۰	موت کی یاد	۲۶۹
اللہ کے لئے محبت اور اس کے احکام	۱۸۷	زیارتِ قبور	۲۷۳
اللہ کی محبوبیت کے اختیار کرنے کی ترغیب اور اس کی علامات	۱۹۱	مصیبتوں پر موت کی تمنا نہیں کرنا چاہیے	۲۷۴
مسلمانوں نیک بختوں کمزوروں اور مسکینوں کو تکلیف دینے پر وعید	۱۹۴	احتیاط اور ورع	۲۷۶
ظاہری حالت پر احکام کا اجراء اور بھیدوں کا اللہ کے حوالے کرنا	۱۹۵	فتنہ کے زمانے میں گوشہ نشینی	۲۷۸
اللہ کا خوف	۱۹۸	معاشرت واختلاط	۲۸۰
امید ورجا	۲۰۴	تواضع اور اہل ایمان کی خاطر اور اعزاز	۲۸۰
اللہ تعالیٰ سے امید	۲۱۸	غرور وخود پسندی	۲۸۳
خوف وامید	۲۱۹	اچھے اخلاق	۲۸۷
اللہ کے خوف اور اس کے شوق میں رونا	۲۲۰	بردباری، سنجیدگی اور نرمی	۲۹۰
فقر وزہد	۲۲۴	معافی اور جاہلوں سے اعراض	۲۹۳

اذیت کو برداشت کرنا	۲۹۵	گفتگو، وعظ و نصیحت کے آداب	۳۱۳
دین کی بے حرمتی اور خلافِ شرع کام پر غضب اور جلال	۲۹۶	صاف اور واضح طریقہ پر بات کرنی چاہیئے	۳۱۴
رعایا کے ساتھ نرمی اور خیر خواہی کا حکم	۲۹۸	وقار و سکون	۳۱۶
عادل حاکم	۳۰۰	نماز کے لیے سکون اور وقار سے آنا	۳۱۷
حاکم کی اطاعت خلاف شرع امور کے علاوہ ضروری ہے	۳۰۲	مہمانوں کی تواضع	۳۱۸
عہد اور حکومت	۳۰۵	بشارت و مبارک باد	۳۱۹
لائق اور نیک معاون انتخاب کرنا چاہیئے	۳۰۶	رخصت اور وصیت	۳۲۳
شرم و حیاء	۳۰۷	مشورہ و استخارہ	۳۲۶
رازداری	۳۰۸	عید کے دن نکلنا، مریض کی عیادت اور دیگر سفر کے لیے	۳۲۷
ایفاء عہد اور وعدہ کا پاس	۳۱۱	اچھے کاموں میں داہنے ہاتھ کا استعمال	۳۲۷
اچھی عادت اور معمول کی پابندی	۳۱۲		

❁ ❁ ❁

تعارف

(از: مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدیر ''الفرقان'' لکھنؤ)

پیش نظر کتاب (زادِ سفر) ساتویں صدی ہجری کے مشہور محدث امام نوویؒ کی کتاب ''ریاض الصالحین'' کا ترجمہ ہے، امام موصوف کی یہ کتاب ان خاص کتابوں میں سے ہے جو مختلف زمانوں میں مسلمانوں میں ایمانی روح اور اسلامی زندگی پیدا کرنے کے لئے لکھی گئی ہیں، ممالک عربیہ کے دینی حلقوں میں یہ کتاب بہت مقبول اور متداول ہے لیکن ہندوستان میں نہ معلوم کیوں اس کا چرچا زیادہ نہیں رہا، ضرورت تھی کہ یہ کتاب سلیقہ سے ہماری زبان اردو میں منتقل ہو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی توفیق ہماری ایک بہن کو ملی، انہوں نے ترجمہ کے علاوہ کہیں کہیں مزید توضیح کے لئے حواشی بھی لکھے ہیں اور حدیثوں پر تشریحی عنوانات بھی قائم کیے ہیں، جن سے مطلب اور مقصد سمجھنے میں عام ناظرین کو مدد مل سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی اس محنت کو قبول فرما کر ان کے واسطے زادِ آخرت بنائے اور اپنے بندوں اور بندیوں کو اس سے نفع اٹھانے کی توفیق دے۔ آمین

محمد منظور نعمانی عفا اللہ عنہٗ

۸/رمضان المبارک ۱۳۷۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مُقَدِّمَۃ

مولانا سید سلیمان ندویؒ

امام نوویؒ المتوفی ۶۷۶ھ کے امت مرحومہ پر بڑے بڑے احسانات ہیں، منجملہ ان کے ایک ان کی کتاب ''ریاض الصالحین'' ہے، یہ اعمال و اخلاق کے فضائل میں بہترین کتاب ہے، امام نے اس کتاب میں اعمالِ خیر اور فضائلِ حسنہ کو قرآن پاک اور احادیث صحیحہ کے ضمن میں بیان فرمایا ہے، اور ان حدیثوں کو ایک جگہ کر دیا ہے جن پر عمل کرنے سے مومن صالح کا درجہ حاصل کیا جاسکتا ہے، کہیں کہیں امام نے حدیثوں کے مطلب و معنی اور علماء نے ان کی تشریح و تفسیر میں بعض نکتے اور لطیفے جو بیان کئے ہیں ان کو لکھا ہے۔

اس کتاب میں بڑی خوبی یہ ہے کہ اس کے مطالعہ کرنے والے کی قوتِ عمل میں تحریک ہوتی ہے اور حسنات کے حصول اور سیئات سے احتراز کا شوق بڑھتا ہے اور صالحین کی تالیف اور مقبولین کی تصنیف کا یہ کھلا ہوا ثمرہ اور بدیہی نتیجہ ہے، اگر اس کتاب کو فنِ تصوف کی مسنون شکل کی کتاب کہا جائے تو بے محل بات نہ ہوگی، تصوف اور سلوک کا حاصل یہ ہے کہ درجۂ ایمان کے حصول کے بعد مراتبِ ایمان اور مدارجِ تقرب الی اللہ میں ترقی ہو ''السَّابِقُوْنَ السَّابِقُوْنَ، اُوْلٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ'' کی قرآنی بشارت کے حصول کی راہیں کھلیں اور ''لَایَزَالُ الْعَبْدُ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ'' کی اس خوشخبری کی تشریح ہو جو اس حدیث پاک میں مذکور ہے۔

اب جب کہ اس ملک میں مسلمانوں کی مادری زبان اردو ہے، ضرورت ہے کہ ضروری مذہبی کتابوں کو اس زبان میں منتقل کیا جائے تاکہ عربی سے محروم بھائی اور بہنوں کو

دین کی باتیں معلوم ہوں اور ان مجرب اور خاص الخاص نسخوں سے آگاہی ہو جو ہمارے طبیب روحانی اور حاذق ربانی محمد رسول اللہ ﷺ نے ہم جیسے مریضوں کے لئے پہلے ہی سے محفوظ فرما دیئے ہیں، ان نسخوں کے عطار علمائے کرام اور مشائخ عظام رحمہم اللہ ہیں۔

ہم کو اس اظہار میں بڑی خوشی ہے کہ امام نوویؒ کی اس کتاب ''ریاض الصالحین'' کا ترجمہ اسی گھرانہ نے کیا ہے جس نے سنت کی اشاعت اور بدعت کے ازالہ کا کام ایک صدی پہلے سے شروع کر رکھا ہے اور جن کے انوارِ برکت ملک میں ہر جگہ نمایاں ہیں اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَلَا تَنْقُصْ اس کتاب کا ترجمہ اس گھرانہ کے موجودہ چشم و چراغ مولانا ڈاکٹر سید عبدالعلی ناظم ندوۃ العلماء اور مولانا سید ابوالحسن علی ندوی کی خواہر عزیزہ نے کیا ہے۔

ہماری نئی تعلیم یافتہ خواتین نے صرف ''ادبیات لطیفہ'' کو ابھی تک اپنے قلم کا جولانگاہ بنایا ہے کہ مسلمان خواتین کی علمی و ادبی خدمتیں اس سے بھی زیادہ وسیع میدان کی طالب ہیں اور وہ دینی و اخلاقی تعلیم و تربیت کے کاموں کو بہت خوبی کے ساتھ انجام دے سکتی ہیں۔

مترجمہ موصوفہ نے ترجمہ میں زبان کی سلاست اور روانی کا لحاظ رکھا ہے، جگہ جگہ حاشیے بڑھائے ہیں، ہر حدیث کا عنوان قائم کیا ہے جن سے حدیث کے مغز سخن تک پہنچنے میں ناظر کتاب کو بڑی آسانی ہو جاتی ہے۔

دعا ہے کہ یہ کتاب اسلامی گھروں میں گھر گھر پھیلے اور مسلمان مردوں اور عورتوں کی اصلاح و تعلیم میں مؤثر اور بابرکت ثابت ہو۔

والسلام

ہیچمداں سید سلیمان ندوی

۱۵ر شعبان ۱۳۶۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخلاص اور نیت

(آیات قرآنی)

وَمَا اُمِرُوْآ اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ

(البینہ، آیۃ/۵)

نہیں حکم دیا گیا ان کو مگر یہ کہ اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کریں نماز پڑھیں زکوٰۃ دیں، اور یہی ٹھیک دین ہے۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَادِمَاؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ

(الحج/آیۃ/۳۷)

نہ پہنچے گا اللہ کو ان کا گوشت اور نہ خون، (یعنی قربانی کا) لیکن اس کو تمہارے دل کا ادب پہنچے گا۔

قُلْ اِنْ تُخْفُوْا مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ اَوْ تُبْدُوْهُ يَعْلَمْهُ اللّٰهُ

(آل عمران/۲۹)

کہہ دو تم کسی چیز کو پوشیدہ رکھو یا ظاہر کرو، اللہ اس کو جانتا ہے۔

(احادیث)

اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے

حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ تمام عمل کا دارومدار نیتوں پر ہے ہر شخص کو اس کی نیت کے مطابق ملے گا، جو

اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے ہجرت کرے گا تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے ہوگی، اور جو دنیا کے حصول کے لئے کرے گا یا کسی عورت سے نکاح کے لئے کرے گا تو اس کی ہجرت اسی کے لئے ہوگی جس کے لئے ترکِ وطن کیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

حشر اپنی اپنی نیتوں پر ہوگا

حضرت ام المومنین ام عبداللہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک لشکر کعبہ پر حملہ کرے گا جب میدان میں آجائے گا تو ان کے اگلے پچھلے لوگ دھنسا دیئے جائیں گے میں نے کہا یا رسول اللہ ان کے اگلے پچھلے لوگ کیسے دھنسا دیئے جائیں گے حالانکہ ان میں بازار کے لوگ بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی ہوں گے جو حملہ کرنے والوں کے شریک نہیں، آپؐ نے فرمایا سب دھنسا دیئے جائیں گے لیکن اپنی اپنی نیتوں کے مطابق اٹھائے جائیں گے۔ (بخاری، مسلم)

نیت اور جہاد قیامت تک باقی رہیں گے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فتح مکہ (مکہ سے) ہجرت نہیں ہے (اس لئے کہ وہ دارالاسلام ہوگیا ہے) مگر نیت اور جہاد باقی رہیں گے، جب تم کو جہاد کے لئے اٹھایا جائے تو چل کھڑے ہو۔ (بخاری، مسلم)

نیت کی بناء پر عمل میں شرکت

حضرت ابوعبداللہ جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی لڑائی میں تھے، آپؐ نے فرمایا کہ کچھ لوگ مدینہ میں رہ گئے ہیں وہ تمہارے ساتھ نہیں آئے لیکن اجر میں وہ تمہارے شریک ہیں ان کو مرض نے روک لیا۔ (مسلم)

معذور مجاہدین کے ساتھ شریک ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک سے پلٹ

رہے تھے، آپؐ نے فرمایا کہ کچھ لوگ مدینہ میں پیچھے رہ گئے نہ ہمارے ساتھ چلے اور نہ انھوں نے اس سفر کی کوئی گھاٹی طے کی مگر وہ ہمارے ساتھ شریک ہیں، مرض نے ان کو مجبور کر دیا۔ (بخاری)

بیٹے کو مل جانے سے باپ کی خیرات کا ثواب نہیں جاتا

حضرت ابو یزید معن بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ میرے باپ نے صدقہ کے لئے دینار نکالے اور مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھا دیئے، میں مسجد آیا اور میں نے ان کو لیا اور لے کر گھر پلٹا، میرے باپ نے کہا قسم خدا کی میں نے تجھے دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا، پھر ہم دونوں آپس میں بحث کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، آپؐ نے فرمایا اے یزید تمہاری نیت کا تمہیں اجر ملے گا اور اے معن جو تم نے لیا وہ تمہارا ہو چکا۔ (بخاری)

اللہ کی خوشی کے لئے بیوی کو کھلانا بھی ثواب و عبادت ہے

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ جو عشرہ مبشرہ میں سے ہیں سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لئے حجۃ الوداع کے سال تشریف لائے اور میں سخت بیمار تھا، میں نے کہا یا رسول اللہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میری بیماری کس حد کو پہنچ گئی ہے، میں بہت مالدار ہوں اور میرے ایک ہی بیٹی ہے، کیا میں اپنے مال کا دو تہائی صدقہ کر سکتا ہوں، فرمایا نہیں، میں نے کہا یا رسول اللہ نصف، فرمایا نہیں، میں نے کہا ایک تہائی یا رسول اللہ، فرمایا، ہاں، تہائی بھی بہت ہے، تمہارا اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑنا ان کو محتاج چھوڑنے سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں، اور دیکھو تم اللہ کی خوشی کے لئے جو کچھ خرچ کرو گے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے تو اس کا اجر تم کو ملے گا، یہاں تک کہ جو لقمہ اپنی بیوی کے منھ میں ڈالو گے اس کا بھی ثواب ملے گا، میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں کے بعد تک رہوں گا، فرمایا تم اپنی بقیہ عمر میں جو عمل اللہ کی رضا کے لئے کرو گے اس کے سبب تمہارے درجہ اور بلندی میں ترقی ہوگی بہت ممکن ہے کہ تم زندہ رہو، بعض کو تم سے نفع پہنچے

بعض کو نقصان، پھر آپؐ نے فرمایا، اے اللہ میرے ساتھیوں کے لئے ان کی ہجرت آخر تک گذار دے، ان کو الٹے پاؤں نہ پلٹا لیکن بیچارے قابل رحم سعد ابن خولہؓ ہیں، ان پر رسول اللہ ﷺ ترس کھاتے تھے، اس لئے کہ انہوں نے مکہ میں وفات پائی۔ (بخاری، مسلم)

اللہ دلوں کو دیکھتا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نہ تمہارے جسموں کو دیکھتا ہے نہ تمھاری صورتوں کو دیکھتا ہے، اس کی نظر تمہارے دلوں پر رہتی ہے۔ (مسلم)

جہاد کی نیت

حضرت ابو موسیٰ عبداللہ بن قیس الاشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایسے آدمی کے متعلق پوچھا گیا، جو بہادری کے لئے جہاد کرے یا حمیت کے لئے یا دکھاوے کے لئے، اس میں اللہ کے راستے میں کون سا ہے، آپؐ نے فرمایا اللہ کا بول بالا کرنے کے لئے لڑنا ہی صرف اللہ کے راستہ میں شمار ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

مسلمان قاتل و مقتول

حضرت ابو بکر نفیع بن الحارث الثقفیؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ مقابل ہوں تو قاتل و مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے، میں نے کہا یا رسول اللہ قاتل کا معاملہ تو سمجھ میں آ گیا لیکن مقتول کے بارے میں حیرت ہے، آپؐ نے فرمایا وہ اپنے ساتھی کے قتل پر حریص تھا۔ (بخاری، مسلم)

جماعت کا ثواب کیوں زیادہ ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گھر پر اور دوکان پر نماز پڑھنے سے جماعت سے نماز پڑھنے کا ثواب بیس گنا سے کچھ زیادہ ملتا ہے، جو شخص

اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں آئے اور نماز ہی کا ارادہ کر کے گھر سے نکلا ہو تو ہر قدم پر اس کا درجہ بلند کیا جائے گا، اور اس کی خطائیں دور کی جائیں گی، یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوگا تو نماز میں شمار ہوگا، اور جب تک وہ مسجد میں نماز کی نیت سے رکا رہتا ہے فرشتے اس کے حق میں دعا کرتے رہتے ہیں، کہتے ہیں اے اللہ اس پر رحم کر اور اس کو بخش دے اور اس کی توبہ قبول کر، جب تک باوضو رہے، (بخاری، مسلم)

نیک کام کی نیت ہی سے ثواب مل جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور آنحضرت ﷺ اپنے رب تبارک وتعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھیں پھر ان کو ظاہر کر دیا کہ جس شخص نے کسی نیکی کا ارادہ کیا اور اس کو نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک پوری نیکی لکھی (۱) اور جس نے نیکی کا ارادہ بھی کیا اور اس کو کر گذرا تو اللہ تعالیٰ نے دس نیکیاں لکھیں، سات سو گنا تک یا اس سے زیادہ اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا پھر اس کو نہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک پوری نیکی لکھی اور اگر وہ برائی عمل میں آ گئی تو ایک ہی بدی لکھی۔ (بخاری، مسلم)

مقبول عمل کا وسیلہ مصیبت سے نجات دیتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم سے پہلے تین آدمی (کہیں) روانہ ہوئے راستہ میں شام ہوگئی، انہوں نے ایک غار میں پناہ لی، جب اس میں داخل ہوئے تو ایک پتھر گر پڑا اور غار کا دروازہ بند ہوگیا ان لوگوں نے کہا اس پتھر سے کوئی نجات نہیں دے سکتا، ہاں یہ کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے کسی نیک عمل کی یاد دلاتے ہوئے پکارو، ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ تعالیٰ میرے ماں باپ بوڑھے تھے اور میں ان سے پہلے اپنی بیوی اور بچوں کو دودھ نہیں پلاتا تھا،

---

(۱) یہ اس لئے کہ گناہ کا ارادہ کر کے باز رہنا بھی نیکی ہے۔

ایک دن میں چارے کی فکر میں دور تک چلا گیا اور راہ میں مجھ کو شام ہوگئی، جب گھر پلٹا تو ان کو سوتا پایا، میں نے برا سمجھا کہ ان کو بے آرام کروں یا ان سے پہلے بیوی بچوں کو دودھ پلاؤں، پیالہ میرے ہاتھ میں تھا اور میں ان کے جاگنے کے انتظار میں رہا، یہاں تک کہ صبح نمودار ہوگئی اور بچے میرے پاؤں پر لوٹ رہے تھے جب وہ دونوں جاگے تو میں نے ان کو دودھ پلایا، اے اللہ اگر یہ کام میں نے تیری خوشی کے لئے کیا ہے تو اس پتھر کو ہم سے دور کر، پس پتھر تھوڑا ہٹ گیا لیکن نکلنے کا راستہ نہ کھلا۔

دوسرے نے کہا اے اللہ میری ایک چچا زاد بہن تھی، وہ مجھ کو بہت محبوب تھی، ایک روایت میں ہے کہ میں اس کو اتنا چاہتا تھا کہ جیسے کسی مرد کو عورت سے محبت ہو سکتی ہے، ایک دن میں نے بلایا اس نے انکار کیا، یہاں تک کہ قحط سے پریشان ہو کر وہ میرے پاس آئی میں نے اس کو ایک سو بیس دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ مجھ سے تخلیہ میں ملے وہ راضی ہوگئی، جب میں نے ارادہ کیا تو اس نے کہا اللہ سے ڈر، میں یہ سن کر باز رہا حالانکہ وہ مجھے انتہائی محبوب تھی، پھر میں نے اس سے روپیہ بھی واپس نہیں لیا، اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری رضا کی خواہش میں کیا ہے تو ہمیں اس مصیبت سے رہائی عطا فرما، تو پتھر کھسک گیا مگر اتنا کہ نکل نہیں سکے۔

تیسرے نے کہا اے اللہ میں نے کچھ مزدور کام کے لئے بلائے اور ان کو پوری پوری مزدوری دی، سوا ایک آدمی کہ وہ چلا گیا تھا، میں نے اس کی مزدوری سے تجارت کی، کچھ عرصہ میں تجارت خوب نفع لائی، ایک دن وہ آیا اور کہا اللہ کے بندے میری مزدوری دے، میں نے کہا یہ جتنی چیزیں تم دیکھ رہے ہو اونٹ، گائے، بکری، غلام سب تمہارے ہیں اور تمہاری مزدوری سے ہیں، کہا کیوں مجھ سے مذاق کرتے ہو، میں نے کہا میں مذاق نہیں کرتا یہ حقیقت ہے تو وہ سب لے کر چلا گیا، اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری رضا حاصل کرنے کے لئے کیا ہو تو ہم کو اس تنگی سے نجات عطا فرما، پس وہ پتھر ہٹ گیا اور سب نکل گئے۔

توبہ

توبہ کے شرائط

علماء کا اتفاق ہے کہ ہر گناہ پر توبہ واجب ہے، اگر گناہ اللہ اور بندہ کے درمیان ہے کسی آدمی کے متعلق نہیں ہے تو اس کی تین شرطیں ہے، اول یہ کہ گناہ سے باز آئے، دوسرے یہ کہ اپنے فعل پر نادم ہو، تیسرے یہ کہ ارادہ کرے کہ گناہ کی طرف کبھی نہ پلٹے گا، اگر ان تین شرطوں میں کوئی شرط پوری نہ ہوئی تو توبہ صحیح نہیں ہے، اگر گناہ آدمی کے متعلق ہے تو اس کی چار شرطیں ہیں، تین تو وہی جو اوپر بیان ہو چکی ہیں، چوتھی یہ کہ جس کا جرم کیا ہو اسی سے معاف کروائے، اگر مال ہو تو اس کو واپس کر دے، اگر تہمت وغیرہ کی کوئی سزا اس پر واجب ہوتی ہے تو اس کو موقع دے یا معاف کرائے یا غیبت کی ہے تو اس سے معاملہ صاف کر لے۔

آیات قرآنی

﴿وَتُوبُوا إِلَى اللّٰهِ جَمِيعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ (سورۂ نور/۳۱)

اے ایمان والو! اللہ کی طرف تم سب مل کر توبہ کرو، شاید کہ تم فلاح پاؤ۔

﴿اِسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ﴾ (سورۂ ہود/۳)

اپنے رب سے بخشش چاہو پھر اس کی طرف توبہ کرو۔

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحاً﴾ (سورۂ تحریم/۸)

اے ایمان والو! اللہ کی طرف سچی توبہ کرو۔

احادیث

رسول اللہ ﷺ دن میں ستر ستر اور سو سو مرتبہ توبہ اور استغفار کرتے تھے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ اللہ کی قسم میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں اور دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ توبہ کرتا ہوں۔ (بخاری)

حضرت اغر بن یسار المزنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے لوگو! اللہ سے توبہ کرو اور بخشش چاہو، بیشک میں دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔ (مسلم)

اللہ کی خوشی بندہ کی توبہ سے

حضرت ابو حمزہؓ انس بن مالک الانصاریؓ خادم رسول اللہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کی توبہ سے جو اپنی سواری سمیت کسی چٹیل میدان میں راستہ بھٹک جائے بہت خوش ہوتا ہے، (بخاری، مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندہ کی توبہ سے اتنا خوش ہوتا ہے جیسا کہ وہ سوار جس کی سواری مع کھانے پانی کے کسی چٹیل میدان میں کھو جائے اور وہ مایوس ہو کر ایک درخت کے نیچے سو جائے جب آنکھ کھلے تو دیکھے کہ وہ سواری کھڑی ہے، پس وہ سوار لگام پکڑ کے خوشی کی شدت میں یوں کہنے لگے کہ اے اللہ تو میرا بندہ ہے میں تیرا رب ہوں، اور یہ غلطی انتہائی مسرت میں اس سے صادر ہوئی۔ (مسلم)

توبہ کا دروازہ قیامت تک کے لئے کھلا رہے گا

حضرت ابو موسیٰ عبد اللہ بن قیس الاشعریؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنا ہاتھ رات کو پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گھنگار توبہ کرلے اور اپنا ہاتھ دن کو پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گھنگار توبہ کرلے یہاں تک کہ سورج

ڈوبنے کی جگہ سے نکلے۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اس سے پہلے توبہ کرلے کہ سورج اپنے مغرب سے (۱) طلوع ہو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرمائے گا۔ (مسلم)

سکرات تک توبہ ممکن ہے

حضرت عبداللہ بن عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ مومن بندہ کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک خرخراہٹ (۲) شروع نہ ہو۔ (ترمذی)

توبہ کا دروازہ بڑا وسیع ہے سورج کے مغرب کی طرف سے نکلنے کے وقت تک کھلا رہے گا

حضرت زِرّ بن حبیش سے روایت ہے کہ میں صفوان بن عسالؓ کے پاس آیا، اور میں نے چمڑے کے موزے پر مسح کرنے کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے کہ اے زرتم کو کون سی حاجت مجھ تک لائی، میں نے کہا تلاشِ علم، انھوں نے کہا اس طالبِ علم کے لئے جو علم کی طلب میں نکلے فرشتے اپنے دونوں بازو پھیلا دیتے ہیں، میں نے کہا پائخانہ پیشاب کے بعد چمڑے کے موزے پر مسح کرنے کے متعلق میرے دل میں کھٹک ہے، آپ نبی ﷺ کے ساتھیوں میں ہیں اس لئے میں آپ سے پوچھنے آیا ہوں، کیا آپ نے اس بارے میں کچھ سنا ہے؟ کہا ہاں، جب ہم مسافرت میں ہوتے تھے تو آپ ﷺ ہم کو حکم دیتے کہ تین دن اور تین راتیں چمڑے کے موزے پائخانہ پیشاب اور سونے کے بعد اتارنے کی ضرورت نہیں (اس پر مسح کرلینا کافی ہے) سوائے جنابت کی صورت میں (اس میں اتارنا چاہئے)۔

---

(۱) یعنی قیامت آنے سے پہلے۔ (۲) یعنی موت طاری ہونے سے پہلے۔

میں نے کہا کیا آپؐ نے محبت کے متعلق کچھ سنا ہے؟ کہا ہاں، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں تھے، ہم آپ کے پاس تھے کہ ایک اعرابی نے آپ کو بلند آواز سے پکارا یا محمدؐ، پس آپؐ نے اسی آواز کی طرح جواب دیا، کیا کہتے ہو، میں نے اس سے کہا ارے نیک بخت ذرا اپنی آواز کو آہستہ کر، تو آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ہے اور آپؐ کے پاس زور سے بولنے کی ممانعت ہے، اس نے کہا میں اپنی آواز کو آہستہ نہ کروں گا، پھر اعرابی نے کہا کہ آدمی لوگوں سے محبت کرتا ہے اور وہ ان کے مرتبہ کا نہیں ہوتا؟ نبی ﷺ نے فرمایا، وہ آدمی جو کسی کے ساتھ محبت کرتا ہے قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے اس سلسلۂ گفتگو میں مغرب کے دروازہ کا ذکر کیا کہ اس کی چوڑائی کی مسافت یا یوں فرمایا کہ ایک سوار اس کی چوڑائی میں چالیس روز یا ستر سال چلے گا، اللہ تعالیٰ نے اس کو اس دن پیدا کیا جس دن آسمان و زمین پیدا کیے گئے ہیں توبہ کے لئے کھلا ہے بند نہ ہوگا، یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے۔ (ترمذی وغیرہ)

اللہ کی طرف رجوع کی قیمت

حضرت ابوسعید سعد بن مالک الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگلی قوم میں ایک آدمی تھا جس نے ننانوے خون کیے تھے اس نے زمین میں سب سے بڑے عالم کے متعلق دریافت کیا، لوگوں نے ایک راہب کا پتہ دیا، وہ اس کے پاس آیا اور کہا کہ میں نے ننانوے خون کیے ہیں، کیا میری توبہ بھی قبول ہوسکتی ہے؟ کہا نہیں، اس نے راہب کو بھی قتل کر دیا تو سو پورے ہوگئے، پھر روئے زمین کے سب سے بڑے عالم کے متعلق دریافت کیا (۱) لوگوں نے ایک عالم کا پتہ دیا، وہ گیا اور کہا کہ میں نے سو آدمی قتل کیے ہیں کیا میری بخشش ہوسکتی ہے؟ کہا ہاں! کونسی چیز تمہارے اور توبہ کے درمیان حائل

---

(۱) اس اللہ کے بندہ کے دل میں پھانس کی سی کھٹک تھی جو اس کو بے چین کئے ہوئے تھی، اس کا دل بالکل مردہ نہیں ہوا تھا اس خلش اور جستجو نے اس کی مغفرت اور مقبولیت کا سامان کر دیا، دل کی یہ پھانس اور خلش بڑی مبارک ہے، اس کے نہ ہونے سے ہزاروں محروم رہ گئے اور اس کی وجہ سے سو بے گناہ بندوں کا قاتل خدا کی رحمت سے سرفراز ہوا۔

ہے تم فلاں زمین کی طرف جاؤ، وہاں کچھ لوگ اللہ کی عبادت کرتے ہیں، تم بھی ان کے ساتھ اللہ کی عبادت کرو اور پھر اس زمین کی طرف قصد نہ کرنا کیونکہ یہ جگہ تمہارے لئے بری ہوگئی ہے (۱)، وہ روانہ ہوا آدھا راستہ طے ہوا تھا کہ موت کا پیغام آیا، رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے، رحمت کے فرشتہ نے کہا کہ یہ تائب ہو کر اور اپنے دل کو خدا کی طرف متوجہ کرتے ہوئے آیا ہے، عذاب کے فرشتہ نے کہا کہ اس نے کبھی کوئی نیک عمل نہیں کیا، اسی وقت ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں آیا تو انہوں نے اس کو اپنے درمیان فیصلہ کرنے والا بنایا، اس نے کہا دونوں زمینوں کو ناپو، کون سی زمین اس کے قریب ہے، انھوں نے ناپا تو اس زمین کو زیادہ قریب پایا جس کی طرف وہ جارہا تھا تو رحمت کے فرشتہ نے روح قبض کی۔ (بخاری، مسلم)

ایک صحیح روایت میں ہے کہ اس نیک بستی کے قریب ایک بالشت سے زیادہ تھا تو اس کے رہنے والوں میں شمار کیا گیا۔

اور ایک صحیح روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اِس زمین کو حکم دیا کہ دور ہو جا اور اُس زمین کو حکم دیا کہ قریب ہو جا اور کہا دونوں زمینوں کو ناپو، جب ناپا گیا تو اس زمین کو ایک بالشت قریب پایا تو اس کو بخش دیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اس آدمی نے اپنے کو گھسیٹ کے اُس زمین کے قریب کیا (۲)۔

---

(۱) جس مقام اور ماحول میں آدمی نے بے دینی اور گناہ وغفلت کی زندگی گذاری ہو، اکثر اوقات اس ماحول میں اس سے اپنی اصلاح اور تبدیلی بہت مشکل ہوتی ہے، مقام کی تبدیلی، اچھا ماحول، اچھے عمل اور اچھی زندگی کے لئے بہت مددگار ثابت ہوتی ہے، یہ بھی ہجرت کی ایک مصلحت ہے، پھر توبہ کی قبولیت اور اثر کے لئے زبانی توبہ کے ساتھ عملی حرکت اور کچھ ایثار وکوشش بہت مفید ہوتی ہے۔

(۲) اس سے اس اللہ کے بندہ کی نیت اور کوشش کا پتہ چلتا ہے کہ آخر وقت تک وہ ہمت نہیں ہارا اور کوشش بند نہیں کی یہی چیز اللہ کو پسند ہے۔

سچائی اور اعتراف قصور کی برکت

حضرت عبداللہ بن کعب بن مالکؓ سے روایت ہے (جب کعب بن مالک نابینا ہوگئے تو یہی بیٹے ان کے ساتھ چلتے تھے) کہ میں نے کعب بن مالک سے سنا ہے وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہ جانے کا قصہ یوں بیان کرتے تھے کہ میں کسی غزوہ میں کبھی بھی غیر حاضر نہیں رہا سوائے غزوۂ تبوک اور غزوۂ بدر کے، اور آپؐ نے غزوۂ بدر کی عدم شرکت پر کسی پر عتاب نہیں فرمایا، بات اتنی تھی کہ رسول اللہ ﷺ اور مسلمان قریش کے قافلہ کے ارادہ سے نکلے تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو اور ان کے دشمنوں کو بغیر کسی وقت مقررہ کے جمع کر دیا اور میں تو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عقبہ کی رات [1] (کی مجلس) میں شریک ہوا تھا جب کہ ہم نے اسلام پر عہد کیا تھا اور میں عقبہ کی اس شرکت پر بدر کی شرکت کو ترجیح نہیں دیتا، اگرچہ بدر لوگوں میں زیادہ مشہور ہے۔

میرا قصہ یہ ہے جب میں غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہا، اس وقت مجھ میں قوت بھی تھی اور فراغت بھی، خدا کی قسم میرے پاس اکٹھا دو اونٹ کبھی بھی نہیں ہوئے تھے لیکن اس غزوہ میں میرے پاس ایک چھوڑ دو دو سواریاں تھیں، اور رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ کا ارادہ کرتے تھے تو کسی اور سمت کے متعلق دریافت فرماتے تھے لوگ سمجھتے تھے کہ آپ کو اسی کی طرف جانا ہے دفعتہً آپؐ دوسری طرف کا رخ فرما لیتے لیکن اس کو ظاہر کر دیا، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس غزوہ کی تیاری سخت گرمی میں کی، دور کا سفر تھا، خشک و سخت مسافت تھی اور دشمنوں کی بڑی تعداد کا مقابلہ، اس لئے اس مہم کا اظہار کر دیا تھا اور ان کو اس سمت کی خبر دے دی تھی تاکہ پورے طور پر تیاری کر لیں، اس وقت مسلمانوں کی تعداد بہت ہو چکی تھی اور ان کی کوئی فہرست نہ تھی اگر آدمی چھپنا چاہتا تو چھپ جاتا اور کسی کو گمان بھی نہ

---

(۱) ۱۳ھ نبوت کو ۷۳ مرد اور عورتیں مدینہ سے مکہ آئے تاکہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے شہر میں آنے کی دعوت دیں اور آپ کی منظوری حاصل کریں، انھیں کی پر جوش اور مخلصانہ تحریک اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ نے مدینہ ہجرت فرمائی، اس لئے اس موقع پر جو لوگ شریک ہوئے ان کی بڑی فضیلت ہے۔

ہوتا جب تک کہ اس کے بارے میں اللہ کی طرف سے وحی نہ نازل ہوتی۔

آپؐ نے یہ غزوہ اس وقت کیا جب کھجور پک گئے تھے اور سایہ بڑا خوش گوار ہوگیا تھا اور مجھے اس میں بڑا مزا آتا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اور مسلمانوں نے سامانِ سفر شروع کردیا، ہر روز صبح کو اسی ارادہ سے آتا کہ میں بھی آپؐ کے ساتھ تیاری کروں لیکن یونہی پلٹ جاتا اور کوئی فیصلہ نہ کرتا اور اپنے دل میں کہتا تھا کہ جب میں ارادہ کروں گا تو چلا جاؤں گا کیونکہ میں اس پر قادر ہوں، اور برابر میرا یہی حال رہا، یہاں تک کہ سفر کی ہماہمی اور سرگرمی شروع ہوگئی، رسول اللہ ﷺ اور مسلمان بالآخر روانہ ہوگئے اور اب تک میں نے کوئی قطعی فیصلہ نہیں کیا تھا صبح کو آتا اور کچھ انتظام کئے بغیر پلٹ جاتا، روزانہ یہی کیفیت رہتی، یہاں تک کہ حضورؐ اور مجاہدین تیز بڑھ گئے اور میرے لئے جہاد کا وقت نکل گیا(۱) پھر میں نے ارادہ کیا کہ اب بھی چلا جاؤں اور آپ کو پالوں، کاش میں یہی کرتا لیکن یہ بھی نہ کیا، رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تھا تو مجھے رنج ہوتا تھا، کہ میرے لئے شریکِ حال وہی لوگ تھے جو منافق تھے یا معذور، اور مجھے رسول اللہ ﷺ نے اثناء سفر میں یاد نہیں فرمایا، تبوک پہنچ کر آپؐ نے لوگوں سے دریافت فرمایا کہ کعب بن مالک کو کیا ہوا، بنی سلمہ کے ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ان کو اپنی چادر اور جھک جھک کر اپنے پہلوؤں کو دیکھنے نے اس کی فرصت ہی کہاں دی کہ وہ ہمارے ساتھ آتے، معاذ بن جبلؓ نے کہا بری بات تم نے کہی اللہ کی قسم یا رسول اللہؐ ان میں سوائے بھلائی کے ہم کچھ نہیں پاتے، پھر آپؐ خاموش ہوگئے، اور آپؐ اسی حال میں تھے کہ ایک سفید پوش آدمی گرد اڑاتا ہوا آرہا تھا، آپؐ نے فرمایا ابوخیثمہ! تو وہ ابوخیثمہ ہی تھے، یہ وہی تھے جنھوں نے ایک صاع کھجوروں کا صدقہ کیا، تو ان پر منافقین نے طنز کیا تھا، حضرت کعب کہتے ہیں کہ جب مجھے خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ تبوک سے پلٹنے والے ہیں تو مجھے فکر شروع ہوگئی اور میں اپنے دل

---

(۱) اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آج کل آج کل کرنے اور سستی و تاخیر سے آدمی بڑی بڑی سعادتوں سے محروم رہ جاتا ہے اور کام کا اصلی وقت نکل جاتا ہے، حضرت کعبؓ کے اس واقعہ سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے۔

ہی دل میں جھوٹی باتیں گڑھنے لگا اور میں نے کہا کہ میں کل آپؐ کی ناراضی سے کیونکر بچوں گا، اور اپنے گھر والوں میں ہر صاحب رائے سے اس بارے میں مدد چاہتا، جب یہ خبر ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو میرا سب سوچا گڑھا ذہن سے نکل گیا اور میں نے سمجھ لیا کہ میں جھوٹ بول کر کبھی نجات نہ پاؤں گا، تو میں نے سچ بولنے کی ٹھان لی، اور صبح صبح رسول اللہ ﷺ تشریف لائے، آپؐ کی عادت شریفہ تھی کہ جب کسی سفر سے پلٹتے تھے تو پہلے مسجد میں آتے تھے، اس میں دو رکعتیں پڑھ کر پھر لوگوں کے پاس بیٹھتے تھے جب آپ فارغ ہوئے تو پیچھے رہ جانے والے آ آ کر آپ سے عذر کرنے لگے اور قسمیں کھانے لگے، وہ کچھ اوپر اسی آدمی تھے آپؐ نے ان کے ظاہری دعوے قبول کئے، ان سے بیعت لی، ان کے لئے بخشش کی دعا کی، اور ان کے دلی بھیدوں کو اللہ کے سپرد کیا، پھر میں آیا، جب میں نے آپؐ کو سلام کیا تو آپؐ غصہ کے انداز میں مسکرائے اور فرمایا آؤ، میں آیا اور آپؐ کے سامنے بیٹھ گیا، آپؐ نے فرمایا کس سبب سے تم شریک نہ ہو سکے، کیا تمہارے پاس سواری نہ تھی؟ میں عرض کیا یا رسول اللہ اللہ کی قسم اگر میں کسی دنیا والے کے پاس بیٹھا ہوتا تو اس کی ناراضگی سے عذر کر کے نکل جاتا اس لئے کہ مجھ میں بحث کا مادہ ہے، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر آج میں آپؐ سے جھوٹ بات کہہ دوں گا تو آپؐ راضی ہو جائیں گے مگر قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ آپؐ کو مجھ سے ناراض کر دے، اور اگر میں آپؐ سے سچی بات کہہ دوں تو آپ ناراض تو ضرور ہوں گے لیکن میں اس میں اللہ عزوجل کے انعام کی امید رکھتا ہوں، میرے لئے کوئی عذر نہیں تھا، واللہ میں کبھی اتنا فارغ البال نہیں تھا جتنا کہ اس موقع پر تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انہوں نے تو سچی بات کہہ دی، جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حق میں کوئی فیصلہ کرے۔

میں اٹھا اور میرے ساتھ ہی بنی سلمہ کے کچھ لوگ بھی اٹھ کر آئے، اور کہنے لگے، ہم کو معلوم نہیں کہ اس سے پہلے تم نے کوئی گناہ کیا ہو، تم عاجز ہو گئے اور کوئی عذر نہ کر سکے، جیسے دوسرے عذر خواہوں نے عذر پیش کئے، اگر تم بھی کوئی عذر کر دیتے تو رسول اللہ ﷺ کا

تمہارے لئے بخشش چاہنا تمہارے گناہ کی معافی کے لئے کافی ہو جاتا، اسی طرح وہ برابر ملامت کرتے رہے، یہاں تک کہ میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی طرف پلٹ جاؤں اور جھوٹ بول دوں، پھر میں نے ان سے کہا کیا میری طرح کوئی اور بھی ہے، بولے ہاں دو آدمی ہیں، انھوں نے بھی وہی کہا جو تم نے کہا، اور ان سے بھی وہی کہا گیا جو تم سے کہا گیا، میں نے کہا وہ کون ہیں؟ بولے ایک تو مرارۃ بن ربیعۃ ہیں اور دوسرے ہلال بن امیہ ہیں اور جب میں نے ان دونوں کا ذکر سنا تو گھر چلا آیا، کیونکہ انھوں نے ایسے دو نیک آدمیوں کا ذکر کیا جو بدر میں شریک تھے، وہ دونوں میرے لئے اچھا نمونہ تھے۔

اب رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ ہم تینوں سے کوئی بات نہ کرے تو لوگ کنارہ کش ہو گئے اور ایسا رخ بدلا گویا کبھی جان پہچان تھی ہی نہیں یہاں تک کہ مجھ پر میرا نفس تنگ ہو گیا اور زمین وہ زمین ہی نہ رہی جس کو میں پہچانتا تھا، اس حالت میں ہم پر پچاس راتیں گزر گئیں، میرے دونوں ساتھی تو اپنے گھروں میں تھک کر بیٹھ گئے اور روتے رہے لیکن میں جوان آدمی تھا، نکلتا تھا، نماز میں شریک ہوتا تھا، بازاروں میں پھرتا تھا، اور ہم سے کوئی بات نہ کرتا تھا(۱)، میں مسجد میں آتا اور رسول اللہ ﷺ کو سلام کرتا، نماز کے بعد آپؐ اپنی مجلس میں تشریف رکھتے، میں دل میں کہتا کیا آپؐ کے ہونٹوں کو جواب دینے میں حرکت ہوئی؟ پھر میں آپ کے قریب نماز پڑھتا اور چھپی نظر سے آپؐ کو دیکھتا(۲) جب نماز کی طرف متوجہ ہوتا تو آپ مجھ کو دیکھتے، اور جب میں آپؐ کی طرف متوجہ ہوتا تو آپؐ مجھ سے بے رخی کرتے۔

مسلمانوں کی بے رخی کو مدت ہو گئی تھی، ایک دن میں ابوقتادہؓ کی طرف گیا وہ

---

(۱) آنحضرت ﷺ کی اطاعت کا حال یہ تھا کہ آپ نے کعب سے بولنے کی ممانعت کر دی تو لوگوں کی زبانوں پر قفل چڑھ گئے اور مدینہ کا آباد شہر ان کے حق میں شہر خموشاں بن گیا، ایک آدمی بھی ان سے بات کرنے اور ان کی بات کا جواب دینے کا روادار نہ تھا۔

(۲) اس سے اندازہ ہو گیا ہوگا کہ اس عتاب و سزا کے باوجود آنحضرت ﷺ سے کعب کو کیا تعلق اور محبت تھی۔

میرے چچازاد بھائی تھے اور مجھے بہت محبوب تھے، میں ان کے باغ کی دیوار پھاند کر اندر پہنچا اور ان کو سلام کیا، واللہ انھوں نے میرے سلام کا جواب تک نہ دیا، میں نے کہا اے ابوقتادہؓ میں تم سے اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم نہیں جانتے ہو کہ مجھے اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت ہے، وہ خاموش رہے میں نے دوبارہ قسم دی مگر وہ خاموش رہے، پھر میں نے پھر ان کو قسم دی، انھوں نے کہا اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں، اس وقت میری دونوں آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور میں چلا آیا۔

میں مدینہ کے بازار میں پھر رہا تھا کہ ایک نبطی شام کے نبطیوں میں سے تجارت کا غلہ لے کر آیا، کہتا تھا کہ کوئی شخص مجھے کعب بن مالکؓ کا پتہ دے سکتا ہے لوگ میری طرف اشارہ کرنے لگے، وہ میرے پاس آیا اور غسان کے بادشاہ کا ایک خط دیا، میں نے اس کو پڑھا، اس میں لکھا تھا "مجھے خبر ملی ہے کہ تمہارے آقا تم سے ناراض ہیں، تم ذلت و ناقدری کی جگہ رہنے پر مجبور نہیں ہو، تم ہمارے پاس آؤ ہم تمہاری غمخواری کریں گے۔"(۱) جب میں اس کو پڑھ چکا تو میرے رنج کی کوئی حد نہ رہی، میں نے کہا یہ اور بڑی مصیبت ہے، اور میں نے اس خط کو تنور میں جھونک دیا۔

اسی حالت پر چالیس راتیں گذریں، وحی عرصہ سے نہیں آئی تھی، ناگاہ رسول اللہ ﷺ کا ایک قاصد میرے پاس آیا اور کہا رسول اللہ ﷺ تم کو حکم دیتے ہیں کہ اپنی بیوی سے الگ ہو جاؤ اور ان کے قریب نہ جاؤ، اسی طرح میرے دونوں ساتھیوں کو حکم پہنچا، میں نے اپنے بیوی سے کہا کہ تم اپنے میکہ چلی جاؤ اور وہیں رہو جب تک کہ اللہ تعالیٰ اس معاملہ کا فیصلہ نہ کرے، ہلال بن امیہ کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں، کہا یا رسول اللہ ابن امیہ

---

(۱) یہ بڑی آزمائش کا موقع ہے، ہر شخص اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھے، عین اس حالت میں کہ مدینہ میں کوئی بات کرنے والا نہیں ہے، ایک بادشاہ بلاتا ہے اس شخص کو اپنے محبوب اور سردار کی ناراضگی اور عتاب گوارا ہے اور بادشاہ کا اعزاز و اکرام گوارہ نہیں، وہ اس خط کو تنور میں جھونک دیتا ہے اور کہتا ہے خدا کی شان اب اس قابل ہو گیا ہوں کہ کافر بادشاہ مجھے دعوت دیں، انا للہ و انا الیہ راجعون۔

بوڑھے ہیں اور کوئی خادم نہیں، کیا آپؐ ناپسند کرتے ہیں کہ میں ان کی خدمت کروں، آپؐ نے فرمایا نہیں لیکن وہ تم سے قریب نہ ہوں، انھوں نے کہا خدا کی قسم ان میں کوئی حس وحرکت نہیں، جب سے یہ قصہ ہوا ہے وہ برابر روتے ہی رہتے ہیں۔

مجھ سے میرے گھر والوں نے کہا تم بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے بارے میں اجازت طلب کرو جیسے ہلال بن امیہ کی بیوی نے اپنے شوہر کی خدمت کی اجازت لی ہے، میں نے کہا میں اجازت نہ مانگوں گا میں نہیں جانتا کہ آپ کیا جواب دیں گے اس لئے کہ میں جوان آدمی ہوں۔ (۱)

اسی حالت پر ہم نے دس راتیں گذاریں تو پوری پچاس راتیں ہوگئیں، میں نے پچاسویں رات کی صبح کو اپنے گھر کی چھت پر نماز پڑھی، میں اسی حالت میں بیٹھا تھا جس کا نقشہ اللہ نے کھینچا ہے، مجھ پر میرا نفس تنگ ہوگیا تھا اور زمین وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہوگئی تھی کہ میں نے کوہ سلع سے ایک چیخ سنی، کوئی بلند آواز سے کہہ رہا تھا ''اے کعب بن مالک تم کو بشارت ہو'' یہ سنتے ہی میں سجدہ میں گر پڑا اور میں نے سمجھ لیا کہ مسرت کی گھڑی آگئی۔

صبح کی نماز پڑھ کر رسول اللہ ﷺ نے اللہ عزوجل کی طرف سے ہماری توبہ کی قبولیت کا اعلان کیا، لوگ ہم کو بشارت دینے لگے اور کچھ لوگ میرے دونوں ساتھیوں کی طرف بشارت دینے کے لیے چلے گئے، ایک گھوڑسوار دوڑتا ہوا آیا اور قبیلۂ اسلم کا ایک آدمی پیدل آیا اور پہاڑ پر چڑھا، اس کی آواز گھوڑے سے بھی زیادہ تیز تھی، جب وہ میرے پاس آیا اور مجھ کو بشارت سنانے لگا تو (خوشی میں) میں نے اپنے دونوں کپڑے اتار کر اس کو پہنا دیئے، واللہ میں اس وقت ان ہی دو کپڑوں کا مالک تھا، پھر میں نے دو کپڑے مستعار لئے اور ان کو پہن کر رسول اللہ ﷺ کے پاس جانے کے ارادہ سے چلا، لوگ مجھ سے جوق در جوق ملتے تھے اور توبہ کی مبارکباد دیتے تھے اور کہتے تھے توبہ کی قبولیت مبارک ہو (۲)،

---

(۱) اپنا کام کاج خود کرسکتا ہوں ان دونوں کی طرح بوڑھا اور کمزور نہیں ہوں کہ مجھے مددگار کی ضرورت ہو۔

(۲) معلوم ہوتا ہے یہ وہ لوگ ہی نہیں ہیں جو کل تک بات ہی نہیں کرتے تھے جب توبہ قبول کی گئی (بقیہ اگلے صفحہ پر)

یہاں تک کہ میں مسجد میں آیا، رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے اور لوگ آپؐ کے گرد جمع تھے، طلحہؓ بن عبید اللہ مجھ کو دیکھ کر کھڑے ہو گئے اور بڑھ کر مجھ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی، واللہ مہاجرین میں ان کے سوا کوئی نہیں کھڑا ہوا، میں طلحہؓ کا یہ احسان نہیں بھول سکتا، جب میں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو آپؐ نے فرمایا (اور آپؐ کا چہرۂ مبارک خوشی سے دمک رہا تھا) ''زندگی کا مبارک ترین دن تم کو مبارک ہو'' میں نے کہا یہ آپؐ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے، فرمایا نہیں، بلکہ یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے۔

جب آپؐ خوش ہوتے تھے تو آپؐ کا چہرۂ مبارک ایسا چمکتا تھا گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے ہم اس کو پہچانتے تھے، جب آپؐ کے پاس بیٹھا تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں اس خوشی میں اپنا مال صدقہ کے طور پر اللہ اور اس کے رسولؐ کے لئے چھوڑتا ہوں، آپؐ نے فرمایا کچھ مال اپنے لئے روک لو تو تمہارے لئے بہتر ہے، میں نے کہا خیبر کا حصہ میں نے اپنے لئے رکھ چھوڑا ہے اور میں نے کہا یا رسول اللہؐ، اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سچائی کے سبب نجات دی ہے، اب میری توبہ کا یہ نتیجہ ہونا چاہئے کہ جب تک زندہ رہوں سچ ہی بولا کروں اور اللہ کی قسم جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سچ سچ کہہ دیا، آج کے دن تک جھوٹ بولنے کا پھر ارادہ نہیں کیا اور میرے علم میں سچ بولنے میں کسی پر اللہ تعالیٰ نے ایسا فضل نہیں کیا جیسا مجھ پر فرمایا ہے، اور میں امید کرتا ہوں کہ جب تک میں زندہ رہوں گا اللہ تعالیٰ میری حفاظت کرے گا۔

جو آیت ہم لوگوں کے متعلق نازل ہوئی تھی وہ یہ تھی:

(پچھلے صفحہ کا بقیہ) اور بات کرنے کی اجازت مل گئی تو یہی لوگ اٹھ اٹھ کر اور بڑھ بڑھ کر گلے ملتے تھے اور نہایت محبت سے مبارکباد دیتے، شاعر نے انھیں لوگوں کی تعریف میں کہا ہے۔

رہِ حق میں تھی دوڑ اور بھاگ ان کی — فقط حق پہ تھی جس سے تھی لاگ ان کی
بھڑکتی نہ تھی خود بخود آگ ان کی — شریعت کے قبضہ میں تھی باگ ان کی

جہاں کر دیا نرم، نرما گئے وہ
جہاں کر دیا گرم، گرما گئے ہو

﴿ لَقَدْ تَّابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ فِيْ سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْۢ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيْغُ قُلُوْبُ فَرِيْقٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ اِنَّهٗ بِهِمْ رَؤُفٌ رَّحِيْمٌ، وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا حَتّٰى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْٓا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّا اِلَيْهِ، ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوْبُوْا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ، يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ﴾

(سورۂ توبہ، آیت/ ۱۱۷-۱۱۹)

''اللہ تعالیٰ نے توجہ فرمائی نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر اور ان لوگوں پر جنھوں نے تنگی کے وقت میں آپ کی پیروی کی، قریب تھا کہ ان میں سے ایک جماعت کے دل پھر جائیں، پھر وہ ان پر مہربان ہوا، بیشک وہ مہربان ہے رحم والا، اور ان تین شخصوں پر جو پیچھے رہ گئے، یہاں تک کہ زمین باوجود وسعت کے ان پر تنگ ہوگئی اور ان پر ان کا نفس تنگ ہوگیا اور انھوں نے جان لیا کہ نہیں پناہ مگر اللہ کی طرف، پھر وہ ان کی طرف متوجہ ہوا تا کہ وہ توبہ کریں، بیشک اللہ توبہ قبول کرنے والا رحمت والا ہے اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور سچوں کے ساتھ رہو۔''

واللہ اسلام کے بعد سب سے بڑا انعام اللہ تعالیٰ نے مجھ پر یہ کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے روبرو مجھ سے سچی بات کہلا دی، اگر میں جھوٹ بولتا تو میرا بھی وہی حشر ہوتا جو جھوٹ بولنے والوں کا ہوا، اللہ تعالیٰ نے جھوٹوں کے حق میں بہت ہی سخت وعید فرمائی ہے۔

﴿سَيَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ لَكُمْ اِذَا انْقَلَبْتُمْ اِلَيْهِمْ لِتُعْرِضُوْا عَنْهُمْ فَاَعْرِضُوْا عَنْهُمْ اِنَّهُمْ رِجْسٌ وَّمَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ، يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ لِتَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنْ تَرْضَوْا عَنْهُمْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَرْضٰى عَنِ الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ﴾

(سورۂ توبہ آیۃ/ ۹۵-۹۶)

''عنقریب وہ لوگ تم سے اللہ کی قسمیں کھائیں گے جب ان کی طرف پلٹو گے تا کہ ان کو درگذر کرو، پس تم ان سے اعراض کرو، بیشک وہ ناپاک ہیں، ان کا ٹھکانا دوزخ ہے، اس کا بدلہ ہے جو انھوں نے کمایا، قسمیں کھائیں گے تمہارے سامنے تا کہ تم راضی ہو، اگر تم راضی ہوئے تو اللہ فاسق لوگوں سے راضی نہیں ہوتا۔''

حضرت کعبؓ کہتے ہیں کہ پیچھے کر دیئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا معاملہ کچھ دنوں کے لئے اٹھا رکھا گیا تھا، ان لوگوں کی نسبت جن کے ظاہری حال پر رسول اللہ ﷺ نے اکتفا کیا، جب انھوں نے قسم کھائی تو ان سے بیعت لی اور ان کے لئے بخشش چاہی اور ہمارے کام کو مؤخر کر دیا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس میں فیصلہ کرے۔ (بخاری، مسلم)

توبہ کی فضیلت وقبولیت

حضرت عمرانؓ بن الحصین سے روایت ہے کہ جہینہ کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور وہ زنا سے حاملہ تھی اس نے کہا یا رسول اللہ میں نے ایسا جرم کیا ہے کہ میں سزا کی مستحق ہوگئی، پس آپ حد قائم کیجئے (شرعی سزا) نبی ﷺ نے اس کے ولی کو بلایا اور فرمایا، اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنا، جب اس کے بچہ ہو جائے تو لے آنا، ولادت کے بعد وہ آئی تو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کے کپڑے اس پر باندھ دو، پھر اس کو سنگسار کرنے کا حکم دیا تو وہ سنگسار کر دی گئی پھر آپؐ نے اس کے جنازہ پر نماز پڑھی، حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ آپؐ اس پر نماز پڑھتے ہیں یہ تو گنہگار تھی، آپؐ نے فرمایا اس نے توبہ کر لی اگر اس کی توبہ اہل مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے تو سب کے لئے کافی ہو، تم نے اس سے افضل کسی کو دیکھا ہے جس نے اپنی جان اللہ کے حضور میں پیش کر دی۔ (مسلم)

آدمی کی ہوس اور توبہ کا امکان

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر آدم کے بیٹوں کو سونے کی ایک گھاٹی دی جائے تو وہ چاہیں گے کہ دو گھاٹیاں اور مل جائیں اور ان کے منھ کو سوا مٹی کے اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو شخص توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

قتل کے بعد توبہ اور شہادت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ ایسے دو آدمیوں پر ہنستا ہے کہ ایک دوسرے کو قتل کردے اور دونوں جنت میں داخل ہوں، ایک اللہ کے راستہ میں جنگ کرتا ہے اور شہید ہو جاتا ہے، پھر دوسرا اسلام لاتا ہے اور اللہ کے سامنے قتل سے توبہ کرتا ہے، پھر وہ بھی شہید ہو جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

صبر
(آیات قرآنی)

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا﴾ (سورۂ آل عمران آیۃ/۲۰۰)

اے ایمان والو! صبر کرو اور تھام رکھو ایک دوسرے کو اور عبادت میں دل لگائے رہو۔

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ﴾ (سورۂ بقرہ، آیۃ/۱۵۵)

ہم تم کو کچھ چیزوں کے ساتھ آزمائیں گے ڈر اور بھوک سے مالوں اور جانوں اور پھلوں کے نقصانات سے اور خوش خبری دو صبر کرنے والوں کو۔

﴿اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾ (سورہ زمر آیۃ/۱۰)

صبر کرنے والوں کو پورا پورا اجر بغیر حساب کے دیا جائے گا۔

﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ (سورۂ شوریٰ، آیۃ/۴۳)

جس نے صبر کیا اور معاف کیا، بیشک یہ ہمت کے کام ہیں۔

﴿وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصَّابِرِيْنَ﴾ (سورۂ بقرہ، آیۃ/۱۵۳)

صبر سے اور نماز سے مدد چاہو، بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

﴿وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِيْنَ مِنْكُمْ وَالصَّابِرِيْنَ وَنَبْلُوَ اَخْبَارَكُمْ﴾ (سورۂ محمد، آیۃ/۳۱)

ہم تم کو آزمائیں گے یہاں تک کہ جان لیں تم میں سے کوشش و جہاد کرنے والوں کو اور صابروں کو اور آزمائیں گے تمہاری خبروں کو۔

احادیث

صبر کی فضیلت

حضرت ابو مالک بن عاصم الاشعریؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طہارت نصف ایمان ہے اور الحمدللہ ترازو کو بھر دیتا ہے، اور سبحان اللہ والحمدللہ بھر دیتے ہیں جو کچھ آسمان وزمین کے درمیان ہے اور نماز نور ہے، صدقہ دلیل ہے، صبر روشنی ہے اور قرآن حجت ہے تمہارے حق میں یا تمہارے خلاف، ہر شخص ہر روز اپنے نفس کا سودا کرتا ہے، یا تو اس کو آزاد کر لیتا ہے یا اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ (مسلم)

صبر سے زیادہ کسی چیز میں بھلائی کی گنجائش نہیں

حضرت ابو سعید سعد بن مالک بن سنان الخدریؓ سے روایت ہے کہ چند انصاریوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، آپؐ نے ان کو دیا، پھر انہوں نے مانگا، پھر آپؐ نے دیا، یہاں تک کہ جو کچھ آپؐ کے پاس تھا سب دے دیا، پھر فرمایا میں تم سے کچھ اٹھا نہیں رکھتا، جو خوددار رہنا چاہے گا اللہ اس کو خوددار رکھے گا، اور جو استغنا چاہے گا اللہ اس کو غنی کرے گا اور جو صبر کرے گا اللہ اس کو صبر دے گا، اور کسی کو کوئی چیز صبر سے زیادہ بہتر اور وسیع نہیں دی گئی۔ (بخاری)

صبر وشکر

حضرت صہیب بن سنانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مومن کا معاملہ بھی خوب ہے، یہ مومن ہی کی خصوصیت ہے جب اس کو خوشی پہنچتی ہے تو شکر کرتا ہے تو اس کے لئے بہتر ہوتا ہے اور جب مصیبت پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے تو یہ اس کے لئے بہتر ہوتا ہے۔ (مسلم)

مرض وفات کی بے چینی اور صبر

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے اور آپؐ کو بے چینی ہوئی تو حضرت فاطمہؓ نے کہا میرے والد کیسے بے چین ہیں، آپؐ نے فرمایا اس کے بعد تمہارے والد کبھی بے چین نہ ہوں گے، جب آپؐ کی وفات ہوگئی تو حضرت فاطمہؓ نے کہا اے باپ آپ نے اپنے رب کی دعوت قبول کرلی، اے باپ جنت الفردوس آپ کا ٹھکانا ہے، اے باپ ہم جبریل کو آپ کی وفات کی خبر دیں گے، جب آپؐ دفن کئے گئے تو حضرت فاطمہؓ نے لوگوں سے کہا تم کو رسول اللہ ﷺ پر مٹی ڈالنا کیسے اچھا لگا۔ (بخاری)

اولاد کے صدمہ پر صبر

حضرت اسامہ بن زید بن حارثہؓ خادم رسول اللہ ﷺ آپ کے محبوب اور محبوب کے بیٹے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ کے پاس پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا قریب المرگ ہے آپ تشریف لے آیئے، آپؐ نے سلام کہلا بھیجا اور فرمایا، اللہ ہی کے لئے ہے جو ہے اس نے لیا اور جو اس نے دیا اور ہر چیز کا اس کے پاس ایک وقت مقرر ہے، صبر کرو اور اجر طلب کرو، انہوں نے درخواست کی آپؐ ضرور تشریف لایئے، یہ سن کر آپؐ کھڑے ہوگئے اور آپؐ کے ساتھ سعد بن عبادہؓ، معاذ بن جبلؓ اور ابی بن کعبؓ، زید بن ثابتؓ اور بہت سے لوگ تھے، آپؐ کو بچہ اٹھا کر دیا گیا، آپ نے گود میں لیا اور اس وقت وہ دم توڑ رہا تھا، آپؐ کے آنسو نکل آئے، حضرت سعدؓ نے کہا یا رسول اللہ یہ کیا؟ فرمایا یہ رحمت ہے اللہ تعالیٰ نے اس کو اپنے بندوں کے دلوں میں رکھا ہے۔ (بخاری، مسلم)

حق پر صبر و استقامت کی مثال

حضرت صہیبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگلی قوم میں ایک جادوگر تھا، جب وہ بوڑھا ہوا تو بادشاہ سے کہلا بھیجا کہ میں بوڑھا ہوگیا ہوں، ایک لڑکے کو

بھیج دیجئے تا کہ میں جادو سکھادوں بادشاہ نے ایک لڑکے کو اس کے پاس بھیج دیا، وہ ہر روز ساحر کے پاس جانے لگا راستہ میں ایک راہب کا مکان پڑتا تھا، لڑکا اس کے پاس بھی آنے جانے لگا، کچھ دیر اس کے پاس بیٹھتا اور اس کی باتیں سنتا، اس کا معمول ہو گیا، اس کو ایک دن تاخیر پر ساحر نے مارا، اس نے راہب سے شکایت کی، راہب بولا جب تجھے ساحر سے ڈر ہو تو کہہ دے مجھے میرے گھر والوں نے روک لیا تھا اور جب گھر والوں سے ڈرنا تو کہنا مجھے ساحر نے ٹھہرالیا تھا، اس نے یہی کیا اور وہ برابر اسی حالت سے آتا جاتا رہا، ایک دن ایک بڑا جانور راستہ میں آ گیا جس سے لوگوں کی آمد و رفت بند ہو گئی، لڑکے نے کہا آج کے دن میں جانوں گا کہ ساحر افضل ہے یا راہب؟ ایک پتھر اٹھا کر کہنے لگا اے اللہ اگر راہب کا کام ساحر کے کام سے اچھا ہے تو اس کو قتل کرتا کہ لوگ امن کے ساتھ گذر جائیں، یہ کہہ کر پتھر پھینکا اور اس کو قتل کر دیا، راستہ صاف ہو گیا تو لوگ امن کے ساتھ گذر گئے، یہ راہب کے پاس آیا اور اس کو اس قصہ کی خبر دی، راہب بول اٹھا میرے بیٹے تو مجھ سے بھی افضل ہے تیرا معاملہ اب حد کو پہنچ گیا، میرا خیال ہے کہ عنقریب تو آزمایا جائے گا، تو اگر آزمائش میں مبتلا کیا جائے تو میرا پتہ نہ دینا۔

خدا نے اس لڑکے کے ہاتھ میں ایسی شفا دی تھی کہ وہ مادرزاد اندھے کا، کوڑھی کا، اور تمام امراض کا علاج کرتا تھا اور لوگ شفا پاتے تھے، شدہ شدہ یہ خبر مشہور ہو گئی، اس کو بادشاہ کے ایک ہم نشین نے بھی سنی، جو نابینا تھا وہ بہت سے تحائف لے کر اس کے پاس پہنچا اور کہنے لگا اگر تو میری آنکھیں اچھی کر دے تو یہ سب تیرے لئے ہیں، لڑکے نے کہا کہ میں کسی کو شفا نہیں دیتا، شفا دینے والا اللہ ہے، اگر تو اللہ پر ایمان لے آئے تو میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لئے شفا کی دعا کروں گا، وہ ایمان لے آیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی بصارت پلٹا دی وہ بادشاہ کے پاس آیا اور حسب معمول بیٹھ گیا، بادشاہ نے کہا تیری آنکھ کس نے اچھی کی، کہا میرے پروردگار نے، بادشاہ نے کہا، میرے سوا بھی تیرا کوئی خدا ہے، وہ بولا میرا اور تیرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے، بادشاہ نے اس کو سخت عذاب میں مبتلا کیا یہاں تک کہ اس

نے لڑکے کا پتہ دیا، بادشاہ نے لڑکے کو بلایا اور کہا تیرا سحر اس حد کو پہنچ گیا کہ تو مادرزاد کو اور مبروص کو اچھا کر دیتا ہے، کہا میں کسی کو اچھا نہیں کر سکتا، شفا دینے والا تو اللہ تعالیٰ ہے، بادشاہ نے اس پر بھی سختی کی، اس نے راہب کا پتہ دیا، بادشاہ نے راہب کو بلایا اور کہا اپنے دین سے پلٹ، راہب نے انکار کیا، بادشاہ نے آرہ منگوایا اس کو راہب کے سر کی مانگ میں رکھ کر سر کے دو ٹکڑے کر دیئے، پھر اپنے ہم نشین سے کہا اپنے دین سے پلٹ، اس نے بھی انکار کیا، اس کے بھی سر کے دو ٹکڑے کر دیئے، پھر لڑکے سے کہا اپنے دین سے پلٹ، اس نے بھی انکار کیا تو بادشاہ نے اپنے خدام کو بلایا اور کہا کہ اس کو فلاں پہاڑ پر لے جاؤ اور جب پہاڑ کی چوٹی پر پہنچنا تو اس کے دین کے بارے میں کہنا، اگر یہ اپنے دین سے پلٹ جائے تو خیر، ورنہ اس کو گرا دینا، وہ اس کو لے گئے اور پہاڑ کی چوٹی پر چڑھایا، لڑکے نے کہا اے اللہ تعالیٰ تو جس طرح چاہے ان سے نمٹ لے، یہ کہتے ہی پہاڑ کانپا اور وہ سب گر پڑے، لڑکا بادشاہ کے پاس آیا، بادشاہ نے کہا تیرے ساتھی کیا ہوئے، اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے ان سے سمجھ لیا اور وہ میرا کچھ نہ کر سکے، بادشاہ نے اس کو دوسرے کے حوالہ کر دیا، اور کہا اس کو کشتی میں لے جاؤ، اور جب بیچ دریا میں پہنچو تو اس سے دین کے متعلق کہو، اگر یہ اپنے دین سے پلٹ جائے تو خیر، ورنہ دریا میں چھوڑ دینا، لوگ لے گئے اور جب وسط دریا میں پہنچ گئے تو لڑکے نے کہا، اے اللہ جس طرح چاہے ان کی بلا مجھ سے ٹال، کشتی ڈگمگائی اور وہ سب ڈوب گئے، لڑکا بادشاہ کے پاس آیا، بادشاہ نے کہا تیرے ساتھی کہاں ہیں، لڑکے نے کہا اللہ نے میری مدد فرمائی اور ان کو دفع کیا، پھر لڑکے نے کہا تو مجھ کو مار نہیں سکتا جب تک کہ میرے کہنے پر عمل نہ کرے، بادشاہ نے کہا وہ کیسے؟ لڑکے نے کہا لوگوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کرو اور مجھ کو ایک کھجور کی پیڑی میں سولی دو اور ایک تیر اپنے ترکش سے لے کر اس کو کمان کے وسط میں رکھو اور کہو میں لڑکے کے رب کے نام سے شروع کرتا ہوں تو اس صورت میں تم مجھ کو مار سکو گے، بادشاہ نے لوگوں کو ایک چٹیل میدان میں جمع کیا اور اس کو کھجور کی پیڑی پر سولی دی، پھر ایک تیر اپنے ترکش سے لے کر اس کو کمان کی وسط

میں رکھا اور کہا کہ میں لڑکے کے رب کے نام سے شروع کرتا ہوں پھر اس کو مارا تیر اس کی کنپٹی پر لگا، اس نے اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھا اور مر گیا، پس لوگ بول اٹھے ہم لڑکے کے رب پر ایمان لائے، بادشاہ آیا تو لوگوں نے کہا لیجیے جس کا آپ کو ڈر تھا وہی سامنے آیا، لوگ ایمان لے آئے، بادشاہ نے کہا سڑک کے کنارے ایک کھائی کھودی جائے اور اس میں آگ بھڑکائی جائے، پھر جو اپنے دین سے نہ پلٹے تو اس سے کہا جائے کہ اس میں کود دو، یہی کیا گیا، ایک عورت آئی اور اس کے ساتھ اس کا بچہ تھا، عورت اس میں کودنے سے ہچکچائی، بچے نے کہا اے ماں صبر کر بیشک تو حق پر ہے۔ (مسلم)

مردانگی پہلی چوٹ پر صبر کرنا ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک عورت کے پاس سے گذر ہوا، جو ایک قبر کے پاس رو رہی تھی، آپؐ نے فرمایا اللہ سے ڈر، اور صبر کر، اس نے کہا آپ اپنا راستہ پکڑیئے، میری طرح اگر آپؐ کو مصیبت پہنچتی تو آپ جانتے، لوگوں نے اس سے کہا کہ وہ نبی کریم ﷺ تھے، تو وہ نبی ﷺ کے دروازے پر آئی اور وہاں دربانوں کو نہ دیکھا کہنے لگی میں نے آپ کو نہیں پہچانا تھا، آپؐ نے فرمایا، صبر پہلی چوٹ کے وقت ہوتا ہے۔(۱) (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے بچہ پر رو رہی تھی۔

محبوب کے صدمہ پر صبر کا صلہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میرے اس مومن بندہ کے لیے جنت کے سوا اور کیا صلہ ہو سکتا ہے کہ جس کے محبوب کو لے لوں اور وہ ثوابِ آخرت کی خواہش پر صبر کرے۔ (بخاری)

---

(۱) یعنی غم کی چوٹ کھاتے ہی جس نے خدا کا خوف اور اس کی رحمت اور ثواب کی امید میں صبر کیا وہ قابلِ تعریف ہے، ورنہ رفتہ رفتہ تو صبر آ ہی جاتا ہے اور زخم مندمل ہو جاتا ہے مسلم کی روایت میں ہے کہ وہ اپنے بچہ کی قبر پر رو رہی تھی۔

طاعون میں صبر اور اجر کی خواہش کے ساتھ موت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق سوال کیا، آپؐ نے فرمایا کہ وہ عذاب ہے، اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو مومنوں کے لئے رحمت بنا دیا، جب کوئی بندہ طاعون میں مبتلا ہو اور وہ اپنے شہر میں صبر کرتے ہوئے اور اجر کی امید میں ٹھہرا رہے (۱) اور یہ جانتے ہوئے کہ اس کو کوئی مصیبت نہ پہنچے گی مگر جو اللہ نے اس کے لئے لکھ دی ہے تو اس کو شہادت کا درجہ ملے گا۔ (بخاری)

آنکھیں کھو کر صبر کرنے کا درجہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے، بیشک اللہ عزوجل جب اپنے کسی بندے کی اس کی دو محبوب چیزوں کے ساتھ آزمائش کرتا ہے (یعنی اس کی آنکھیں جاتی رہتی ہیں اور وہ صبر کرتا ہے تو ان کے عوض میں جنت ہے۔) (بخاری)

عارضہ پر صبر کرنے کا انعام

حضرت عطاء ابن ابی رباح سے روایت ہے کہ مجھ سے ابن عباسؓ نے کہا کیا میں دکھاؤں تم کو ایک جنت والی عورت، میں نے کہا ہاں، کہا یہ کالی عورت ہے، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور کہا مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے جس سے میں برہنہ ہو جاتی ہوں، آپؐ اللہ سے میرے لئے دعا کیجئے، آپؐ نے فرمایا اگر تو صبر کرے تو تیرے لئے جنت ہے اور اگر تو چاہے تو میں اللہ تعالیٰ سے تیری عافیت کی دعا کروں، اس نے کہا میں صبر کروں گی، لیکن آپؐ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ میں برہنہ نہ ہوں۔ (بخاری، مسلم)

---

(۱) یہی عمل کی روح ہے جس سے عمل زمین سے آسمان کو پہنچ جاتا ہے اس کے بغیر اللہ کے یہاں عمل کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔

ایذا دینے والے کے لئے دعا

حضرت ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ گویا میں رسول اللہ ﷺ کو ایک نبی کی حکایت بیان کرتے ہوئے دیکھ رہا ہوں، ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے درود وسلامتی ہو، ان کی قوم ان کو مارتی تھی اور خونا خون کر دیتی تھی، وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے تھے اور کہتے جاتے تھے اے اللہ میری قوم کو بخش دے وہ نہیں جانتی۔ (بخاری، مسلم)

مصیبت گناہوں کا کفارہ ہے

حضرت ابوسعیدؓ اور حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں کو جو مصیبت پہنچتی ہے خواہ وہ کسی قسم کی ہو، بیماری ہو، رنج ہو، غم ہو، تکلیف وایذا ہو، حتیٰ کہ اسے ایک کانٹا بھی چبھے، اللہ تعالیٰ اس کے صلہ میں اس کی خطائیں معاف کر دیتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

مصیبت عنایتِ الٰہی کی دلیل ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک بار میں حاضر ہوا، آپ کو حرارت تھی، میں نے کہا یا رسول اللہ آپ کو حرارت اور سخت حرارت ہے، فرمایا ہاں مجھ کو ایسی حرارت ہے جیسے تم میں سے دو کو ہو، میں نے کہا یہ اس لئے کہ آپ کو دہرا اجر ملے، فرمایا ہاں، جس مسلمان کو کوئی مصیبت پہنچے کانٹے چبھنے کی ہو یا اس سے زیادہ، اللہ تعالیٰ اس کے سبب اس کی برائیاں دور کر دیتا ہے جس طرح درخت اپنے پتوں کو جھاڑتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جب کسی کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے تو اس کو کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے۔ (بخاری)

موت کی آرزو نہ کرے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو موت کی آرزو نہ کرے، اگر مجبور ہو جائے تو کہے اے اللہ مجھ کو زندہ رکھ اگر زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھ کو موت دے اگر موت میرے لئے بہتر ہے۔ (بخاری، مسلم)

اگلوں کی آزمائش اور ان کی استقامت

حضرت ابوعبداللہ خباب بن الارتؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی، آپؐ ایک چادر سے ٹیک لگائے ہوئے کعبہ کے سایہ میں بیٹھے تھے، ہم نے کہا یا رسول اللہؐ آپ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں چاہتے، آپ ہمارے لئے دعا کیوں نہیں کرتے، آپؐ نے فرمایا اگلی امتوں میں آدمی پکڑے جاتے تھے، پھر ان کے لیئے گڑھے کھودے جاتے تھے اور اس میں ان کو لٹا دیا جاتا اور آرہ ان کے سروں پر رکھ کر سر کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے تھے اور لوہے کی کنگھی ان کے سروں میں کی جاتی تھی جو ہڈی اور گوشت میں دھنستی ہوئی نکل جاتی تھی مگر یہ تکلیفیں ان کو دین سے نہیں ہٹاتی تھیں، اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اس کام کو ضرور پورا کرے گا، یہاں تک کہ ایک سوار صنعا سے حضر موت کی طرف چلے گا اور اللہ کے سوا کسی سے نہ ڈرے گا (۱)، ہاں بھیڑیئے کا اس کو اپنی بکریوں کے لئے خطرہ ہو سکتا ہے، لیکن تم جلد بازی کرتے ہو۔ (بخاری)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا صبر

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حنین کے دن رسول اللہ ﷺ نے تقسیم میں

---

(۱) یہ واقعہ پیش آیا اور اسی عرب میں جس میں دن دہاڑے قافلے لٹتے تھے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک ایک بڑھیا بے خوف وخطر گذر جاتی ہے اور کوئی ٹوکنے والا نہیں ہوتا تھا، صنعا اور حضر موت یمن کے علاقے ہیں جن کے درمیان خاصا فاصلہ ہے۔

کچھ لوگوں کو ترجیح دی، اقرعؓ بن حابس کو سو اونٹ دیئے، عیینہؓ بن حصن کو بھی اسی طرح دیا، اور کچھ لوگوں کو بھی دیا، شرفائے عرب کو اس دن تقسیم میں ترجیح دی، ایک شخص نے کہا یہ تقسیم عدل کے ساتھ نہیں کی گئی، اور اس میں رضائے الٰہی کا ارادہ نہیں کیا گیا میں نے کہا میں اس کی خبر رسول اللہ ﷺ کو ضرور دوں گا، جب میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ کو خبر دی تو آپؐ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا، پھر آپؐ نے فرمایا کہ اگر اللہ اور اس کا رسول بھی عدل نہ کرے گا تو کون عدل کرے گا، اور فرمایا اللہ موسیٰؑ پر رحم کرے اس سے زیادہ تکلیف ان کو دی جاتی تھی اور وہ صبر کرتے تھے میں نے دل میں کہا اب میں آپؐ کو کوئی تکلیف دہ بات نہ پہنچاؤں گا۔ (بخاری، مسلم)

دنیا میں سزا کامل جانا عنایت کی دلیل ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندہ پر بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو دنیا میں اس کے لئے سزا میں جلدی کرتا ہے اور جب کسی بندہ کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو ڈھیل دے دیتا ہے کہ وہ اور گناہوں میں پھنسے، یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کو پورا پورا بدلہ دیتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بڑی بلا کا بڑا بدلہ ہے، اور اللہ تعالیٰ کو جن لوگوں سے محبت ہوتی ہے ان کی آزمائش کرتا ہے، پس جو شخص اس سے راضی ہو تو اس کے لئے راضی ہوتا ہے اور جو ناراض ہو تو اس کے لئے ناراضگی ہے۔ (ترمذی)

ایک صحابیہ کا صبر اور عقل

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ابو طلحہؓ کے ایک لڑکا تھا اور وہ بیمار تھا، ابو طلحہؓ کہیں گئے ہوئے تھے ان کی عدم موجودگی میں لڑکے کا انتقال ہو گیا جب وہ پلٹے تو پوچھا کہ میرے لڑکے کا کیا حال ہے، بیوی نے کہا (جو اس لڑکے کی ماں تھی) کہ وہ پہلے کی بہ نسبت

اب آرام سے ہے، پھر کھانا پیش کیا، انھوں نے کھایا، اور پھر ان کے ساتھ رہے سہے اور رات گذاری، بعد میں بیوی نے کہا لڑکے کو دفن کردو صبح کو ابوطلحہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اور آپؐ کو خبر دی، آپؐ نے بتایا کہ رات کو تم ساتھ رہے، ابوطلحہؓ نے کہا ہاں، آپؐ نے فرمایا اے اللہ برکت دے، تو ایک لڑکا پیدا ہوا، حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ مجھ سے ابوطلحہؓ نے کہا اس کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لے جاؤ اور اس کے ساتھ کچھ کھجوریں، چنانچہ میں لایا، آپؐ نے فرمایا اس کے ساتھ کچھ ہے، میں نے کہا ہاں کھجوریں ہیں آپؐ نے اس کو لے کر منھ میں رکھا اور چبا کر ان کے تالو میں لگا دیا اور عبداللہ نام رکھا۔ (بخاری، مسلم)

بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ابن عینیہؒ نے کہا کہ ایک بزرگ نے مجھ سے کہا کہ میں نے عبداللہؓ کے دس لڑکے دیکھے اور سب حافظ قرآن تھے۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ابوطلحہؓ کے ایک لڑکے کا جب انتقال ہوا (جو ام سلیمؓ سے تھا) تو ام سلیمؓ نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جب تک میں نہ کہوں ابوطلحہؓ سے نہ بتانا، ابوطلحہؓ آئے، انھوں نے کھایا پیا، ام سلیمؓ نے اچھے کپڑے اوڑھے پہنے ابوطلحہؓ رات کو رہے سہے، جب انھوں نے دیکھا کہ وہ مطمئن ہو گئے تو ام سلیمؓ نے کہا اے ابوطلحہؓ لوگوں نے کسی خاندان کو کوئی چیز عاریۃً دی اب وہ طلب کرتے ہیں ان گھر والوں کو یہ حق ہے کہ وہ واپس نہ کریں، رکھے رہیں؟ ابوطلحہؓ نے کہا نہیں کہا تو بس اپنے لڑکے پر صبر کرو اور اپنے اللہ سے ثواب کے امیدوار رہو، ابوطلحہؓ غصہ ہوئے اور کہا مجھ سے پہلے تو بتلایا نہیں اب بتلاتی ہو، پھر آپؐ کے پاس آئے اور اس کا ذکر کیا، آپؐ نے فرمایا اللہ اس رات میں برکت دے، کہا وہ بچہ پیٹ میں تھا اور وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھیں، رسول اللہ ﷺ جب کسی سفر سے تشریف لاتے تو رات کو تشریف نہیں لاتے تھے، جب مدینہ کے قریب ہوئے، ام سلیمؓ کو تکلیف ہوئی تو ابوطلحہؓ ٹھہر گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے، ابوطلحہؓ نے کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ مجھے یہ پسند ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلوں اور آپؐ کے ساتھ داخل ہوں اور میں ٹھہر گیا ہوں جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے، ام سلیمؓ نے کہا اے ابوطلحہؓ جیسی

تکلیف پہلے ہوتی تھی اس وقت ایسی نہیں ہے، حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ چلے اور ان کو تکلیف شروع ہوئی جب وہ دونوں آئے تو لڑکا پیدا ہوا، میری ماں نے مجھ سے کہا، انسؓ اس بچہ کو اس وقت تک دائی کے سپرد نہ کیا جائے جب تک تم اس کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر نہ کردو، صبح میں نے بچہ کو اٹھایا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اوپر کا قصہ بیان کیا۔ (مسلم)

غصہ کو ضبط کرنا اور اس کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، بہادر وہ نہیں ہے جو کسی کو پچھاڑ دے، بہادر وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔
(بخاری، مسلم)

غصہ کا علاج

حضرت سلیمان بن صُرَدؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس بیٹھا تھا اور دو آدمی لڑ رہے تھے، ان میں کا ایک دوسرے کو گالی دے رہا تھا اور چہرہ سرخ تھا، رگیں پھول رہی تھیں، آپؐ نے فرمایا میں ایک کلمہ جانتا ہوں، اگر یہ کہے تو غصہ اس سے دور ہو جائے فرمایا اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ، اس کے سبب سے جو غصہ اس کو آرہا ہے جاتا رہے گا، انھوں نے اس سے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم کہو۔ (بخاری، مسلم)

قدرت کے باوجود غصہ دبانے کا انعام

حضرت معاذ بن انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو اپنے غصہ کو ایسے وقت میں پی جائے کہ وہ عمل میں لاسکتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مخلوق کے روبرو قیامت کے دن بلائے گا، یہاں تک کہ اس کو اختیار دے گا کہ فراخ چشم حوروں میں سے جس کو چاہے

پسند کرلے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

غصہ نہ کرنے کی وصیت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے کہا مجھے وصیت کیجئے، آپؐ نے فرمایا کہ غصہ نہ کرنا، اس نے پھر یہی کہا کہ مجھے وصیت کیجئے، آپؐ نے فرمایا کہ غصہ نہ کرنا۔(۱) (بخاری)

دنیاوی مصیبتیں مسلمان کو گناہوں سے پاک وصاف کردیتی ہیں

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مومن مرد اور مومنہ عورتوں پر ان کی جانوں، مالوں اور اولاد میں برابر آزمائشیں آتی رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملیں گے کہ وہ گناہوں سے پاک وصاف ہوچکے ہوں گے۔ (ترمذی)

جاہلوں سے درگذر کرنا اور قرآن پر عمل کی ایک مثال

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ عینیہ بن حِصْنؓ آئے اور اپنے بھتیجے حُر بن قیسؓ کے یہاں اترے، حضرت حرؓ ان لوگوں میں تھے جو حضرت عمرؓ کے نزدیک رہتے تھے، حضرت عمرؓ کے مقرب وہم نشین عالم ہوا کرتے تھے خواہ ادھیڑ عمر کے ہوں یا جوان، عینیہ نے کہا اے میرے بھتیجے امیر کے یہاں تیری عزت ہے تم میرے لئے اجازت طلب کرو، انھوں نے اجازت چاہی، حضرت عمرؓ نے ان کو اجازت دے دی، جب وہ آئے کہا اے ابن الخطابؓ تم ہم کو زیادہ نہیں دیتے ہو اور ہمارے ساتھ انصاف کے ساتھ فیصلہ نہیں کرتے ہو، حضرت عمرؓ غصہ ہوئے، قریب تھا کہ ان پر ہاتھ اٹھائیں، حضرت حرؓ نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا: ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ

(۱) رسول اللہ ﷺ ہر شخص کے حالات اور ضرورت کے مطابق خصوصی نصیحت وہدایت فرماتے تھے، یہ صاحب غالباً غضب ناک اور غصہ ور آدمی تھے، ان کے لئے اسی تاکید کی ضرورت تھی۔

وَاَعۡرِضۡ عَنِ الۡجَاهِلِيۡنَ﴾ (اعراف/۱۹۸) ''معافی اختیار کرو، نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔''

بیشک یہ جاہل ہیں، خدا کی قسم حضرت عمرؓ یہ آیت سن کر بال برابر بھی آگے نہیں بڑھے۔ (۱)

خودغرضی اور بے انصافی پر صبر

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، عنقریب میرے بعد خودغرضی اور بے انصافی دیکھنے میں آئے گی اور ایسے امور جن کو تم ناپسند کرو گے، انھوں نے کہا یا رسول اللہؐ پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں، آپؐ نے فرمایا جس کا تم پر حق ہو ادا کرنا اور تم اپنے حق کے ملنے کی دعا کرتے رہنا۔ (۲) (بخاری، مسلم)

حضرت اُسَیدؓ بن حُضَیرؓ سے روایت ہے کہ ایک انصاری نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپؐ ہم کو کوئی عہدہ کیوں نہیں عطا فرماتے جیسے فلاں کو عطا فرمایا، آپؐ نے فرمایا تم عنقریب میرے بعد خودغرضی اور بے انصافی دیکھو گے، پس صبر کرنا، یہاں تک کہ مجھ سے حوضِ کوثر پر ملو۔ (بخاری، مسلم)

دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو مقابلہ ہو تو صبر سے کام لو

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن دوپہر ڈھلے تک دشمنوں سے مقابلہ کا انتظار کیا، پھر فرمایا اے لوگو! دشمنوں سے ملنے کی آرزو نہ کرنا اور عافیت مانگنا، اگر ان کا سامنا ہو جائے تو صبر اور ثابت قدمی سے کام لینا اور جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے میں ہے، پھر فرمایا (اَللّٰهُمَّ مُنۡزِلَ الۡكِتَابِ وَمُجۡرِيَ

---

(۱) یہ ضبطِ نفس بلکہ بے نفسی اور قرآن مجید کے احترام کی اعلیٰ مثال ہے سرے سے غصہ نہ آنا اتنا بڑا کمال نہیں مگر جوشِ غضب میں قرآن کی آیت سنتے ہی ٹھنڈا ہو جانا عبدیت کا اعلیٰ نمونہ ہے۔

(۲) دو چیزیں ہیں ادائے فرض و مطالبۂ حقوق، اسلام میں ادائے فرض پر زیادہ زور دیا گیا ہے اور موجودہ تمدن و سیاست میں مطالبۂ حقوق پر دونوں کے نتائج میں وہی فرق ہے جو لازماً ہونا چاہئے۔

السَّحَابِ وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ) ''اے اللہ کتاب کے اتارنے والے اور بادلوں کے دوڑانے والے اور لشکروں کو ہزیمت دینے والے ان کو ہزیمت دے، اور ان پر ہماری مدد فرما۔ (بخاری، مسلم)

صداقت وراستی

آیات قرآنی

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ﴾ (۱) (سورۂ توبہ، آیۃ/۱۱۹)

اے ایمان والو! ڈرو اللہ سے، اور سچوں کے ساتھ رہو۔ (۱)

﴿وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ﴾ (سورۂ احزاب، آیۃ/۳۵)

سچ بولنے والے مرد اور سچ بولنے والی عورتیں۔

﴿فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ﴾ (سورۂ محمد، آیۃ/۲۱)

اگر وہ اللہ سے سچائی کا معاملہ کریں تو یہ ان کے لئے بہتر ہے۔

احادیث

راستی نیکی کی رہبر ہے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ سچ نیکی کی طرف ہدایت کرتا ہے اور نیکی جنت کی طرف ہدایت کرتی ہے، آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے پاس سچوں میں لکھتا ہے اور جھوٹ گناہوں پر آمادہ کرتا ہے اور گناہ دوزخ کی طرف لے جاتے ہیں۔ آدمی جھوٹ بولتا ہے (۲) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو جھوٹوں اور لاغیوں میں لکھ لیتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

---

(۱) اس آیت میں اچھے اور سچے لوگوں کی صحبت اختیار کرنے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی تاکید ہے۔

(۲) معمولی معمولی روزمرہ کی باتوں میں چھوٹے چھوٹے جھوٹ بولنے سے اللہ کے دفتر میں جھوٹوں اور لاغیوں میں اس کا نام درج ہو جاتا ہے۔

سچ اطمینان ہے

حضرت حسنؓ بن علیؓ بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا فرمانا یاد ہے کہ چھوڑ دو جو تم کو شک میں ڈالے اور اس چیز کو اختیار کرو جس سے تمہارے دل میں کھٹک نہ پیدا ہو، پس بیشک سچ اطمینان ہے اور جھوٹ شک ہے۔ (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ کی تعلیم

حضرت ابوسفیانؓ سے روایت ہے کہ وہ اپنی لمبی حدیث میں ہرقل کے قصے میں بیان کرتے ہیں کہ ہرقل نے کہا تم کو کس چیز کا حکم دیتے ہیں۔ (یعنی نبی ﷺ) ابوسفیانؓ کہتے ہیں، میں نے کہا ہم کو حکم دیتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور جو تمہارے باپ دادا کہتے ہیں اس کو چھوڑ دو، اور ہم کو نماز اور سچائی، صلۂ رحمی، صدقہ اور پاکدامنی کا حکم دیتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

سچے دل سے دعا مقبول ہوتی ہے

حضرت سہل بن حنیفؓ سے روایت ہے (وہ بدری تھے) کہ نبی ﷺ نے فرمایا، جو اللہ تعالیٰ سے شہادت کا سچائی کے ساتھ سوال کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے مرتبہ کو پہنچائے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔ (مسلم)

تھوڑا سا جھوٹ سارے سچ کو غیر مقبول بنا دیتا ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی نبی نے ایک غزوہ کیا، ان پر اللہ کا درود وسلامتی ہو، انھوں نے کہا میرے ساتھ ایسا آدمی نہ ہو کہ جس نے شادی کی ہو، اور ایسا نہ ہو کہ جس نے گھر بنایا ہو اور اس کی چھتوں کو ابھی نہ اٹھایا ہو، اور نہ ایسا آدمی ہو کہ جس نے بکریاں یا اونٹنیاں خریدی ہوں اور ان کے بچوں کا انتظار ہو(۱)، پھر انھوں نے کوچ کیا، عصر کے وقت یا اس سے پہلے ایک بستی کے قریب ہوئے،

---

(۱) اس لئے کہ ان کا دل ان چیزوں کی طرف اٹکا رہے گا، بے جگری اور یکسوئی کے ساتھ جہاد نہ کر سکیں گے، زندگی ان کو عزیز ہوگی، مرنے سے گریز کریں گے اور شہادت کا پورا اشتیاق نہ ہوگا۔

سورج سے کہا کہ تو بھی اپنے کام پر مامور ہے اور ہم بھی مامور ہیں، پھر کہا اے اللہ اس کو ٹھہرا دے، پس وہ ٹھہر گیا، یہاں تک کہ اللہ نے ان کو فتح دی، انھوں نے غنیمت جمع کی، آگ آئی کہ اس کو کھائے اور نہ کھایا، انھوں نے کہا کہ تم میں چوری ہے، ہر قبیلہ کا آدمی ہم سے بیعت کرے، جب بیعت کی تو ایک آدمی کا ہاتھ ان کے ہاتھ پر چپک گیا، پھر کہا تم میں چوری ہے تمہارا قبیلہ مجھ سے بیعت کرے تو دو یا تین کے ہاتھ ان کے ہاتھ پر چپک گئے، پھر کہا تم میں چوری ہے تو ایک سونے کا سر گائے کے سر کی طرح لائے اور اس کو رکھا، پھر آگ آئی اور اس کا کھالیا اور غنیمت ہم سے پہلے کسی کو جائز نہ تھی، اللہ نے جب ہماری کمزوری اور ضعف کو دیکھا تو ہمارے لئے جائز کر دیا۔ (بخاری، مسلم)

جھوٹ سے تجارت کی برکت جاتی رہتی ہے

حضرت ابو خالد حکیمؓ بن حزام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، خرید و فروخت کرنے والوں کو اختیار ہے جب تک الگ نہ ہوں (۱)، اگر وہ سچ بولیں تو ان کی سوداگری میں برکت دی جائے گی اور اگر جھوٹ بولیں تو ان کی سوداگری کی برکت مٹا دی جائے گی۔ (۲)

غور اور دھیان
(آیات قرآنی)

﴿اَلَّذِیْ یَرٰاکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ﴾ (سورۃ الشعراء، آیۃ/ ۲۱۹، ۲۲۰)

وہ تم کو دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے پھرنے اور دیکھ بھال کرنے کو۔

---

(۱) اگر الگ ہو گئے تو سودا ہو چکا اب معاملہ فسخ نہیں ہو سکتا۔

(۲) ایک چیز ہے روپیہ کی زیادتی اور ایک چیز ہے برکت، برکت یہ ہے کہ اس سے متمتع ہونے کا ان کو موقع ملے، روپیہ کام آئے، نیک عمل کی توفیق ہو، یہ نہیں ہوگا۔

﴿اَلَّذِیْ یَرَاكَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ﴾ (سورۂ الشعراء، آیۃ/۲۱۹، ۲۲۰)

وہ تم کو دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور نمازیوں میں تمہارے پھرنے اور دیکھ بھال کرنے کو۔

﴿وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا كُنْتُمْ﴾

(سورۂ الحدید، آیۃ/۴)

جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے۔

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ﴾

(آل عمران، آیۃ/۶)

بیشک اللہ پر کوئی بات نہیں چھپی نہ زمین کی نہ آسمان کی۔

﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾

(سورۂ فجر، آیۃ/۱۴)

بیشک تمہارا رب البتہ گھات میں ہے۔

﴿یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ وَاللّٰهُ یَقْضِیْ بِالْحَقِّ، وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ لَا یَقْضُوْنَ بِشَیْءٍ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ﴾

(سورۂ المومن، آیۃ/۱۹)

وہ جانتا ہے آنکھوں کی خیانت کو اور جو دلوں میں پوشیدہ رہتا ہے، اور اللہ حق کے ساتھ فیصلہ کرتا ہے اور جو اس کے سوا دوسرے کو پکارتے ہیں، وہ کسی چیز کے ساتھ فیصلہ نہیں کرتے، بیشک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

احادیث

ایمان اور اسلام

حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ ایک روز ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ایک آدمی بہت سفید کپڑے والا اور بہت کالے بال والا آیا، اس پر سفر کا نشان نہ تھا، ہم لوگ اس کو نہیں پہنچانتے تھے، وہ نبی ﷺ کے پاس بیٹھ گیا، اپنے گھٹنے آپؐ

کے گھٹنے سے ملا دیئے اور اپنی ہتھیلی آپؐ کے زانو پر رکھ دی اور کہا یا محمدؐ مجھ کو اسلام کے متعلق خبر دیجیے آپؐ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ کہو "اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ"، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو اور رمضان کے روزے رکھو، اگر استطاعت ہو تو خانۂ کعبہ کا حج کرو، کہا آپؐ نے سچ فرمایا، حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں کو حیرت ہوئی کہ پوچھتا بھی ہے اور تصدیق بھی کرتا ہے، پھر کہا کہ ایمان کے بارے میں خبر دیجیے، آپؐ نے فرمایا، اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے پیغمبروں پر اور آخرت کے دن پر اچھی بری تقدیر پر، کہا آپؐ نے سچ کہا، اب احسان کے متعلق بتایئے، فرمایا اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اس کو دیکھ رہے ہو، اگر تم اس کو نہیں دیکھتے ہو تو وہ تم کو دیکھتا ہے، کہا قیامت کے متعلق مجھ کو خبر دیجیے، آپؐ نے فرمایا جس سے پوچھا جا رہا ہے وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا، کہا اچھا اس کی نشانیاں کیا ہیں، فرمایا لونڈی اپنی مالکہ کو پیدا کرے (۱)، اور ننگے پاؤں پھرنے والے، ننگے بدن محتاج لوگ بکری چرانے والے ایک دوسرے سے بڑھ بڑھ کر محل بنائیں، پھر وہ چلے گئے، بعد میں آپؐ نے فرمایا اے عمرؓ جانتے ہو یہ سائل کون تھا، میں نے کہا اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا وہ جبریلؑ تھے، تمہارے پاس آئے تھے تاکہ تم کو تمہارا دین سکھائیں۔ (مسلم)

اللہ کا خوف

حضرت ابوذرؓ اور حضرت معاذؓ بن جبل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہاں بھی تم ہو اللہ سے ڈرو اور برائی کے بعد نیکی کرو، وہ اس برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ (ترمذی)

اللہ کی یاد اسی سے سوال اسی سے مدد مانگنا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے

---

(۱) اس سے لونڈیوں کی کثرت اور ان کی اولاد کی طرف اشارہ ہے۔

تھا، آپؐ نے فرمایا اے لڑکے میں تجھ کو چند باتیں سکھاؤں، اللہ کے حکموں کی نگہداشت کرو، وہ تمہاری حفاظت کرے گا، اللہ کو یاد کرو تم اس کو اپنے سامنے پاؤ گے اور جب سوال کرنا تو اللہ ہی سے سوال کرنا اور جب مدد چاہنا تو اسی سے مدد چاہنا، اور جان لو کہ اگر ساری دنیا اس بات پر اتفاق کرلے کہ تم کو نفع پہنچائے تو تم کو کچھ نفع نہیں پہنچا سکتی مگر وہی جو تمہارے لئے اللہ نے لکھ دیا ہے، اور اگر ساری دنیا اس بات پر اتفاق کرے کہ تم کو نقصان پہنچائے تو نقصان نہیں پہنچا سکتی مگر وہی جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے، قلم اٹھا لیئے گئے اور صحیفے خشک کر دیئے گئے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ کا دھیان رکھو تم اس کو اپنے سامنے پاؤ گے اور آرام کے زمانہ میں اللہ سے تعلق پیدا کرلو، مصیبت کے وقت کام آئے گا اور یاد رکھو جو تم سے چوک گیا وہ تمہیں پہنچنے والا ہی نہ تھا اور جو پہنچا وہ خطا ہی نہیں ہوسکتا تھا[1]، یاد رکھو کہ صبر کے ساتھ مدد ہے، مصیبت کے ساتھ کشائش ہے اور مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ (ترمذی)

بعض اعمال کو معمولی سمجھنا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ تم عمل کرتے ہو وہ تمہاری نگاہ میں بال سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتے اور ہم ان کو رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ہلاک کر دینے والے اعمال میں شمار کرتے تھے۔ (بخاری)

اللہ کی غیرت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ کو غیرت آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی غیرت یہ ہے کہ انسان وہ عمل کرے جو اللہ نے اس پر حرام کر دیا

---

(۱) یعنی گذشتہ واقعات پر افسوس نہ کرو، جو کچھ ہوا وہ ہونے والا تھا اور جو نہیں ہوا وہ ہوتا ہی نہیں، افسوس سے کیا حاصل، ﴿كَيْلَا تَأْسَوْا عَلٰى مَا فَاتَكُمْ وَلَا تَفْرَحُوْا بِمَا آتَاكُمْ﴾ "اب مقدر میں جو رہ گیا اس پر حسرت نہ کرو جو ملا اس پر اتراؤ نہیں۔"

تھا۔ (بخاری، مسلم)

اپنی سابقہ حالت یاد رکھنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ بنی اسرائیل کے زمانہ میں تین آدمی تھے، ایک کوڑھی، دوسرا گنجا، تیسرا اندھا، اللہ تعالیٰ نے ان کی آزمائش کا ارادہ کیا، ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا پہلے سفید داغ والے کے پاس آیا اور کہا تجھے کون سی چیز محبوب ہے، اس نے کہا اچھا رنگ اور اچھی جلد، اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ نفرت کرتے ہیں، فرشتہ نے اس کے بدن پر ہاتھ پھیرا تو اچھی جلد اور اچھا رنگ نصیب ہوا، کہا کون سا مال تجھے پسند ہے کہا اونٹ یا گائے (راوی کو شک ہے) فرشتہ نے ایک گابھن اونٹنی دی اور برکت کی دعا کی، پھر گنجے کے پاس آیا اور کہا تو کیا چاہتا ہے، کہاں میں چاہتا ہوں کہ میرا گنج دور ہو جائے جس کے سبب سے لوگ مجھ سے نفرت کرتے ہیں اور اچھے بال کی خواہش ہے، فرشتہ نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا تو اس کا گنج دور ہو گیا اور اچھے بال نکل آئے، کہا کون سا مال تجھے مرغوب ہے کہا گائے، پس ایک گابھن گائے اس کو دی اور برکت کی دعا کی، پھر اندھے کے پاس آیا اور کہا تیری کیا خواہش ہے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری آنکھوں کو بینائی عطا فرمائے تاکہ میں لوگوں کو دیکھ سکوں، فرشتہ نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا تو اس کی بصارت پلٹ آئی، کہا تم کو کون سا مال پسند ہے کہا بکری، پس اس کو ایک گابھن بکری دی، کچھ عرصہ بعد ان تینوں کے جانوروں سے میدان بھر گئے، چند دن بعد فرشتہ اسی صورت اور اس ہیئت میں کوڑھی کے پاس آیا، اور کہا کہ میں غریب آدمی ہوں میری راہ کھوٹی ہوئی، میں آج کے دن نہیں پہنچ سکتا، تجھے اللہ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں جس نے تجھ کو اچھی جلد اور اچھی کھال عنایت کی کہ مجھ کو راستہ کا خرچ دیدے تاکہ میں (منزل پر) پہنچ جاؤں، سفید داغ والے نے کہا مجھ پر بہت حقوق ہیں، فرشتہ بولا غالباً میں تجھ کو پہچانتا ہوں تو فقیر تھا اور مبروص بھی، لوگ

تجھ سے نفرت کرتے تھے اللہ تعالیٰ نے تجھ پر احسان کیا، اس نے کہا واہ یہ دولت میرے گھر میں باپ دادوں سے چلی آتی ہے، فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر دے، پھر گنجے کے پاس آیا اور ویسا ہی سوال کیا جیسے کوڑھی سے کیا تھا، گنجے نے وہی جواب دیا، فرشتہ نے کہا اگر تو جھوٹا ہے تو خدا تجھ کو ویسا ہی کر دے، پھر اندھے کے پاس آیا اور کہا میں غریب آدمی ہوں، اپنے وطن نہیں پہنچ سکتا، تجھ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں جس نے تجھ کو بصارت عطا فرمائی مجھ کو راستہ کا خرچ دے تا کہ میں پہنچ جاؤں، اس نے کہا بیشک میں اندھا تھا، اللہ تعالیٰ نے میری آنکھوں کو روشن کیا، تیرا جتنا جی چاہے لے اور جتنا چاہے چھوڑ، اللہ کی قسم میں آج کے دن تجھ سے نہ جھگڑوں گا جس چیز کو تو اللہ کے نام پر لے لے گا، فرشتہ نے کہا تیرا مال تجھے مبارک ہو، اللہ نے محض آزمائش کی تھی، پس اللہ تجھ سے راضی ہوا اور تیرے ان دونوں ساتھیوں سے ناراض ہوا۔ (بخاری، مسلم)

نفس کا احتساب

حضرت ابو یعلیٰ شدّاد بن اوس سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا جائزہ لے اور آخرت کے لئے عمل کرے، پیچھے رہ جانے والا وہ ہے جو اپنے نفس کو خواہشوں کے پیچھے ڈال دے اور اللہ سے بڑی بڑی امیدیں لگائے بیٹھا رہے۔ (ترمذی)

لایعنی بات سے احتراز

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، آدمی کے اسلام کی ایک بڑی خوبی یہ بھی ہے کہ اس چیز کو چھوڑ دے جو اس کے مطلب کی نہ ہو۔ (۱) (ترمذی)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص سے اپنی بیوی کو پیٹنے کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

---

(۱) جو نہ دنیا کی ضروریات میں سے ہو نہ اس پر کوئی ثواب ملتا ہو نہ اس سے اس کا براہ راست کچھ تعلق ہو۔

خدا کا ادب ولحاظ

آیات قرآنی

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِہٖ﴾(۱) (آل عمران آیۃ/۱۰۲)

اے ایمان والو! اللہ کا لحاظ کرو جیسا اس کا لحاظ رکھنا چاہئے۔

﴿فَاتَّقُوا اللّٰہَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَیْراً لِّاَنْفُسِکُمْ وَمَنْ یُّوْقَ شُحَّ نَفْسِہٖ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾

(تغابن، آیۃ/۱۶)

اللہ کا لحاظ جتنی تم اس کی طاقت رکھتے ہو اور سنو اور اطاعت کرو اور خرچ کرو تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا اور جو اپنی جان کو بخل سے بچائے بس وہی لوگ کامیاب ہیں۔

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلاً سَدِیْداً یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِیْماً﴾

(احزاب، آیۃ/۷۰)

اے ایمان والو! اللہ کا لحاظ کرو اور درست بات کہو، تمہارے عملوں کو سنوار دیے گا تمہارے گناہوں کو بخش دے گا اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی وہ مراد کو پہنچا۔

﴿وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجاً ہ وَّیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَایَحْتَسِبُ﴾

(طلاق، آیۃ/۲-۳)

جو اللہ کا لحاظ کرے گا اللہ اس کے نکلنے کی جگہ کردے گا اور ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کو گمان نہ ہوگا۔

﴿اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَاناً وَّیُکَفِّرْ عَنْکُمْ سَیِّاٰتِکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ وَ اللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ﴾ (انفال، آیۃ/۲۹)

اگر تم اللہ کا لحاظ کرو گے تو تمہارے لئے دلیل کردے گا اور تمہاری برائیوں کو دور کردے گا اور تم کو بخش دے گا وہ بڑا فضل والا ہے۔

---

(۱) اللہ سے ڈرنا جیسا حق ہے، بڑا مشکل کام ہے، اس آیت نے تشریح کردی کہ آدمی جتنا اللہ کا خوف ولحاظ کرسکے یہی حق ہے۔

احادیث

سب میں معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا سے ڈرنے والا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ سے کہا گیا کہ لوگوں میں بزرگ کون ہے آپؐ نے فرمایا جو زیادہ پرہیز گار ہے، انھوں نے کہا ہم اس کے متعلق نہیں پوچھتے، فرمایا یوسف نبی اللہ اور نبی اللہ کے بیٹے اور نبی اللہ کے پوتے اور نبی اللہ کے پر پوتے انھوں نے کہا ہم ان کے متعلق نہیں سوال کرتے، فرمایا کیا تم عرب کے خاندانوں کے متعلق پوچھتے ہو تو جاہلیت میں جو شریف تھے وہ اسلام میں بھی شریف ہیں جب وہ دین کی سمجھ پیدا کریں۔(۱) (بخاری، مسلم)

دنیا اور عورتیں احتیاط کی چیزیں ہیں

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، دنیا میٹھی ہے اور سبز ہے، اللہ تم کو اس میں جانشین بنائے گا، اور وہ دیکھے گا کہ تم کیسے عمل کرتے ہو اور دنیا سے ڈرو اور عورتوں سے احتیاط کرو پہلا فتنہ بنی اسرائیل میں عورتوں کی وجہ سے پیدا ہوا۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی دعا

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہدایت کا پرہیز گاری کا اور پاکدامنی کا اور استغنا کا۔ (مسلم)

قسم کھانے کے بعد بھی زیادہ پرہیز گاری کی بات پر عمل کرنا چاہئے

حضرت عدیؓ بن حاتم طائی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس نے کسی بات پر قسم کھائی، پھر زیادہ پرہیز گاری کی بات دیکھی تو پرہیز گاری کو

---

(۱) خاندانی شرافت اور موروثی و نسلی خصوصیات منتقل ہوتی ہیں کسی مذہب وملت کی خصوصیت نہیں، البتہ جہالت ان پر خاک ڈال دیتی ہے، دین کا صحیح علم حاصل ہوئے تو ان پر جلا ہو جاتی ہے۔

اختیار کرے۔(۱) (مسلم)

جنت میں داخلہ کے شرائط

حضرت ابوامامہ صُدَیّ بن عَجلان الباہلیؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حجۃ الوداع میں خطبہ فرما رہے تھے کہ اللہ سے ڈرو اور پانچ وقت نماز پڑھو اور مہینہ کے روزے رکھو اور اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو، اپنے حاکموں کی اطاعت کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل کیئے جاؤ گے۔ (ترمذی)

یقین وتوکل

آیات قرآنی

﴿وَلَمَّا رَأَى الْمُؤْمِنُونَ الْأَحْزَابَ قَالُوا هَٰذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا﴾

(احزاب، آیۃ/۲۲)

جب مسلمانوں نے لشکروں کو دیکھا تو کہا کہ یہ وہی ہے جس کا ہم سے اللہ اور اس کے رسولؐ نے وعدہ کیا ہے اور اللہ اور اس کے رسولؐ نے سچ کہا، نہیں زیادہ ہوا مگر ان کا ایمان اور تسلیم۔

﴿الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ﴾

(آل عمران، آیۃ/۱۷۳-۱۷۴)

وہ لوگ جن سے کہا گیا کہ تمہارے لئے لوگوں نے بڑا سامان اور تیاری کی ہے، تو وہ کہنے لگے ہم کو اللہ کافی ہے اور وہی ہمارا کارساز ہے بس وہ اللہ نعمت اور اس کے فضل کے ساتھ پلٹ گئے ان کو کسی برائی نے نہیں چھوا انھوں نے اللہ کی رضامندی کی اتباع کی اللہ بڑا فضل والا ہے۔

﴿وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ﴾

(فرقان، آیۃ/۵۸)

اس زندہ پر بھروسہ کرو جو نہ مرے گا۔

---

(۱) اور قسم کا کفارہ دیدے یعنی تین مسکینوں کو متوسط کھانا یا کپڑا دیدے۔

﴿وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾
(ابراہیم، آیۃ/۱۱)

مسلمانوں کو چاہیئے کہ اللہ پر بھروسہ کریں.

﴿فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِيْنَ﴾ (آل عمران، آیۃ/۱۵۹)

جب تم پختہ ارادہ کرلو تو اللہ پر بھروسہ کرو بیشک اللہ بھروسہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے.

﴿وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾
(طلاق، آیۃ/۳)

جو اللہ پر بھروسہ کرے گا تو وہ اس کو کافی ہوگا.

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ، الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ، اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجٰتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِيْمٌ﴾ (انفال، آیۃ/۲-۳)

بے شک ایمان والے وہ ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر ہوتا ہے تو ان کے دل دہل جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان زیادہ ہوجاتا ہے وہ اپنے رب پر بھروسہ کرنے والے ہیں وہ لوگ جو نماز قائم رکھتے ہیں، اور جو ہم نے دیا ہے خرچ کرتے ہیں وہی لوگ ایمان والے ہیں حق کے ساتھ ان کے پروردگار کے پاس بڑے درجے ہیں بخشش اور بابرکت رزق.

احادیث

جنت میں ستر ہزار آدمی بے حساب داخل ہوں گے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، مجھ پر امتیں پیش کی گئیں، میں نے ایک نبی کو دیکھا اور ان کے ساتھ کچھ لوگ، اور ایک نبی ان کے ساتھ ایک یا دو آدمی، اور ایک نبی ان کے ساتھ کوئی نہیں، ناگاہ مجھ کو ایک بڑا ہجوم دکھایا گیا، میں نے گمان کیا کہ یہ میری امت ہے تو مجھ سے کہا گیا کہ یہ موسیٰ اور ان کی قوم ہے، آپ افق کی طرف دیکھئے، میں نے دیکھا تو ایک بڑا ہجوم دکھایا گیا، پھر مجھ سے کہا گیا دوسرے افق کی طرف دیکھو، میں نے دیکھا تو بڑا ہجوم دکھایا گیا، کہا گیا کہ یہ تمہاری امت ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار آدمی بغیر حساب، بغیر عذاب جنت میں داخل کئے جائیں گے، پھر آپؐ اٹھے اور اپنے حجرہ میں تشریف لے گئے اور لوگ ان کے بارے میں جو جنت

میں بغیر حساب بغیر عذاب داخل ہوں گے، گفتگو کرنے لگے، بعض نے کہا شاید وہ لوگ ہوں جو اسلام میں پیدا ہوئے اور اللہ کا شریک نہیں ٹھہرایا، اسی طرح بہت سی باتیں کر رہے تھے، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کون سی گفتگو کرتے ہو، انھوں نے آپؐ کو خبر دی، آپؐ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں جو نہ پھونک جھاڑ کرتے ہیں نہ کرواتے ہیں اور نہ فال لیتے ہیں اور اپنے رب پر بھروسہ کرنے والے ہیں، عُکاشہ بن محصنؓ کھڑے ہو گئے اور کہا اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے ان میں شامل کر دے، آپ نے فرمایا تم ان میں سے ہو، پھر دوسرا آدمی کھڑا ہوا اور کہا، اللہ سے دعا کیجیے کہ مجھ کو بھی ان میں شامل کر دے، آپؐ نے فرمایا عکاشہ تم پر بازی لے گئے۔ (بخاری، مسلم)

نبی ﷺ کی دعا

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے:

(اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَااِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْ تُضِلَّنِيْ، اَنْتَ الْحَيُّ الَّذِيْ لَا يَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ يَمُوْتُوْنَ) (بخاری، مسلم)

''اے اللہ میں نے تیرے سامنے سر جھکایا اور تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تجھ پر بھروسہ کیا اور میں تیری طرف رجوع ہوا اور میں نے تیری سہارے پر جھگڑا کیا، اے اللہ میں تیری عزت کے ساتھ پناہ چاہتا ہوں کہ سوا تیرے کوئی معبود نہیں کہ تو مجھے گمراہ کرے تو زندہ ہے نہ مرے گا، جن اور انسان مر جائیں گے۔''

اہل توکل کا قول

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ میں ڈالے گئے تو کہا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ (۱) اور محمد ﷺ نے فرمایا جب لوگوں نے کہا، تمہارے لئے لوگوں نے بڑا سامان اور تیاری کی ہے ان سے ڈرو تو ان کا ایمان

---

(۱) ہم کو اللہ کافی ہے اور وہی کارساز ہے۔

زیادہ ہوگیا، انہوں نے کہا: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۔

حضرت ابن عباسؓ سے ایک روایت ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دوسرا قول حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلَ بھی تھا۔

جنتیوں کے دل پرندوں کے دل کی طرح ہوں گے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک جماعت جنت میں داخل ہوگی، ان کے دل پرندوں کی طرح ہوں گے۔(۱) (مسلم)

اللہ پر بھروسہ کی مثال

حضرت جابرؓ سے روایت ہے، وہ غزوۂ نجد میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے جب رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ پلٹے تو دن کے آرام کا وقت ایسی وادی میں ہوا جس میں ببول کے درخت بہت تھے ہم لوگ درختوں کے نیچے سایہ لینے کے لئے الگ ہوگئے، اور رسول اللہ ﷺ ایک ببول کے درخت کے نیچے اترے اپنی تلوار ایک ڈال میں لٹکا دی، ہم سب سو گئے کیا دیکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو پکار رہے ہیں، اور ایک دیہاتی آپؐ کے پاس کھڑا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ اس نے میری تلوار مجھ پر کھینچ لی اور میں سو رہا تھا جب میں جاگا تو تلوار اس کے ہاتھ میں تھی اس نے کہا آپؐ کی حفاظت کون کرے گا، میں نے تین مرتبہ اللہ کہا اس کو سزا نہیں دی اور بیٹھ گیا۔ (بخاری، مسلم)

اور ایک روایت میں ہے، حضرت جابرؓ نے کہا کہ ہم ذات الرقاع میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم لوگ ایک سایہ دار درخت کے پاس آئے اس کو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے چھوڑ دیا، ایک مشرک آدمی آیا، رسول اللہ ﷺ کی تلوار پیڑ سے لٹکی تھی، اس نے آپؐ پر تلوار کھینچ لی اور کہا مجھ سے ڈرتے ہو، آپؐ نے فرمایا نہیں، کہا کون آپ کی حفاظت

---

(۱) یعنی ہلکے پھلکے دنیا کی فکروں سے خالی خدا پر بھروسہ کرنے والے یا خدا کے خوف سے لرزاں و ترساں جس طرح پرندوں کے دل ہر وقت چوکنا و ہوشیار ہوتے ہیں۔

کرے گا، آپؐ نے فرمایا اللہ، پس تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی اور آپؐ نے اٹھالی، آپؐ نے فرمایا تیری حفاظت کون کرے گا کہا آپؐ خیر لینے والے بنیے (۱)، آپؐ نے فرمایا کیا تم کہتے ہو'' اشهد ان لااله الا الله وانی رسول الله '' کہا یہ تو نہیں، مگر ہاں اس کا عہد کرتا ہوں کہ نہ آپؐ کے ساتھ جنگ کروں گا اور نہ جنگ کرنے والوں کے ساتھ شریک ہوں گا، آپؐ نے اس کو چھوڑ دیا، وہ اپنے ساتھیوں کے پاس آیا اور بولا میں سب سے بہتر شخص کے پاس سے آیا ہوں۔

توکل اور حرکت

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ اگر تم اللہ پر بھروسہ کرو جیسا بھروسہ کرنے کا حق ہے تو تم کو اس طرح رزق دے گا جیسے چڑیوں کو دیتا ہے، صبح کو خالی پیٹ جاتی ہیں (۲)، اور شام کو شکم سیر واپس آتی ہیں۔ (ترمذی)

سوتے وقت کی دعا

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم اپنے بستر پر آؤ تو کہو:

اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیَ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَیْكَ لَامَلْجَأَ وَلَامَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ.

اے اللہ میں نے اپنے نفس کو تیرے سپرد کیا اور میں نے منہ تیری طرف موڑا اور میں نے اپنا کام تیرے سپرد کیا، اور میں نے اپنی پیٹھ تیری طرف رغبت کے ساتھ ڈرتے ہوئے لگائی۔ نہیں ہے ہمارا ٹھکانا اور نہ نجات ہم کو مگر تیری طرف میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے اتاری اور اس نبی پر جس کو تو نے بھیجا۔

آپؐ نے فرمایا اگر تم اس رات مرجاؤ گے تو اسلامی فطرت پر مرو گے، اور صبح

(۱) یہ عرب کا محاورہ ہے کہ ہمیں امید ہے کہ آپ ہم پر کرم فرمائیں گے۔ (۲) یعنی اپنے آشیانوں میں بیٹھی نہیں رہتیں، اس سے نکلتی ضرور ہیں، یہی اسلامی توکل ہے۔

کرو گے تو بھلائی کو پہنچ جاؤ گے۔ (بخاری، مسلم)

اور ایک روایت میں حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جب تم اپنے بستر پر آؤ تو وضو کرو جیسے نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے پھر اپنے سیدھے پہلو پر لیٹ جاؤ اور اس طرح کہو (اور اوپر والی دعا ارشاد فرمائی) پھر فرمایا ان کلمات کو سب کے آخر میں کہہ کے سوؤ۔

عین خطرہ میں اللہ پر بھروسہ

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ میں نے مشرکین کے قدم دیکھے، ہم غار میں تھے اور وہ ہمارے سروں پر، میں نے کہا یا رسول اللہ اگر ان میں کا ایک بھی اپنے قدم کے نیچے دیکھے تو ہم کو دیکھ لے گا، آپؐ نے فرمایا اے ابوبکرؓ تم ایسے دو کے متعلق کیا گمان کرتے ہو، جن کا تیسرا اللہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

گھر سے نکلنے کے وقت کی دعا

حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب اپنے گھر سے نکلتے تھے تو فرماتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضِلَّ وَ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ (ابوداؤد، ترمذی)

شروع کیا میں نے اللہ کے نام سے اور میں نے اللہ پر بھروسہ کیا، اے اللہ تیری پناہ چاہتا ہوں کہ گمراہ ہوں یا گمراہ کیا جاؤں، خود ڈگمگاؤں یا کوئی مجھے پھسلا دے، ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، جہالت کروں یا مجھ پر جہالت کی جائے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے گھر سے نکلتے

وقت یہ دعا پڑھے تو اس سے کہا جائے گا کہ تو نے ہدایت پائی، تیری کفالت کی گئی اور تو بچ گیا اور اس سے شیطان دور کر دیا جائے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

"شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے، نہیں ہے قوت اور نہ طاقت مگر اللہ کو۔"

رزق دوسرے کی برکت سے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں دو بھائی تھے ان میں سے ایک کماتا تھا اور دونوں کھاتے تھے، نبی ﷺ سے پیشہ ور نے اپنے بھائی کی شکایت کی، آپؐ نے فرمایا کہ شاید تم کو رزق اسی کے سبب سے ملتا ہو۔ (ترمذی)

ثابت قدمی اور استقامت

آیات قرآنی

﴿فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ﴾ (ہود، آیت/۱۱۲)

ثابت قدم رہو جیسے تم کو حکم دیا گیا ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ، نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ، نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ﴾

(حم سجدہ، آیت/۳۰-۳۲)

بیشک جنھوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے ان پر فرشتے اترتے ہیں کہ نہ ڈرو اور نہ غمگین ہو اور جنت کی خوشخبری سنو جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے، ہم تمہارے دوست ہیں دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں اور تمہارے لئے اس میں وہی ہے جو تمہارے نفس چاہیں اور تمہارے لئے اس میں وہی ہے جو تم مانگتے ہو، بخشش والے رحمت والے کی طرف سے مہمانی ہے۔

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ، اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾

(احقاف، آیت/۱۳-۱۴)

انھوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر ثابت قدم رہے تو نہ ان کو خوف ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے وہی لوگ جنت والے ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے یہ اس کا بدلہ ہے جو وہ کرتے تھے۔

احادیث

دو باتیں

حضرت ابوعمرۃ سفیانؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ مجھ کو اسلام کے بارے میں ایسی بات بتلا دیجئے کہ میں پھر آپؐ کے علاوہ کسی سے نہ پوچھوں، آپؐ نے فرمایا کہو آمنت باللہ اور پھر اس پر ثابت قدم رہو۔ (مسلم)

کوئی محض اپنے عمل سے نجات نہ پائے گا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اعتدال سے کام لو اور میانہ روی اختیار کرو، یاد رکھو کہ کوئی محض اپنے عمل کی وجہ سے نجات نہیں پا سکتا (۱) انھوں نے کہا نہ آپؐ یا رسول اللہ فرمایا نہ میں، مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اپنی رحمت اور فضل سے ڈھانپ لے۔ (مسلم)

---

(۱) آدمی کو چاہئے کہ نیک عمل کئے جائے مگر عمل پر بھروسہ نہ کرلے، بھروسہ خدا کی رحمت کا ہونا چاہئے۔

مخلوقات کے بارے میں غور کرنا

آیات قرآنی

﴿قُلْ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ بِوَاحِدَةٍ اَنْ تَقُوْمُوْا لِلّٰهِ مَثْنٰى وَفُرَادٰى ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا﴾

(سبا، آیت/۴۶)

کہہ دو کہ بیشک میں تم کو ایک بات کی نصیحت کرتا ہوں یہ کہ کھڑے ہو اللہ کے واسطے دو دو اور ایک ایک پھر غور کرو.

﴿اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ، اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیَاماً وَّقُعُوْداً عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلاً، سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

(آل عمران، آیت/۱۹۰-۱۹۱)

بیشک آسمان اور زمین کی پیدائش اور رات دن کے اختلاف میں عقلمندوں کے لئے نشانیاں ہیں وہ لوگ جو اللہ کو کھڑے اور بیٹھے اور پہلوؤں پر یاد کرتے ہیں اور آسمان و زمین کی پیدائش پر غور کرتے ہیں، اے ہمارے پروردگار تو نے ان کو بے فائدہ نہیں بنایا تو پاک ہے بس ہم کو دوزخ کے عذاب سے بچا.

﴿اَفَلَا یَنْظُرُوْنَ اِلَی الْاِبِلِ كَیْفَ خُلِقَتْ وَاِلَی السَّمَآءِ كَیْفَ رُفِعَتْ وَاِلَی الْجِبَالِ كَیْفَ نُصِبَتْ وَاِلَی الْاَرْضِ كَیْفَ سُطِحَتْ فَذَكِّرْ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ﴾

(غاشیہ، آیت/۱۷-۱۸)

کیا اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کیسے پیدا کئے گئے اور آسمان کی طرف کیسے بلند کیا گیا اور پہاڑوں کی طرف کیوں کر گاڑے گئے اور زمین کی طرف کیسے بچھائی گئی، بس یاد دلایئے آپ یاد ہی دلانے والے ہیں.

اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا فِی الْاَرْضِ فَیَنْظُرُوْا كَیْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَانُوْآ اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَّاَثَارُوْا الْاَرْضَ وَعَمَرُوْهَآ اَكْثَرَ مِمَّا عَمَرُوْهَا وَجَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ

کیا انھوں نے زمین کی سیر نہیں کی، پس دیکھیں کہ ان لوگوں کا کیا انجام ہوا جو ان سے پہلے تھے، وہ ان سے قوت میں زیادہ تھے، انھوں نے زمین کو اکھاڑا اور اسکو اس سے زیادہ آباد کیا جتنا انہوں نے آباد کیا اور ان کے پاس ان کے پیغمبر دلیلوں کے ساتھ آئے

فَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ﴾ (روم، آیت/۱۰)

تو اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہیں تھا لیکن وہ اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے۔

احادیث

یہ حدیث گذر چکی ہے کہ عقلمند وہ ہے جس نے اپنے نفس کی دیکھ بھال کی۔

خیر اور آخرت کے کاموں میں سبقت

آیات قرآنی

﴿فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ﴾ (البقرہ، آیت/۱۴۸)

نیکی میں سبقت کرو۔

﴿وَسَارِعُوْٓا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (آل عمران، آیت/۱۳۳)

اور ایک دوسرے سے جلدی کرو اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف جس کا عرض آسمان اور زمین ہے، پرہیزگاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

(احادیث)

فتنوں سے پہلے نیک اعمال میں جلدی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک اعمال میں جلدی کرو عنقریب رات کے تاریک ٹکڑوں کی طرح فتنے ہوں گے، صبح کو آدمی مومن ہوگا اور شام کو کافر اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر، آدمی اپنے دین کو دنیا کے تھوڑے نفع کے لئے بیچے گا۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی سونا رکھے رہنے سے بیقراری

حضرت عقبہؓ بن الحارث سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے پیچھے عصر کے

وقت نماز پڑھی، آپؐ نے سلام پھیرا اور جلدی سے لوگوں کی گردنوں کو پھاندتے ہوئے اپنی بعض بیویوں کے حجروں کی طرف تشریف لے گئے، لوگ آپؐ کی اس قدر جلدی سے گھبرا گئے، جب آپ تشریف لائے اور ان کو اپنی جلدی کی وجہ سے تعجب کرتے دیکھا تو فرمایا کہ میں کچھ سونا رکھ کر بھول گیا تھا مجھے اس کا روک رکھنا ناپسند ہوا اس کی تقسیم کا حکم دینے گیا تھا۔ (بخاری)

اور ایک روایت میں ہے کہ میں نے کچھ سونا صدقہ کا گھر میں چھوڑ دیا تھا مجھے ناپسند ہوا کہ اس کو رات گذارنے دوں۔ (۱)

جنت کا شوق اور شہادت کی عجلت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اُحد کے دن رسول اللہ ﷺ سے کہا یہ فرمایئے کہ اگر میں قتل کیا جاؤں تو میرا ٹھکانا کہاں ہوگا، آپؐ نے فرمایا جنت میں، بس جو کچھ ان کے ہاتھ میں کھجوریں تھیں پھینک دیں، پھر جنگ شروع کردی یہاں تک کہ شہید ہوگئے۔ (بخاری، مسلم)

صدقہ کا صحیح وقت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور کہا یارسول اللہ ﷺ کون سا صدقہ اجر میں زیادہ بڑا ہے، آپؐ نے فرمایا کہ ایسی حالت میں کہ تم تندرست ہو، مال کی حرص رکھتے ہو، فقر سے ڈرتے ہو اور دولت کی امید کرتے ہو، پھر ڈھیل نہ دو، ایسا نہ ہو کہ حلق تک روح پہنچ جائے اور کہو یہ فلاں کے لئے ہے، یہ فلاں کے لئے ہے، حالانکہ وہ تو فلاں کے لئے ہو چکا۔ (۲) (بخاری، مسلم)

---

(۱) اس پر بہت سے صحابہؓ اور اہل اللہ کا عمل تھا، ان کو رات میں کل نہیں پڑتی تھی، اگر گھر میں کچھ روپیہ ہو، اس پچھلے دور میں حضرت مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ اسی ذوق کے بزرگ تھے، ایک مرتبہ سرِ شام کسی نے پانچ سو روپئے نذر کئے، پس اعلان فرمادیا کہ حجرہ کی دیوار گر رہی ہے مرمت کی جائے، بہت سے لوگ ٹوکرہ، مٹی اور پھاوڑہ لے کر آگئے، کسی کو کچھ دیا، کسی کو کچھ دیا سب روپیہ اس طرح تقسیم کر کے قرار آیا۔

(۲) یعنی وارثوں کے لئے ہو چکا یعنی موت آتے ہی ان کو مل جائے گا۔

خیر میں ایک دوسرے سے مسابقت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُحد کے دن ایک تلوار لی اور فرمایا یہ کون لے گا، ہر آدمی نے اپنے ہاتھ بڑھائے اور ہر ایک کہتا تھا میں میں، آپ نے فرمایا کون اس کو حق کے ساتھ لے گا، یہ سن کر لوگ ہٹ گئے، حضرت ابو دجانہؓ نے کہا میں اس کو اس کے حق کے ساتھ لوں گا پھر اس کو لیا اور اس سے دشمنوں کے سر پھاڑ دیئے، (مسلم)

بد سے بدتر

حضرت زبیرؓ بن عدی سے روایت ہے کہ ہم انسؓ بن مالک کے پاس آئے اور ہم نے حجاج کی بدسلوکی کی شکایت کی، انھوں نے کہا صبر کرو، ایسا زمانہ آئے گا کہ شر ہی شر ہوگا، یہاں تک کہ اپنے پروردگار سے ملو، میں نے اس کو تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے۔ (بخاری)

انتظار کس بات کا ہے؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سات چیزوں سے پہلے اچھے اعمال میں جلدی کرو، اگر ایسا نہیں کرتے تو ایسے فقر کا انتظار کرتے ہو جو بھلا دینے والا ہو، یا ایسی دولت کا جو سرکش بنا دینے والی ہو یا ایسے مرض کا جو بگاڑ دینے والا ہو، یا ایسے بڑھاپے کا جو سٹھیا دینے والا ہو، یا ایسی موت کا جو کام تمام کر دینے والی ہو، یا دجال کا جو نہایت بُری غیر موجود چیز ہے، جس کا انتظار کیا جائے، یا قیامت کا، بس قیامت بہت سخت اور نہایت کڑوی چیز ہے۔[1] (ترمذی)

دینی شرف کی خواہش اور ارمان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا البتہ یہ

---

(۱) یعنی جو موجودہ وقت میں عمل نہیں کرتا اس کو بد سے بدتر زمانہ کا انتظار ہے۔

نشان میں ایسے آدمی کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسولؐ کو چاہتا ہے اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا، حضرت عمرؓ نے کہا کہ میں نے سرداری کی اسی روز خواہش کی، میں اس امید پر اپنے کو بلند کرتا تھا کہ میں بلایا جاؤں، آپؐ نے حضرت علیؓ کو بلایا ان کو وہی نشان دیا اور فرمایا جاؤ اور کسی طرف متوجہ نہ ہونا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تم کو فتح دے، حضرت علیؓ کچھ دور چلے پھر ٹھہرے اور کسی طرف متوجہ نہیں ہوئے، وہیں سے آواز دی یا رسول اللہؐ میں کس بات پر لوگوں سے جنگ کروں، آپ نے فرمایا ان سے جنگ کرو حتیٰ کہ وہ گواہی دیں لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ، بس اگر انھوں نے گواہی دیدی تو انھوں نے تم سے اپنی جانوں کو اور اپنے مالوں کو محفوظ کرلیا، ہاں جان و مال کے مطالبہ میں ان سے دار و گیر کی جاسکتی ہے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔ (مسلم)

اللہ کے راستے میں کوششیں

آیات قرآنی

﴿وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (عنکبوت، آیت/ ٦٩)

وہ لوگ جنھوں نے ہمارے بارے میں کوششیں کی ہیں ہم ان کو راستوں کی ہدایت دیں گے، اور بیشک اللہ محسنوں کے ساتھ ہے۔

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ (حجر، آیت/ ٩٩)

اور اپنے رب کی عبادت کرو یہاں تک کہ تمہارے پاس یقینی چیز آجائے (یعنی موت)

﴿وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا﴾ (مزمل، آیت/ ٨)

اور اپنے رب کے نام کو یاد کرو اور منقطع ہوجاؤ اس کی طرف اسی کے ہوکر۔

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ﴾ (زلزال، آیت/ ٧)

جس نے ایک ذرہ کے برابر بھی نیکی کی تو وہ اس کو پائے گا۔

﴿وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْراً وَّاَعْظَمَ اَجْراً﴾
(مزمل، آیت/۲۰)

جو بھلے کام تمہارے نفس آگے بھیجیں گے اس کو اللہ کے یہاں بہتر پاؤ گے اور وہ اجر میں بڑا اجر ہے۔

﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾
(بقرہ، آیت/۲۷۳)

اور جو بھلے کام کرو گے پس اللہ اس کو جاننے والا ہے۔

احادیث

اللہ سے قربت اور اس کی محبوبیت کے آثار

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو میرے دوست سے دشمنی رکھے گا اس سے لڑائی کا اعلان ہے اور میرے بندوں کا میرے فرائض سے نزدیکی حاصل کرنا جس قدر مجھ کو محبوب ہے اس قدر اور کسی نیکی کی نزدیکی مجھ کو محبوب نہیں، (۱) اور برابر میرا بندہ مجھ سے نوافل کے ساتھ قریب ہوتا ہے حتیٰ کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں جس سے وہ چلتا ہے۔ (۲) اگر وہ مجھ سے سوال کرے گا تو میں اس کو دوں گا اور اگر وہ مجھ سے پناہ چاہے گا تو میں اس کو پناہ دوں گا۔ (۳) (بخاری)

---

(۱) یعنی جو قربِ خداوندی اور محبوبیت فرائض ارکانِ دین، جہاد کی فرضیت کے وقت جہاد، اسی طرح تبلیغ اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے حاصل ہوتی ہے اس کو وہ قرب نہیں پہنچ سکتا جو نوافل کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔

(۲) یعنی فانی عن الذات باقی باللہ بن جاتا ہے، اللہ کی غیبی طاقت اور مدد اس کے شاملِ حال رہتی ہے۔

(۳) جب نوافل کی برکت کا یہ حال ہے تو فرائض کی برکت کا کیا کہنا۔

اللہ کی بندہ نوازی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور آپ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں فرمایا جب میرا بندہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے تو میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں، جب وہ ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور جب وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔[1] (بخاری)

دو دولتیں ہیں جن کی قدر نہیں

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو نعمتیں ہیں جن میں بہت سے لوگ گھاٹے[2] میں ہیں، تندرستی اور فرصت۔ (بخاری)

رسول اللہ ﷺ کی عبادت اور جذبۂ شکر

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رات کو کھڑے ہوتے تھے اور کھڑے کھڑے آپؐ کے قدم مبارک سوج جاتے تھے، میں نے کہا آپؐ یہ کیوں کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے تو آپؐ کے اگلے اور پچھلے گناہ معاف فرما دیئے ہیں، آپؐ نے فرمایا کیا میں شکر گزار بندہ نہ بنوں۔ (بخاری، مسلم)

رمضان کے عشرۂ اخیر کی شب بیداری

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ ہوتا تو آنحضرت ﷺ بڑی شب بیداری فرماتے اور گھر والوں کو جگاتے[3] اور کمر کس کر تیار ہو جاتے۔

(بخاری، مسلم)

---

(۱) یعنی اس کے شوق و جذبہ کی قدر کرتا ہوں اور اس کو آغوشِ رحمت میں لیتا ہوں۔

(۲) یعنی ان کی قدر نہیں کرتے۔

(۳) عبادت و نوافل کے لئے۔

مفید بات کی حرص اور مستعدی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، قوی مومن بہتر ہے، اور اللہ کو کمزور مومن سے قوی مومن زیادہ محبوب (۱) ہے اور دونوں میں خیر ہے، ہر اس نیکی پر لالچ کرو جو تم کو نفع پہنچائے، اللہ سے مدد چاہو اور عاجز نہ ہو، اگر تم کو کوئی مصیبت پہنچے تو یہ نہ کہو کہ یہ کرتا تو یہ ہوتا بلکہ یہ کہو کہ اللہ نے جو چاہا مقدر کر دیا، اور بیشک ''اگر'' شیطانی عمل کا دروازہ کھولتا ہے۔ (بخاری)

جنت ناگوار چیزوں سے گھری ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگ خواہشات کے ساتھ گھری ہوئی ہے اور جنت ناگوار چیزوں سے گھری ہوئی ہے۔ (۲) (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز

حضرت ابو حذیفہؓ بن الیمان سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی، آپؐ نے سورۂ بقرہ شروع کی، میں نے خیال کیا کہ آپؐ سو آیتوں پر رکوع کریں گے، آپؐ اس سے بڑھ گئے، میں نے خیال کیا کہ آپؐ اس کو ایک رکعت میں پڑھیں گے لیکن آپؐ اس سے بھی گذر گئے، میں نے کہا اب شاید رکوع کریں، پھر آپؐ نے سورۂ نساء شروع کر دی، اس کو ختم کر کے آلِ عمران شروع کی اور اس کو بھی پڑھا اور آپؐ آہستہ آہستہ پڑھ رہے تھے، جب آپؐ ایسی آیت پر پہنچتے جس میں تسبیح ہوتی تھی تو آپؐ تسبیح کرتے تھے جب پناہ کی آیت پر پہنچتے تو پناہ مانگتے تھے، اور سوال کی آیت پر پہنچتے تو

---

(۱) اس لئے کہ اس سے اسلام کی زیادہ خدمت ہو سکتی ہے۔

(۲) یعنی جنت کے حصول کے لئے بہت سے ایسے کام کرنے پڑتے ہیں جو انسان کو ناگوار اور طبیعت پر گراں ہیں اور جہنم کا سودا بہت سستا ہے اس کے لئے کسی مجاہدہ کی ضرورت نہیں اس کے اسباب سب نہایت دلچسپ اور خوش گوار ہیں۔

آپؐ سوال کرتے۔ (۱) پھر آپ نے رکوع کیا اور کہنے لگے سبحان ربی العظیم اور آپؐ کا رکوع قیام کی طرح تھا، پھر کھڑے ہوئے اور کہا سمع الله لمن حمده ربنا لك الحمد اور آپؐ کا قیام رکوع کی طرح تھا، پھر سجدہ کیا اور کہا سبحان ربی الاعلی پس آپؐ کا سجدہ آپؐ کے قیام کی طرح تھا۔ (مسلم)

نماز کی طوالت

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کے ساتھ ایک رات نماز پڑھی آپؐ نے قیام کیا، میں نے ارادہ کیا بیٹھ جاؤں اور چھوڑ دوں۔ (بخاری، مسلم)

مرنے والے کے ساتھ کیا جاتا ہے؟

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، (۱) گھر والے، (۲) مال، (۳) عمل، دو چیزیں پلٹ آتی ہیں اور ایک باقی رہتی ہے، گھر والے اور مال پلٹ آتا ہے، عمل ساتھ ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

جنت دوزخ آدمی سے کس قدر قریب ہیں

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جنت تمہارے جوتے کے تسمہ سے زیادہ قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی۔ (بخاری)

نوافل کی کثرت سے رسول اللہ ﷺ کی رفاقت

حضرت ابوفراس ربیعۃ بن کعب اسلمیؓ خادم رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے (جو اہل صفہ میں سے تھے) کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گھر میں قریب ہی سوتا تھا، وضو کا پانی اور جس چیز کی ضرورت ہوتی تو میں آپؐ کے لئے لاتا، آپؐ نے فرمایا مجھ سے مانگو،

---

(۱) نوافل میں ایسا ہوسکتا ہے۔

میں نے کہا میں جنت میں آپؐ کی رفاقت چاہتا ہوں، آپؐ نے فرمایا اور کچھ، میں نے کہا، بس یہی، آپؐ نے فرمایا سجدوں کی کثرت سے میری مدد کرو۔ (۱) (مسلم)

نوافل کی زیادتی کے نتائج

حضرت ثوبانؓ خادم رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ آپؐ فرماتے تھے سجدوں کی کثرت کرو اگر تم اللہ کے لئے سجدہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ تمہارے درجے بلند کرے گا اور تمہاری خطاؤں کو معاف فرمائے گا۔ (مسلم)

عمر دراز نیک عمل

حضرت ابوصفوانؓ عبداللہ بن بسر اسلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، وہ آدمی بہتر ہے جس کی عمر لانبی ہو اور کام اچھے ہوں۔ (ترمذی)

یقین اور صبر کی ایک مثال

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میرے چچا انسؓ بن نضر بدر کی جنگ میں شریک نہیں ہوئے، کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہؐ میں پہلی لڑائی میں جب آپؐ مشرکوں سے لڑے تھے، غیر حاضر رہا، اگر اللہ مجھے کسی جنگ میں مشرکوں سے لڑنے کا موقع دے گا تو اللہ دیکھے گا میں کیا کروں گا، جب اُحد کا دن آیا اور مسلمان چھنٹ گئے تو کہا اے اللہ میں تیری طرف اس کا عذر پیش کرتا ہوں جو (انھوں نے یعنی ساتھیوں نے) کیا اور میں اس سے بری ہوتا ہوں جو انھوں نے (یعنی مشرکوں نے) کیا، پھر آگے بڑھے تو سعدؓ بن معاذ سامنے آئے کہا، اے سعد بن معاذ، جنت، قسم رب کعبہ کی، مجھے اس کی خوشبو اُحد کے اسی طرف سے آرہی ہے سعد نے کہا یا رسول اللہؐ یہ انھیں کا کام تھا، میرے بس کی بات نہ

---

(۱) یعنی دعا کروں گا تم عبادت اور نمازوں کی کثرت سے میری مدد کرو، معلوم ہوا کہ دعا کے ساتھ کچھ عمل کرنا چاہئے اس آیت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے ﴿اِلَیۡهِ یَصۡعَدُ الۡکَلِمُ الطَّیِّبُ وَالۡعَمَلُ الصَّالِحُ یَرۡفَعُهٗ﴾ ''اسی کی طرف اچھے کلمے چڑھتے ہیں اور عمل صالح ان کو چڑھاتے ہیں۔''

تھی، انسؓ کہتے ہیں کہ ہم نے کچھ اوپر اسی نشان ان کے بدن پر پائے، تلواروں کے یا نیزوں کے یا تیروں کے، اور ہم نے ان کو اس حال میں پایا کہ وہ شہید ہو چکے تھے اور مشرکوں نے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے تھے، حتیٰ کہ کوئی ان کو پہچان نہ سکا، ان کی بہن نے انگلی کے پوروں کے نشان سے پہچانا، انسؓ کہتے ہیں کہ ہمارا گمان تھا کہ یہ آیت ﴿مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ﴾ (۱) انھیں کے بارے میں اتری۔ (بخاری، مسلم)

تھوڑا اور بہت صدقہ

حضرت ابو مسعود عقبۃ بن عمرو انصاریؓ بدری سے روایت ہے کہ جب صدقہ کی آیت اتری ہم اس وقت پیٹھ پر بوجھ اٹھا کر مزدوری کرتے تھے، ایک آدمی آئے اور انھوں نے بہت کچھ صدقہ کیا، لوگوں نے کہا ریا کار ہے، دوسرا آدمی آیا، اس نے ایک صاع (۲) صدقہ کیا، لوگوں نے کہا، اللہ کو اس کے ایک صاع کی ضرورت نہ تھی تو یہ آیت اتری۔

﴿اَلَّذِيْنَ يَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ﴾ (توبہ، آیت/۷۹)

''وہ لوگ جو ان مومنوں پر طنز کرتے ہیں جو خوشی سے صدقہ کرتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بدقت تمام (صدقہ کرنے کے لئے) کچھ پاتے ہیں۔''

(بخاری، مسلم)

اللہ کی عظمت اور بے نیازی

حضرت ابوذر جندبؓ بن جنادہ سے روایت ہے، وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں اور آپؐ رب تبارک وتعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں، فرمایا، اے میرے بندو!

---

(۱) مومنین میں سے کچھ ایسے جوانمرد ہیں کہ انھوں نے اللہ سے جو وعدہ کیا اس کو سچ کر دکھایا۔ (سورۂ احزاب، آیت/۲۳)

(۲) سوا تین سیر۔

میں نے ظلم کو اپنے اوپر حرام کیا اور تمہارے درمیان بھی اس کو حرام کیا، تو آپس میں ظلم نہ کرو، اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو، مگر جس کو میں ہدایت دوں، تو مجھ سے ہدایت چاہو، میں تم کو ہدایت دوں گا، اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو مگر جس کو میں کھلاؤں، مجھ سے مانگو میں تم کو کھلاؤں گا، اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو مگر جس کو میں پہناؤں، سو مجھ سے کپڑے مانگو میں تم کو کپڑا دوں گا، اے میرے بندو! تم سب رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو بخش دیتا ہوں، تو مجھ سے بخشش چاہو میں تم کو بخش دوں گا، اے میرے بندو! اگر تم مجھے نقصان پہنچانا چاہو تو مجھ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے، اور اگر تم مجھ کو نفع پہنچانا چاہو تو نفع نہیں پہنچا سکتے، اے میرے بندو! تمہارے اگلے اور پچھلے انسان اور جن سب کے سب نہایت متقی اور پرہیز گار ہو جائیں تو میرے ملک میں اس سے کوئی زیادتی نہ ہوگی، اے میرے بندو! تمہارے اگلے اور پچھلے انسان اور جن سب کے سب نہایت ہی بدکار ہو جائیں تو اس سے میرے ملک میں کچھ نقصان نہ ہوگا، اے میرے بندو! تمہارے اگلے اور پچھلے انسان اور جن سب کے سب ایک چٹیل میدان میں جمع ہوں اور مجھ سے سوال کریں تو میں سب کو دوں گا اور میرے پاس کوئی کمی نہ ہوگی مگر اتنی جیسے سوئی (کو پانی میں ڈالنے سے) سمندر میں کمی ہوتی ہے، اے میرے بندو! بیشک یہ تمہارے اعمال ہیں، میں ان کو گنتا ہوں، پھر تم کو پورا پورا اجر ملے گا تو جو بھلائی پائے وہ اللہ کی حمد کرے، اور جو اس کے سوا پائے وہ اپنے نفس ہی کو ملامت کرے۔ (مسلم)

آخری عمر میں زیادہ نیک عمل کی ترغیب

آیات قرآنی

﴿اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ النَّذِيْرُ﴾ (فاطر، آیت/۳۷)

کیا ہم نے تم کو ایسی عمر نہیں دی کہ جس کو نصیحت اس میں حاصل کرنا ہو وہ نصیحت حاصل کرلے اور آیا تمہارے پاس ڈرانے والا (یعنی بڑھاپا)۔

احادیث

وفات کے قریب زیادہ تسبیح اور استغفار

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے آدمی پر حجت پوری کردی جس کی عمر کو مؤخر کیا یہاں تک کہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔ (بخاری)

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ مجھے بدر کے عمر رسیدہ لوگوں کے ساتھ شریک کرتے تھے، بعضوں کے دل میں شکایت پیدا ہوئی کہ یہ ہمارے ساتھ کیوں شریک کئے جاتے ہیں ان کے برابر تو ہمارے بیٹے ہیں، حضرت عمرؓ نے کہا اس کی وجہ تم خود سمجھ لوگے، ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک دن مجھے بلایا اور ان کے ساتھ شریک کیا مجھے خیال بھی نہیں گذرا کہ آج مجھے آزمائش کے لئے بلایا ہے، پھر حضرت عمرؓ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں کیا کہتے ہو ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ جب ہم کو فتح ہو اور ہماری مدد کی جائے، تو ہم اس کی تعریف کریں اور اس سے بخشش چاہیں اور بعض خاموش رہے حضرت عمرؓ نے کہا اے ابن عباسؓ تمہارا بھی یہی خیال ہے؟ میں نے کہا نہیں، کہا پھر کیا کہتے ہو میں نے کہا یہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بارے میں ہے آپ کو اس کی اطلاع دی گئی ہے فرمایا ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ ''جب اللہ کی مدد آئے اور اس کی فتح'' یہ علامت آپؐ کی وفات کی ہے ﴿فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا﴾ ''تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو، بیشک وہ توبہ قبول کرنے والا ہے، حضرت عمرؓ نے کہا میں بھی اتنا ہی جانتا ہوں اس سے زیادہ نہیں جانتا۔ (بخاری)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ﴿اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ﴾ اترنے کے بعد آپؐ نے کوئی ایسی دعا نہیں پڑھی جس میں آپؐ یہ نہ کہتے ہوں '' سُبْحٰنَكَ رَبَّنَا

وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي (۱)۔(بخاری، مسلم)

اور ایک صحیح روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر رکوع وسجود میں کہتے تھے ''سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِي (۲)،گویا قرآن کے حکم فَسَبِّحْ بِحَمْدِكَ وَاسْتَغْفِرْهُ پر عمل کرتے تھے۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ وفات سے پہلے اکثر کہتے تھے سُبْحٰنَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ (۳)حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ کون سے کلمات ہیں، میں دیکھتی ہوں کہ ابھی کچھ دنوں سے آپؐ کہنے لگے ہیں، فرمایا میری امت میں ایک علامت بنائی گئی ہے کہ جب میں اس کو دیکھوں تو یہ کہوں اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ (۴)۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر کہتے تھے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ (۵)میں نے کہا یا رسول اللہؐ میں دیکھتی ہوں کہ اکثر آپ کہتے ہیں، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ آپؐ نے فرمایا مجھ کو میرے پروردگار نے خبر دی ہے عنقریب میں اپنی امت میں ایک علامت دیکھوں گا جب میں اس کو دیکھوں تو سُبْحَنَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ کی زیادتی کروں، سو میں نے وہ علامت دیکھ لی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب اللہ کی مدد آجائے اور فتح یعنی فتح مکہ، تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ پاکی بیان کرو اور اس سے بخشش چاہو بیشک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

---

(۱) اے ہمارے پروردگار تو پاک ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں، اے اللہ مجھ کو بخش دے۔

(۲) اے اللہ اے ہمارے پروردگار تو پاک ہے ہم تیری تعریف کرتے ہیں، اے اللہ مجھ کو بخش دے۔

(۳) تو پاک ہے، ہم تیری تعریف کرتے ہیں اور تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تیری طرف توبہ کرتے ہیں۔

(۴) یعنی جب لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہونے لگیں اور دین کا کام عام فروغ ہو تو سمجھ لیا جائے کہ وفات کا وقت قریب ہے کہ حق ادا ہو گیا اور کام پورا ہو گیا۔

(۵) اللہ کے لئے پاکی ہے اس کی حمد کے ساتھ میں اللہ سے بخشش چاہتا ہوں اور اسی کی طرف توبہ کرتا ہوں۔

وفات کے قریب وحی کی زیادتی اور تسلسل

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پے در پے رسول اللہ ﷺ پر وفات سے پہلے وحی بھیجی حتیٰ کہ وفات پائی، اور وحی مسلسل اتر رہی تھی۔ (بخاری، مسلم)

آدمی کا حشر

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہر آدمی کا حشر اسی پر ہو گا جس پر اس نے انتقال کیا۔ (مسلم)

نیکیوں کے مختلف اور متعدد طریقے

آیات قرآنی

﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾
(بقرہ، آیت/۲۱۵)

تم لوگ جو کچھ نیکی کرو گے اللہ تعالیٰ اس کو جاننے والا ہے۔

﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ﴾
(بقرہ، آیت/۲۴۰)

اور جو تم بھلائی کرو گے اللہ اس کو جان لے گا۔

﴿فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَّرَهٗ﴾
(زلزال، آیت/۷)

جو ایک ذرہ کے برابر نیکی کرے گا اس کو پائے گا۔

﴿مَنْ عَمِلَ صَالِحاً فَلِنَفْسِهٖ﴾
(حم سجدہ، آیت/۱۵)

جس نے نیک عمل کئے اس نے اپنے نفس کے لئے کئے۔

احادیث

نیکیوں کی متعدد صورتیں

حضرت ابوذر جندبؓ بن جنادہ سے روایت ہے کہ میں عرض کیا، یا رسول اللہ

کون سا عمل افضل ہے آپؐ نے فرمایا اللہ پر ایمان اور اس کے راستہ میں جہاد، میں نے کہا کس گردن کا آزاد کرنا افضل ہے، فرمایا جو مالکوں کے نزدیک سب سے اعلیٰ اور سب سے بیش قیمت ہو، عرض کیا اگر میں نہ کرسکوں، فرمایا کرنے والوں کی مدد کرو، یا بے سلیقہ پھوہڑ آدمی کا کام بنادو، کہا اگر یہ بھی نہ ہوسکے، فرمایا لوگوں کو اپنی ذات سے تکلیف نہ پہنچاؤ تو یہ خود اپنے اوپر تمہارا صدقہ ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

صدقہ کی بہت سی صورتیں

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے ہر جوڑ پر صدقہ ہے، ہر تسبیح (سبحان اللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تہلیل (لا الہٰ الا اللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تحمید (الحمدللہ کہنا) صدقہ ہے، ہر تکبیر (اللہ اکبر کہنا) صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، برائی سے روکنا صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعتیں ان چیزوں کا بدل ہوسکتی ہیں۔ (مسلم)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھ پر میری امت کے اعمال پیش کیئے گئے ان کی بھلائیاں اور برائیاں دکھائی گئیں میں نے ان کے اعمال کے محاسن میں راستہ کی گندگی اور تکلیف کی چیز ہٹا دینا پایا ہے اور ان کے اعمال کی برائیوں میں یہ پایا کہ مسجد میں کھکار اور تھوک ہو اور اس کو دبایا نہ جائے۔ (مسلم)

غریبوں کا صدقہ کیا ہے؟

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ غریبوں نے کہا یا رسول اللہؐ دولت مند ہم پر اجر میں سبقت لے گئے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی نماز پڑھتے ہیں، ہم روزے رکھتے ہیں، وہ بھی روزے رکھتے ہیں اور وہ اپنے فاضل مالوں سے صدقہ دے کر اپنی نیکیوں میں اضافہ کرلیتے ہیں، آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے بھی صدقہ میں وسعت رکھی ہے، بیشک ہر تسبیح صدقہ ہے، ہر تحمید صدقہ ہے، ہر تہلیل صدقہ ہے، نیکی کا حکم دینا صدقہ ہے، اور

برائی سے باز رکھنا صدقہ ہے، انھوں نے عرض کیا اگر کوئی اپنے خواہش کے کام کرے تو؟ فرمایا کوئی اپنی خواہش حرام طور سے پوری کرتا ہے تو گہنگار ہوگا، اسی طرح حلال طور سے اپنی خواہش پوری کرے گا تو لازماً ثواب کا مستحق ہوگا۔ (مسلم)

مسلمان بھائی سے خوش ہو کر ملنا

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی نیکی کو تم حقیر نہ سمجھو، اگر چہ اپنے بھائی سے خندہ پیشانی کے ساتھ ملو۔ (مسلم)

صدقہ کی بہت سی صورتیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کو اپنے ہر جوڑ پر صدقہ دینا لازم ہے، دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ ہے اور آدمی کی مدد کرنا کسی کو اس کی سواری پر سوار کر دینا یا کسی کا سامان اس کی سواری پر لاد دینا صدقہ ہے، اچھی بات کہنا صدقہ ہے اور ہر قدم جو نماز کے لئے اٹھے صدقہ ہے، راستہ سے کانٹے وغیرہ کا ہٹا دینا صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدم کی اولاد میں ہر انسان تین سو ساٹھ جوڑوں میں پیدا کیا گیا ہے جس نے اللہ کی بڑائی کی اور اللہ کی تعریف کی، اللہ کی تہلیل کی، اللہ کی پاکی بیان کی اور اللہ سے بخشش چاہی اور پتھر، کانٹا ہڈی لوگوں کے راستہ سے ہٹا دی اور نیکی کا حکم دیا، برائی سے باز رکھا تین سو ساٹھ کی تعداد میں یہ سب نیکیاں کیں تو وہ اس دن اس حالت میں چلے پھرے گا کہ اپنے کو جہنم سے بچا چکا ہوگا۔ (مسلم)

مسجد میں آنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو مسجد میں صبح کو آیا یا شام کو آیا اس کے لئے اللہ نے جنت کی مہمانی تیار کی ہے جب

صبح اور شام آئے۔ (بخاری، مسلم)

تحفہ میں ادنیٰ چیز بھی حقیر نہ سمجھو

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے مسلمان عورتو! اپنے کسی ہمسائے کے لئے کسی تحفہ کو حقیر نہ سمجھو، اگر چہ بکری کا ایک کھر ہی ہو[1] (بخاری، مسلم)

راستہ سے کانٹے کا ہٹا دینا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا ایمان کی ساٹھ یا ستر شاخیں ہیں ان میں لا الہ الا اللہ کا کہنا افضل ہے اور ادنیٰ کام راستہ سے کانٹے وغیرہ کا ہٹا دینا ہے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (بخاری، مسلم)

ایک پیاسے کتے کو پانی پلانے کا ثواب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی جا رہا تھا، راستہ میں پیاس نے بیتاب کیا، ایک کنواں نظر آیا، اس میں اترا، پانی پیا اور نکل آیا، کیا دیکھتا ہے کہ ایک کتا پیاس کی شدت سے زبان نکالے ہوئے گیلی مٹی کھا رہا ہے اس نے خیال کیا کہ یہ کتا پیاسا ہے اور میری ہی طرح اس کو پیاس لگی ہے، وہ کنوئیں میں اترا اور اپنا موزہ پانی سے بھر کر منھ میں دبا لیا اور باہر نکل کر کتے کو پانی پلایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اس کو بخش دیا، لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ ہمارے لئے کیا بہائم میں بھی اجر ہے، آپؐ نے فرمایا ہر جاندار میں اجر ہے۔ (بخاری، مسلم)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ نے اس کے کام کو پسند فرمایا اور بخش دیا اور جنت میں داخل کیا، اور انھیں دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ کتا کنوئیں کے گرد پھر رہا تھا، قریب تھا کہ پیاس اس کا کام تمام کر دے، ناگاہ بنی اسرائیل کی بدکار عورتوں میں

---

(۱) کبھی حقیر سے حقیر چیز بڑی بروقت اور کارآمد ثابت ہوتی ہے۔

سے ایک عورت نے اس کی اس حالت کو دیکھا تو اپنے موزے اتار کر اس میں پانی بھر لائی، کتے کو پانی پلا دیا، پس اللہ تعالیٰ نے اس کو اس کام کی وجہ سے بخش دیا۔

راستہ چلنے والوں کو تکلیف سے بچانے کا ثواب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو جنت میں گھومتے اور پھرتے ہوئے دیکھا ہے اور یہ مرتبہ اس کو اس وجہ سے حاصل ہوا کہ اس نے ایک ایسے درخت کو اکھاڑ دیا تھا جس سے راستہ چلنے والوں کو تکلیف ہوتی تھی۔ (مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی جا رہا تھا، راستہ میں پیڑ کی ایک شاخ تھی، کہا خدا کی قسم میں اس سے مسلمانوں کو ضرور نجات دوں گا تا کہ ان کو تکلیف نہ ہو، پس وہ جنت میں داخل ہوا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی راستہ طے کر رہا تھا، ایک کانٹے بھری شاخ نظر آئی، اس کو ہٹایا، اللہ تعالیٰ نے اس کے کام کو پسند فرمایا اور اس کو بخش دیا۔

شرائط و آداب کے ساتھ نماز جمعہ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کر کے جمعہ کی جماعت میں شریک ہو اور خاموشی کے ساتھ دھیان لگا کر سنے تو جو اس کے اور جمعہ کے درمیان گناہ ہوئے ہیں بخش دیئے جائیں گے اور تین دن مزید، اور جس نے کنکریوں سے کھیلا، اس نے لغو کام کیا۔ (مسلم)

وضو کا اثر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان بندہ یا مومن بندہ وضو کرتا ہے جب اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے اس کی تمام خطائیں دور

ہو جاتی ہیں جن کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ، پھر جب اپنے پاؤں دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کی تمام خطائیں دور ہو جاتی ہیں، پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ، یہاں تک کہ تمام گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ (مسلم)

نماز پنجگانہ جمعہ و رمضان کی تاثیر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پانچ وقت کی نمازیں اور جمعہ جمعہ تک، رمضان رمضان تک درمیان کے تمام گناہوں کو بالکل مٹا دینے والا ہے، اگر بڑے (کبائر) گناہوں سے بچا جائے۔ (مسلم)

سرحد کی حفاظت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو ایسی بات کی خبر دوں جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ خطاؤں کو مٹا دے گا، اور درجہ بلند کرے گا، انھوں نے کہا ہاں یا رسول اللہؐ، فرمایا تکلیف کے وقت پورا پورا وضو کرو، اور مسجد کی طرف قدموں کی زیادتی کرو، اور نماز کا انتظار، نماز کے بعد، یہ سرحد کی حفاظت ہے۔ (مسلم)

صبح و شام کی نماز

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو صبح و شام نماز پڑھے گا وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

بیماری میں عمل کا ثواب

حضرت ابو موسی اشعریؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بندہ بیمار ہو یا سفر میں ہو تو اس کے لئے وہی عمل لکھا جائے گا جو قیام اور تندرستی کی حالت میں کرتا تھا۔ (بخاری)

ہر نیکی صدقہ ہے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نیکی صدقہ ہے۔ (بخاری)

درخت لگانے کی فضیلت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کوئی پودا لگائے اور اس سے لوگ فائدہ اٹھائیں تو اس کے لئے صدقہ ہے اور اگر چوری جائے یا اس کو کوئی نقصان پہنچائے تو بھی اس کے لئے صدقہ ہے۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ مسلمان درخت لگائے اس سے انسان اور جانور فائدہ اٹھائیں اس کے لئے قیامت تک صدقہ جاری رہے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ مسلمان کوئی درخت لگائے یا کھیتی کرے تو اس سے انسان اور جانور یا کوئی بھی کھائے تو اس کے لئے صدقہ ہے۔

مسجد میں دور سے آنے کی فضیلت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ نے مسجد کے قریب گھر بنانے کا ارادہ کیا، رسول اللہ ﷺ کو خبر پہنچی، آپؐ نے ان سے فرمایا کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ تم مسجد سے قریب رہنے کا ارادہ کرتے ہو، انھوں نے کہا ہاں یا رسول اللہؐ، ہم نے اس کا ارادہ کیا ہے، آپؐ نے فرمایا اے بنی سلمہ اپنے گھروں کو نہ چھوڑو تمہارے سب نقش قدم لکھے جائیں گے۔ (۱)

حضرت ابو منذر بن ابیؓ بن کعب سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا گھر مسجد سے سب سے زیادہ فاصلہ پر تھا، ایسا کسی کا نہ تھا، اس کی کوئی نماز جماعت سے فوت نہ ہوتی تھی، اس سے کسی نے کہا، یا میں نے کہا کہ ایک گدھا خرید لو، اس پر رات کی تاریکیوں میں

---

(۱) یعنی مسجد سے دور رہنے میں زیادہ قدم پڑیں گے زیادہ ثواب ملے گا۔

اور دن کی تپتی ریت میں آجایا کرو، کہا میں ایسے گھر سے خوش نہیں ہوتا جو مسجد کے پہلو میں ہو، میں چاہتا ہوں کہ مسجد کی طرف میرا آنا اور گھر کی طرف میرا پلٹ جانا لکھا جائے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے تمہارے لئے سب کا سب جمع کر دیا ہے۔ (مسلم)

عمل کو بلند کرنے کا طریقہ

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چالیس باتیں ہیں ان میں سب سے خوبی کی بات بکری کا عطیہ ہے جو شخص بھی ان خصلتوں پر ثواب کی امید میں اور جس کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی تصدیق میں عمل کرے گا(۱) اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ (بخاری)

کھجور کا ٹکڑا جہنم سے حجاب

حضرت عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ آگ سے بچو، اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی دے کر۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب قیامت کے دن ہر شخص سے اس کا پروردگار باتیں کرے گا، اس کے اور اس کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا اپنی سیدھی طرف دیکھے گا تو وہی دیکھے گا جو اس نے آگے بھیجا ہے اور جب اپنی بائیں جانب دیکھے گا تو وہی نظر آئے گا جو اس نے آگے بھیجا ہے اور جب اپنے سامنے دیکھے گا تو آگ کو دیکھے گا جو اس کے چہرے کے سامنے ہوگی تو آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو۔ (بخاری، مسلم)

کھانے اور پینے پر اللہ کا شکر

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس بندہ سے

---

(۱) عمل کی روح اور اس کی جان اللہ کے ثواب کی امید اور اللہ کے وعدہ کا یقین اور اس کی تصدیق ہے، چھوٹے چھوٹے عمل کو یہ چیز آسمان پر پہونچا دیتی ہے اس کے بغیر بڑے سے بڑا عمل بے جان ہے۔

خوش ہوتا ہے جو کھانا کھا کر اور پانی پی کر اس کی تعریف کرے۔ (مسلم)

صدقہ میں گنجائش

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ہر مسلمان کو صدقہ دینا لازم ہے، کہا اگر استطاعت نہ ہو تو آپؐ کیا فرماتے ہیں، فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرے، اپنے کو بھی نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے، کہا اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو، فرمایا حاجت مند اور مصیبت زدہ کی مدد کرے، کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے، فرمایا نیکی کا حکم دے، کہا اگر اس کی بھی استطاعت نہ ہو، فرمایا تو اپنے کو برائیوں سے بچائے، یہ بھی صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

عبادت وطاعت میں اعتدال

آیات قرآنی

﴿طٰهٰ مَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰٓى﴾ (طٰہٰ، آیت/۱)

ہم نے تم پر قرآن اس لئے نہیں اتارا کہ تم تکلیف اٹھاؤ۔

﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾ (بقرہ، آیت/۱۸۵)

اللہ تمہارے ساتھ آسانی چاہتا ہے اور تم کو تکلیف دینا نہیں چاہتا۔

احادیث

سب سے اچھا عمل اور عبادت وہ ہے جو آدمی ہمیشہ کرے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک عورت بیٹھی تھی اتنے میں نبی ﷺ تشریف لائے، پوچھا یہ کون ہے؟ کہا یہ فلاں عورت ہے اور یہ بڑی نمازیں پڑھتی ہے، آپؐ نے فرمایا اتنا ہی کرو جتنی تم میں طاقت ہو، اللہ نہ اکتائے گا تم اکتا جاؤ گی، اللہ تعالیٰ کو وہی عبادت اور عمل زیادہ محبوب ہے جس پر کرنے والا مداومت کرے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ تین آدمی نبی ﷺ کی بیبیوں کے گھر آئے اور نبی ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھنے لگے، جب انھیں خبر دی گئی تو گویا انھوں نے کم سمجھا، کہا ہمارا اور نبی ﷺ کا کیا مقابلہ، آپؐ کے تو تمام اگلے اور پچھلے گناہ بخش دیئے گئے، ایک نے کہا میں ہمیشہ رات کو نماز پڑھوں گا، دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے رکھوں گا اور افطار نہ کروں گا، تیسرے نے کہا میں کبھی نکاح نہ کروں گا، رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا تم ہی اس طرح کہتے ہو؟ خدا کی قسم میں تم سے بہت زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں، نمازیں بھی پڑھتا ہوں، سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے شادی بھی کی ہے بس جو میری سنت سے ہٹا وہ مجھ سے نہیں۔ (بخاری، مسلم)

بیجا سختی ہلاکت کا سامان ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس نے بیجا سختی کی وہ ہلاک ہوا، اور اس کو تین بار فرمایا۔ (مسلم)

دین سے زور آزمائی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دین آسان ہے، دین سے جس نے زور آزمائی کی دین نے اس کو ہرا دیا، پس میانہ روی اختیار کرو اور اعتدال سے کام لو، خوشخبری لو صبح و شام سے مدد چاہو اور کچھ اندھیرے میں اٹھنے سے [1] (بخاری)

چستی کی حالت میں نماز پڑھے جب نیند کا غلبہ ہو سو جائے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور ایک رسی دو کھمبوں کے درمیان کھینچی ہوئی تھی، آپؐ نے فرمایا یہ کیسی رسی ہے، لوگوں نے کہا یہ زینبؓ کی رسی ہے، جب نیند کا جھونکا آتا ہے تو اس سے لٹک جاتی ہیں، آپؐ نے فرمایا اس کو

---

(۱) یعنی صبح شام اور تہجد کی نماز۔

کھولو جب تک چستی رہے اس وقت تک نماز پڑھو اور جب سستی آنے لگے تو سو جاؤ۔
(بخاری، مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی نماز پڑھتا ہو اور نیند اس کو پریشان کرتی ہو تو سو جائے یہاں تک کہ نیند غائب ہو جائے، اگر کوئی نماز میں ہے اور نیند سے مدہوش ہو رہا ہے تو ممکن ہے کہ وہ استغفار کرنا چاہے اور الٹی بددعا کرنے لگے اور اپنے کو کوسنے لگے۔ (بخاری، مسلم)

متوسط نماز متوسط خطبہ

حضرت جابرؓ بن سمرۃ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک تھا، بس آپؐ کی نماز بھی بیچ کی تھی اور آپؐ کا خطبہ بھی بیچ کا تھا۔ (مسلم)

نفس اور بیوی کا حق

حضرت وہبؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمانؓ اور حضرت ابو درداءؓ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا، ایک دن حضرت سلمانؓ، حضرت ابو درداءؓ کے گھر آئے ان کی بیوی کو دیکھا بہت معمولی کپڑوں میں تھیں، کہا تمہارا کیا حال ہے؟ کہا تمہارے بھائی ابو درداءؓ کو دنیا میں کسی چیز کی حاجت نہیں، اتنے میں حضرت ابو درداءؓ آ گئے ان کے لئے کھانا تیار کیا گیا، حضرت ابو درداءؓ نے حضرت سلمانؓ سے کہا میں روزہ سے ہوں (۱) تم کھاؤ، حضرت سلمانؓ نے کہا جب تک تم نہ کھاؤ گے میں نہ کھاؤں گا تو انہوں نے کھانا کھایا، جب رات ہوئی تو حضرت ابو درداءؓ کھڑے ہوئے، حضرت سلمانؓ نے کہا سو جاؤ، وہ سو گئے، پھر کھڑے ہوئے، پھر کہا ابھی سو، جب آخری رات ہوئی تو حضرت سلمانؓ نے کہا اب اٹھو، پھر دونوں نے نماز پڑھی، حضرت سلمانؓ نے کہا تمہارے رب کا تم پر حق ہے، تمہارے نفس کا تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے، پس ہر ایک کا حق اس

---

(۱) نفل روزہ تھا۔

کے حق کے مطابق ادا کرو، وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور اس کا ذکر کیا، آپؐ نے فرمایا سلمانؓ نے سچ کہا۔ (بخاری)

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو خبر دی گئی کہ میں کہتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا دن کو روزے رکھوں گا اور رات کو عبادت کروں گا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہی نے یہ کہا ہے، میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، بیشک میں نے ہی یہ بات کہی ہے، آپؐ نے فرمایا تم اس کی، استطاعت نہیں رکھ سکتے، روزہ رکھو اور افطار کرو، سوؤ اور جاگو اور مہینہ میں تین دن روزے رکھو، ایک روزے میں دس روزے کا ثواب ملے گا اسی طرح پورے سال کے روزوں کا ثواب ملے گا، میں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، فرمایا ایک دن روزہ رکھو دو دن ناغہ کرو، میں نے کہا میں اس سے زیادہ کر سکتا ہوں، آپؐ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو ایک دن ناغہ، حضرت داؤد علیہ السلام اسی طرح روزے رکھتے تھے، اور یہ روزے کی سب سے زیادہ معتدل شکل ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ یہ روزے سب سے زیادہ افضل ہیں، میں نے کہا میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اسے زیادہ افضل نہیں سمجھتا۔

حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کے مطابق تین روزوں کو قبول کرتا تو یہ مجھے، میرے گھر والوں اور مال سے زیادہ محبوب ہوتے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ تم دن میں روزے رکھتے ہو اور رات کو عبادت کرتے ہو، میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ، فرمایا نہیں تم یہ نہ کرو، روزے رکھو اور افطار کرو، سوؤ اور جاگو، بیشک تمہارے جسم کا تم پر حق ہے، تمہاری آنکھوں کا تم پر حق ہے، تمہاری بیوی کا تم پر حق ہے، اور تمہارے مہمانوں کا تم پر حق ہے، مہینے میں تین دن روزے رکھو، یہ تمہارے لئے کافی ہیں، تمہارے لئے اس میں دس گنا ثواب ہے، یہ پورے زمانے کے روزے ہیں، لیکن میں نے سختی کی تو مجھ پر سختی کی

گئی، میں نے کہا یا رسول اللہ مجھ میں قوت ہے، آپؐ نے فرمایا، حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے رکھو جیسے وہ رکھتے تھے اس سے زیادہ نہ رکھو، میں نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کیسے تھے آپؐ نے فرمایا آدھے زمانے کے۔

حضرت عبداللہؓ جب بوڑھے ہو گئے تو کہتے تھے اے کاش میں رسول اللہ ﷺ کے ارشاد پر عمل کرتا۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ تم دن میں روزے رکھتے ہو اور رات کو قرآن پڑھتے ہو، میں نے کہا ہاں یا رسول اللہ اس میں میری نیت بھلائی کی ہے، آپؐ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے ایسے روزے رکھو، وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت کرنے والے تھے اور قرآن ہر مہینے ختم کرو، میں نے کہا یا نبی اللہ میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں، فرمایا بیس دن میں ختم کرو، میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے، فرمایا دس دن میں ختم کرو، میں نے کہا یا نبی اللہ میں اس سے زیادہ طاقت پاتا ہوں، فرمایا سات دن میں ختم کرو اور اس پر زیادتی نہ کرو، پس میں نے سختی کی تو مجھ پر سختی کی گئی، نبی ﷺ نے فرمایا تم نہیں جانتے شاید تمہاری عمر لانبی ہو، آپؐ نے جو مجھ سے فرمایا تھا وہی ہوا، جب میں بوڑھا ہوا تو تمنا کرتا تھا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی بات مان لیتا۔

ایک روایت میں ہے جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس کے روزے نہیں (تین بار فرمایا)۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ حضرت داؤدؑ کے روزے محبوب تھے اور سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو حضرت داؤدؑ کی نماز محبوب تھی، وہ نصف رات کو سوتے تھے اور تہائی رات کو عبادت کرتے تھے اور اس کے چھٹے حصہ میں سوتے تھے، اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن ناغہ کرتے تھے، اور دشمنوں سے لڑتے تھے تو بھاگتے نہیں تھے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہؓ نے کہا کہ میرے باپ نے ایک شریف عورت سے میری شادی کی، وہ اپنی بہو سے پوچھا کرتے تھے کہ تمہارے شوہر کیسے ہیں، وہ جواب میں کہتی تھیں کہ بڑے اچھے آدمی ہیں، جب سے ہم آئے ہیں نہ سوتے ہیں نہ ہماری کسی بات پر معترض ہوتے ہیں، اس کو ایک زمانہ ہو گیا، جب رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا گیا تو آپؐ نے فرمایا ان کو مجھ سے ملاؤ، جب میں ملا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم کیسے روزے رکھتے ہو، میں نے کہا ہر روز، فرمایا قرآن کیسے ختم کرتے ہو، میں نے کہا ہر رات میں ایک (اور اسی طرح ذکر کیا جیسے اوپر گذر چکا ہے) وہ[1] دن کو اپنے گھر والوں سے دَور کرتے تھے تا کہ رات کو محنت میں تخفیف ہو اور جب قوت حاصل کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو کچھ دنوں کے روزے چھوڑ دیتے تھے، اس کو گنتے رہتے تھے، پھر بعد میں وہ رکھتے تھے، یہ ناپسند کرتے کہ جو کام حضورؐ کے زمانے میں کرتے تھے اس کو چھوڑ دیں۔ (بخاری، مسلم)

حالتوں کا فرق نفاق میں

حضرت حنظلہؓ بن الربیع سے روایت ہے (یہ رسول اللہ ﷺ کے کاتب تھے) کہ ایک دن ابو بکرؓ مجھ سے ملے اور میرا حال پوچھا، میں نے کہا حنظلہؓ منافق ہو گیا، کہا سبحان اللہ! یہ تم کیا کہتے ہو، میں نے کہا جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوتے ہیں اور آپؐ جنت اور دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو گویا ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں، اور جب ہم اپنے گھر والوں کے پاس ہوتے ہیں تو بیوی بچے اور کھیتی باڑی میں بہت کچھ بھول جاتے ہیں، حضرت ابو بکرؓ نے کہا تم نے میرے دل کی کیفیت بیان کر دی، میرا بھی یہی حال ہے، پھر ہم دونوں چلے، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور میں نے کہا یا رسول اللہ حنظلہ منافق ہو گیا، آپؐ نے فرمایا یہ کیا؟ میں نے کہا یا رسول اللہ جب ہم آپؐ کے پاس ہوتے ہیں اور آپؐ جنت و دوزخ کا ذکر فرماتے ہیں تو گویا ہماری آنکھیں دیکھ رہی ہیں، اور جب ہم اپنے گھر والوں کے پاس

---

(۱) حضرت عبد اللہؓ۔

جاتے ہیں تو بیوی، بچے، کھیتی باڑی کے شغل میں ہم بھول جاتے ہیں، آپؐ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے جس حال میں تم میرے پاس رہتے ہو اگر اس پر ہمیشہ قائم رہو تو فرشتے تمہارے راستوں پر اور تمہارے بستروں پر تم سے مصافحہ کریں (۱)، لیکن اے حنظلہ یہ بات گاہے گاہے، تین مرتبہ آپؐ نے فرمایا۔ (مسلم)

دھوپ میں کھڑے رہنے کی منّت

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ فرما رہے تھے، ایک آدمی کو کھڑا دیکھ کر اس کے متعلق دریافت فرمایا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ ابو اسرائیلؓ ہیں، انہوں نے منت مانی ہے کہ دھوپ میں کھڑے رہیں گے نہ سایہ لیں گے، نہ بات کریں گے، نہ بیٹھیں گے اور روزے رکھیں گے، آپؐ نے فرمایا ان سے کہو بیٹھو، بات کرو، سایہ لو، اور اپنے روزہ کو پورا کرو۔ (۲) (بخاری)

اعمال کی حفاظت اور نباہ

آیات قرآنی

﴿اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ﴾ (حدید، آیت/۱۶)

کیا ابھی ایمان والوں کے لئے وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے اور جو حق اتارا گیا اس سے ڈریں اور جھکیں، اور ان لوگوں کی طرح نہ ہوں جن کو اس سے پہلے کتاب دی گئی جب ان پر مدت لانبی ہوئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔

---

(۱) اس لئے کہ پھر تم جسمانی لوگ نہیں ہو، روحانی اور نورانی لوگ ہو، جن اور فرشتوں کے درمیان جسمانیت اور مادیت کا کوئی حجاب نہیں۔ (۲) ایسی بے فائدہ مشقت اسلام میں جائز نہیں، اللہ کا قرب اتباع سنت سے حاصل ہوتا ہے نہ کہ محض جسمانی تعذیب اور نفس کشی سے، سایہ اگر اللہ نے مسلمانوں کے لئے نہیں پیدا کیا تو کیا کافروں کے لئے پیدا کیا ہے؟

﴿وَقَفَّيْنَا بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَاٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ وَجَعَلْنَا فِيْ قُلُوْبِ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُ رَأْفَةً وَّرَحْمَةً وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنٰهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَآءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ (حدید/آیت/۲۷)

اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو پیچھے بھیجا اور ان کو انجیل دی اور جنھوں نے ان کا اتباع کیا ان کے دلوں میں رأفت و رحمت رکھ دی، انھوں نے رہبانیت ایجاد کی ہم نے ان پر نہیں لکھا تھا مگر انھوں نے اللہ کی رضا چاہی پھر اس کا بھی پورے طور پر خیال نہیں رکھا۔

﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا﴾ (النحل، آیت/۹۲)

اور اس عورت کی مانند نہ ہو جس نے قوت سے سوت کاتا پھر اس کو ریزہ ریزہ کر دیا۔

﴿وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ﴾ (بقرہ، آیت/۱۸۵)

اپنے رب کی عبادت کرو یہاں تک کہ موت آجائے۔

احادیث

اللہ کو وہ عمل محبوب ہے جس پر مداومت کی جائے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کو وہی عبادت اور عمل محبوب ہے جس پر عمل کرنے والا ہمیشہ قائم رہے۔

تہجد کی قضا دن میں

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تہجد سے پہلے سو جائے پھر وہ نماز، صبح اور ظہر کے درمیان پڑھ لے تو اس کو ویسا ہی ثواب ملے گا گویا رات ہی کو پڑھی ہے۔ (مسلم)

تہجد کی مداومت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا اے عبداللہ تم اس شخص کی طرح نہ ہونا جو رات کو عبادت کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔ (بخاری، مسلم)

تہجد کی قضا دن میں

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی درد یا تکلیف کی وجہ سے تہجد چھوڑ دیتے تھے تو صبح کو بارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ (مسلم)

سنت اور اس کے آداب کی محافظت

آیات قرآنی

﴿وَمَا اٰتٰکُم الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (حشر، آیت/۷)

جو تم کو رسول نے دیا اس کو پکڑو اور جس سے تم کو روکا ہے اس سے باز رہو۔

﴿وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی﴾ (نجم، آیت/۳-۴)

اور وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے یہ تو محض وحی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے۔

﴿قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ﴾ (آل عمران، آیت/۳۱)

کہہ دو اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم کو چاہے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔

﴿لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوْ اللّٰهَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ﴾ (احزاب، آیت/۲۱)

تم لوگوں کے لئے یعنی اس شخص کے لئے جو اللہ سے اور روز آخرت سے ڈرتا ہو، رسول اللہ کا ایک اچھا نمونہ موجود ہے۔

﴿فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ (نساء، آیت/۶۵)

نہیں قسم ہے تمہارے رب کی وہ ایمان نہ لائیں گے جب تک یہ بات نہ ہو کہ ان کے آپس میں جو جھگڑا ہو اس میں یہ لوگ آپ سے تصفیہ کرائیں پھر آپ کے اس تصفیہ پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی نہ پائیں اور پورے طور پر تسلیم کریں۔

﴿فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْئٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ﴾ (نساء، آیت/۵۹)

اگر تم کسی بات پر جھگڑو تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف پلٹا دو اگر تم اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتے ہو۔

﴿مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ﴾ (نساء، آیت/۸۰)

اور جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

﴿وَاِنَّكَ لَتَهْدِیْٓ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ صِرَاطِ اللّٰهِ﴾ (شوریٰ، آیت/۵۲)

بے شک تم سیدھے راستہ کی طرف ہدایت کرتے ہو سیدھا راستہ اللہ کا۔

﴿فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖٓ اَنْ تُصِیْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ یُصِیْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾ (نور، آیت/۶۳)

جو اس کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہئے ایسا نہ ہو کہ وہ کسی آزمائش میں مبتلا کر دیئے جائیں یا ان کو کوئی دردناک عذاب پہنچ جائے۔

﴿وَاذْكُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِكُنَّ مِنْ اٰیَاتِ اللّٰهِ وَالْحِكْمَةِ﴾ (احزاب، آیت/۳۴)

اور جو تمہارے گھر میں اللہ کی آیتیں اور ان کی حکمتیں پڑھی جاتی ہیں ان کو یاد کرو (ازواج مطہرات کو خطاب ہے)۔

احادیث

کثرتِ سوال کی ممانعت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ کو چھوڑ دو، جب میں تم کو چھوڑ دوں، بیشک اگلی امتوں کو کثرتِ سوال نے اور انبیاءؑ کی مخالفت نے ہلاک کیا، جب تم کو کسی بات سے منع کروں تو اس سے باز رہو، اور جس بات کا حکم دوں اس کو کرو جتنی تم میں استطاعت ہو۔ (بخاری، مسلم)

ہر بدعت گمراہی ہے

حضرت عرباضؓ بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایسی بلیغ اور

مؤثر نصیحت کی جس سے ہمارے دل دہل گئے اور آنکھیں اشکبار ہوگئیں، ہم نے کہا یا رسول اللہ یہ نصیحت تو ایسی ہے گویا ہم آپؐ سے رخصت ہو رہے ہیں تو آپ ہمیں وصیت کیجئے، آپؐ نے فرمایا میں تم کو اللہ کی پرہیزگاری کی اور سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اگرچہ تم پر ایک غلام حاکم ہو اور تم میں جس کی عمر لانبی ہوگی وہ بہت اختلاف دیکھے گا تو چاہیئے کہ میری اور خلفائے راشدینؓ اور ہدایت پانے والوں کی سنت کو اپنے دانتوں سے مضبوط پکڑ لے اور نئی نئی باتوں سے بچے، بیشک ہر بدعت (۱) گمراہی ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

نافرمانی انکار ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری امت کے سب لوگ جنت میں جائیں گے مگر وہ جنت سے محروم رہیں گے جنھوں نے انکار کیا، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ انکار کون کرے گا، آپؐ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا۔ (بخاری)

نافرمانی اور انکار کی شامت

حضرت ابومسلم یا سلمۃ بن اکوعؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک آدمی اپنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا، آپؐ نے فرمایا سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اس نے کہا میں نہیں کھا سکتا، آپؐ نے فرمایا نہ کھا سکو (اس کے غرور نے یہ بات کہلائی تھی) پھر اپنا سیدھا ہاتھ منھ کی طرف کبھی نہ اٹھا سکا۔ (مسلم)

---

(۱) کسی ایسی چیز کو اللہ اور رسولؐ نے دین میں شامل نہیں کیا ہے اور اس کا حکم نہیں دیا ہے دین میں شامل کر لینا، اور اس کا ایک جزو بنا دینا اس کو ثواب اور تقرب الی اللہ کے لئے کرنا، اس کی کسی خود ساختہ شکل اور اپنے وضع کئے ہوئے شرائط و آداب کی طرح پابندی کرنا جس طرح ایک شرعی حکم کی پابندی کی جاتی ہے بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اس میں کسی کی تخصیص و استثنا نہیں جو اس میں سے کسی کو مستثنیٰ کرتا ہے وہ گویا بقول حضرت مجدد الف ثانیؒ کہتا ہے کہ بعض بدعتیں گمراہی ہیں اور بعض ہدایت ہیں، اور یہ حدیث کی صریح مخالفت ہے اس لئے کہ حدیث میں آیا ہے کہ ہر بدعت گمراہی ہے۔

صف برابر نہ کرنے کا وبال

حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اپنی صفوں کو برابر کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تم میں پھوٹ ڈال دے گا۔ (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہماری صفوں کو برابر کر رہے تھے گویا پانسہ کو برابر کرتے ہیں، یہاں تک کہ آپ کو معلوم ہو گیا کہ ہم لوگ سمجھ گئے ایک دن آپؐ نکلے اور کھڑے ہوئے، قریب تھا کہ تکبیر کہیں، اتنے میں ایک آدمی کا سینہ نکلا ہوا دیکھا، فرمایا اللہ کے بندو! اپنی صفوں کو برابر کرو، نہیں تو اللہ تعالیٰ تمہارے آپس میں پھوٹ ڈالے گا۔ (۱)

سوتے وقت آگ بجھا دو

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ مدینہ میں ایک گھر، مع گھر والوں کے جل گیا، جب رسول اللہ ﷺ کو خبر پہنچی تو آپؐ نے فرمایا آگ تمہاری دشمن ہے، جب تم سونے کا ارادہ کیا کرو تو اس کو بجھا دیا کرو۔ (بخاری)

ایک بہترین مثال

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور اس علم و عمل کی مثال جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ایسی ہے جیسے کسی زمین پر بارش ہو، اس زمین کا ایک ٹکڑا اچھا ہے اس نے پانی کو قبول کیا اور بہت سبزہ اور گھاس اگایا، اور ایک ٹکڑا ایسا ہے جس نے پانی کو روک لیا، اللہ نے اس سے لوگوں کو نفع پہنچایا اس سے لوگوں نے پیا اور پلایا اور کھیتی کی، اور ایک ٹکڑے پر پہنچا جو بنجر ہے نہ پانی کو روکا نہ سبزہ اگایا، پس وہ مثال اس کی ہے جس نے اللہ کے دین میں سمجھ حاصل کی، اپنے کو نفع پہنچایا، سیکھا اور سکھلایا، اور یہ مثال اس شخص کی ہے کہ اللہ کی اس ہدایت پر جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں، سر اٹھا کر بھی نہ

---

(۱) آج کل مسلمانوں نے اس میں بڑا تساہل کر رکھا ہے صفوں کے درمیان خالی جگہ ہوتی ہے مگر صفیں برابر نہیں ہوتیں۔

دیکھا اور نہ متوجہ ہوا۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی شفقت وہدایت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور تمہاری مثال ایسے شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی، اس میں پتنگے اور پروانے گرنے لگے اور وہ ہنکاتا رہا اسی طرح میں تمہاری کمر پکڑ کر تم کو دوزخ سے ہٹاتا ہوں اور تم میرے ہاتھ سے نکلے جارہے ہو۔ (مسلم)

کھانے کے آداب واحکام

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انگلیوں کے چاٹنے، اور رکابی کے صاف کرنے کا حکم دیا ہے، اور فرمایا تم نہیں جانتے اس کی کس چیز میں برکت ہے۔ (مسلم)

اور ان ہی کی ایک روایت میں ہے کہ تمہارا کوئی لقمہ گرے تو اس کو صاف کر کے کھالو، اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑو اور اپنے ہاتھ کو رومال سے نہ پونچھو جب تک کہ انگلیوں کو چاٹ نہ لو، تم نہیں جانتے کہ کس کھانے میں برکت ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ شیطان تمہاری ہر چیز میں حاضر رہتا ہے یہاں تک کہ کھانے کے وقت بھی، پس جب تمہارا کوئی لقمہ گرے تو اس کو صاف کر کے کھالو شیطان کے لئے نہ چھوڑو۔

رسول اللہ ﷺ کے بعد نئی نئی باتیں نکالنے والے

حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تم اللہ کی طرف ننگے پاؤں، ننگے بدن اپنی اصلی حالت پر جمع کیئے جاؤ گے، اور وہ فرماتا ہے کہ جیسے ہم نے پہلی مرتبہ تم کو پیدا کیا ہے اسی طرح ہم تم کو پلٹائیں گے اور ہمارا

وعدہ ہے ہم پورا کرنے والے ہیں، یاد رکھو قیامت میں سب سے پہلے جس کو کپڑے پہنائے جائیں گے وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے اور یاد رکھو میری امت کے کچھ لوگ لائے جائیں گے اور ان کو بائیں طرف لے جایا جائے گا، میں کہوں گا یا رب یہ میرے ساتھی ہیں، تو مجھ سے کہا جائے گا، آپ نہیں جانتے، انھوں نے آپ کے بعد کیا نیا کام کیا، پس میں کہوں گا جیسے ایک نیک بندہ نے (نیک بندہ سے حضرت عیسیٰؑ مراد ہیں) کہا کہ میں جب تک ان میں رہا ان پر گواہ رہا، جب میں وفات پا گیا تو تو ان کا نگہبان تھا اور تو ہی ہر چیز پر گواہ ہے، تو مجھ سے کہا جائے گا کہ جب سے تم نے ان کو چھوڑا یہ برابر دین سے پھرتے رہے۔ (بخاری، مسلم)

کنکریاں اور ڈھیلے پھینکنے کی ممانعت

حضرت عبداللہؓ بن مغفل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کنکریوں کے پھینکنے سے منع فرمایا ہے، اور فرمایا یہ کنکریاں نہ شکار کرتی ہیں نہ دشمن کو قتل کرتی ہیں بلکہ یہ آنکھوں کو پھوڑ دیتی ہیں اور دانتوں کو توڑ دیتی ہیں۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ ابن مغفلؓ نے اپنے ایک عزیز کو کنکریاں پھینکتے ہوئے دیکھا تو منع کیا اور حدیث سنائی پھر دوبارہ اس کو کنکریاں پھینکتے ہوئے دیکھا تو کہا میں تم کو سناتا ہوں کہ حضورؐ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تم پھر وہی حرکت کرتے ہو، اب تم سے کبھی بات نہ کروں گا۔ (۱)

محض رسول اللہ ﷺ کی اقتداء میں عمل

حضرت عابسؓ بن ربیعۃ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ کو دیکھا حجر اسود کو چوم رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ میں جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے نہ نفع پہنچا سکتا ہے اور نہ نقصان، اگر میں رسول اللہ ﷺ کو چومتے نہ دیکھتا تو میں تجھ کو نہ چومتا۔ (بخاری، مسلم)

---

(۱) صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت میں اتنے بڑھے ہوئے تھے کہ آپؐ کے حکموں سے ذرا سا ہٹنا بھی ان کو برداشت نہ تھا۔

اللہ کی اطاعت اور اس کی دعوت کا جواب

آیات قرآنی

﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيماً﴾ (نساء، آیت/۶۵)

نہیں، قسم ہے تمہارے رب کی وہ ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ تم کو فیصلہ کرنے والا اس بات پر نہ بنالیں جس میں وہ آپس میں اختلاف کرتے ہیں اور پھر اپنے دلوں میں تمہارے فیصلہ سے کوئی تنگی نہ پائیں اور پورے طور پر تسلیم کرلیں.

﴿إِنَّمَا كَانَ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا دُعُوا إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ أَنْ يَقُولُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (نور، آیت/۵۱)

اور مسلمانوں کا قول جب اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلائے جاتے ہیں تاکہ ان کے درمیان فیصلہ کیا جائے یہ ہے کہ (خوشی خوشی) کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور ہم نے اطاعت کی، وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں.

احادیث

مسلمانوں کی شانِ اطاعت اور تسلیم

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت اتری:

﴿لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ، وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ﴾ (البقرہ، آیت/۲۸۳)

اللہ کے لئے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے اور جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے اس کو چھپاؤ یا ظاہر کرو اللہ اس کا حساب لے گا۔

تو یہ بات رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پر گراں گذری، وہ آپؐ کے پاس آئے اور

گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہؐ ہم پر وہ اعمال لازم کئے گئے تھے جن کی ہم میں طاقت تھی، مثلاً نماز، روزہ، جہاد، صدقہ، اور اب آپؐ پر یہ آیت اتری ہے اس کی ہم میں طاقت نہیں، آپؐ نے فرمایا کیا تم اہل کتاب کی طرح کہنا چاہتے ہو جیسے انھوں نے کہا، ہم نے سنا اور نافرمانی کی، بلکہ کہو ہم نے سنا اور اطاعت کی اے ہمارے رب تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور ہم کو تیری طرف پلٹنا ہے جب انہوں نے اس کا ورد کیا اور ان کی زبانیں رواں ہو گئیں تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری:

﴿ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ؕ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ ؕ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ﴾

رسول اور ایمان والے اس پر ایمان لائے جو ان پر ان کے رب کی طرف سے اتارا گیا ہر ایک ایمان لایا اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، اس کے رسولوں میں کسی کے درمیان ہم فرق نہیں کرتے اور انھوں نے کہا کہ سنا ہم نے اور اطاعت کی ہم نے، اے ہمارے رب، ہم تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور ہم کو تیری طرف پلٹنا ہے۔

جب ہم سب یہ کہنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو منسوخ کر دیا اور یہ آیت اتاری:

﴿ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ ﴾

اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی وسعت کے مطابق جو کچھ کمایا اپنے ہی نفع کے لئے اور جو برا کیا تو اپنا نقصان کیا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی طرف سے یہ آیت اتاری:

﴿ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ﴾

''اے ہمارے پروردگار ہم کو نہ پکڑ، اگر ہم بھول جائیں یا خطا کر جائیں۔''

اللہ تعالیٰ نے جواب میں فرمایا، ہاں:

﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا﴾

''اے ہمارے رب ہمارے ہم پر کوئی بوجھ نہ رکھ جیسے تو نے اگلوں پر رکھا۔''

فرمایا ہاں:

﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ﴾

''اے ہمارے رب نہ اٹھوا ہم سے وہ جس کی ہم کو طاقت نہیں۔''

فرمایا ہاں:

﴿وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ﴾

''اور ہم کو معاف کردے اور ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر، تو ہمارا مولیٰ ہے، کافروں پر ہم کو مدد دے۔''

فرمایا ہاں۔ (۱) (مسلم)

بدعات کی ممانعت

آیات قرآنی

﴿فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ﴾ (یونس، آیت/۳۲)

نہیں ہے حق کے بعد مگر گمراہی.

﴿مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ﴾ (انعام، آیت/۳۸)

ہم نے کتاب میں کسی چیز کی کمی نہیں کی.

﴿فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ﴾ (نساء، آیت/۵۹)

اگر تم کسی چیز میں جھگڑو تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف پلٹا دو.

﴿وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ﴾ (انعام، آیت/۱۵۳)

اور یہ میرا بیشک سیدھا راستہ ہے پس اس کی پیروی کرو اور دوسرے راستوں کی پیروی نہ کرو وہ تم کو اس راستہ سے جدا کردیں گے.

---

(۱) یعنی اللہ نے آپ کی یہ سب دعائیں قبول کیں۔

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْلَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾

(آل عمران، آیت/۳۱)

کہہ دو اگر تم اللہ کو چاہتے ہو تو میری پیروی کرو، اللہ تم کو چاہے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔

احادیث

بدعت غیر مقبول ہے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ہمارے کام (یعنی دین میں) کوئی نئی بات کی جو اس میں نہیں ہے تو وہ رد ہے۔ (بخاری مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں ہے وہ رد ہے۔

بدعت گمراہی ہے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ فرما رہے تھے، فرماتے فرماتے آپؐ کی آواز تیز ہوگئی اور آنکھیں سرخ ہوگئیں اور آپؐ کا غصہ زیادہ ہوگیا، معلوم ہوتا تھا گویا آپؐ ایک ایسے لشکر سے ڈرا رہے ہیں جو صبح یا شام حملہ کرنے والا ہے، اور آپؐ نے فرمایا کہ میری پیدائش اور قیامت اس طرح قریب ہے، جس طرح کلمہ اور بیچ کی انگلی، اور فرماتے تھے بہتر کلام، اللہ کی کتاب ہے اور بہتر طریقہ محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور برے کام نئی باتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور فرماتے تھے میں ہر مومن کا اس کے نفس سے زیادہ مستحق ہوں، اگر کسی شخص نے مال چھوڑا تو اس کے گھر والوں کے لئے ہے اور جس نے قرض یا بچے چھوڑے تو اس کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ (مسلم)

اچھی یا بری راہ اور دستور

آیات قرآنی

﴿وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَاماً﴾ (فرقان، آیت/۷۴)

جو لوگ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری بیویوں میں اور ہماری اولاد میں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہم کو پرہیزگاروں کا امام بنا۔

﴿وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا﴾ (الانبیاء، آیت/۷۳)

ہم نے ان کو امام بنایا وہ ہمارے حکم کے مطابق ہدایت کرتے تھے۔

احادیث

اچھی بات کی ابتدا

حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ دوپہر کے وقت ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے تھے، کچھ لوگ ننگے بدن، گلے میں کمبل ڈالے ہوئے اور تلواروں کو حمائل کئے ہوئے آئے، ان میں اکثر مُضر کے قبیلہ سے تھے، ان کو فاقہ کش دیکھ کر حضورؐ کا چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا، اندر تشریف لے گئے، پھر باہر آئے اور حضرت بلالؓ کو اذان کا حکم دیا پھر نماز پڑھی اور خطبہ دیا فرمایا:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْراً وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْباً﴾ (نساء، آیت/۱)

"اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو جس نے تم کو ایک جاندار سے پیدا کیا اور اس جاندار سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں اور تم اللہ سے ڈرو جس کے نام سے ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور قرابت کا بھی لحاظ کرو بالیقین اللہ تعالیٰ تمہارے اوپر نگہبان ہے۔"

﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ﴾ (حشر، آیۃ/۱۸) ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور ہر نفس دیکھے کہ اس نے کل کے لئے کیا بھیجا۔''

کسی نے صدقہ میں دینار، کسی نے درہم، کسی نے کپڑے، کسی نے گیہوں کے صاع اور کھجور کے صاع دیئے، آپؐ نے فرمایا صدقہ دو اگرچہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی ہو، ایک انصاری ایک تھیلی لائے وہ اتنی بھاری تھی کہ قریب تھا کہ وہ تھک جائیں بلکہ تھک گئے تھے، پھر پے در پے لوگوں نے لانا شروع کیا، میں نے دیکھا کہ کھانے اور کپڑے کے تودے لگ گئے تھے، اس وقت رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ مبارک چمک رہا تھا اور سرخ ہو رہا تھا گویا سونا ہے، آپؐ نے فرمایا جس نے اسلام کی اچھی راہ نکالی (۱) تو نکالنے والے کو اجر ملے گا اور اس کے بعد جو اس پر عمل کرے گا اس کا بھی اجر ملے گا اور عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی، اسی طرح اگر اسلام میں کوئی بری راہ نکالے گا تو اس پر گناہ ہوگا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والے کا گناہ ہوگا اور عمل کرنے والے کے گناہوں میں کوئی کمی واقع نہ ہوگی۔ (مسلم)

بری بات کا وبال

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی ظلماً قتل کیا جائے گا تو اس کا خون آدم کے پہلے بیٹے قابیل پر ہوگا، اس لئے کہ قتل کا طریقہ اسی نے ایجاد کیا۔ (بخاری، مسلم)

---

(۱) یعنی ایسے کام کا آغاز کیا جس سے دین اور مسلمانوں کو نفع پہنچے اور دوسروں کو ہمت اور ترغیب ہو، مثلاً جہاد میں پیش قدمی، خیرات اور احسان میں سبقت وغیرہ، نہ یہ کہ بدعات جو دوسری قسم میں داخل ہیں اور وہ بری راہ ہے جس کا وبال قیامت تک رہے گا۔

نیکی یا بدی کی پیشوائی

(آیات قرآنی)

﴿وَادْعُ إِلَى رَبِّكَ﴾ اور لوگوں کو اپنے رب کی طرف بلاؤ۔
(القصص، آیۃ/۷۸)

﴿اُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ﴾ (نحل/۱۲۵) لوگوں کو اپنے رب کے راستہ کی طرف اچھی نصیحت اور حکمت کے ساتھ بلاؤ۔

﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوىٰ﴾ (مائدہ/۲) اور ایک دوسرے کی نیکی اور پرہیزگاری پر مدد کرو۔

﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ﴾ (آل عمران/۱۰۴) اور چاہیئے کہ ہو تم میں سے ایک جماعت جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلائے۔

احادیث

نیک بات پر آمادہ کرنے کا اجر

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی خیر کی طرف رہنمائی کی اس کو عمل کرنے والے کے برابر ثواب ملے گا۔
(مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی کو ہدایت کی طرف بلایا تو اس کو عمل کرنے والے کی طرح اجر ملے گا اور اس کے اجر میں کوئی کمی نہ ہوگی اور جس نے گمراہی کی طرف بلایا تو اس پر ایسا ہی گناہ ہے جیسا کرنے والے پر، اور اس کے گناہ میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ (مسلم)

اپنے ذریعہ سے کسی کی ہدایت پانے کی فضیلت

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن فرمایا یہ نشان کل میں ایسے آدمی کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا اور وہ اللہ اور اس کے رسولؐ کو چاہتا ہے اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس کو چاہتا ہے، لوگوں نے اسی بات پر چرچا کرتے ہوئے رات گذار دی کہ دیکھیں کس کو نشان دیا جاتا ہے، لوگ صبح ہی صبح رسول اللہ ﷺ کے پاس اس امید پر آئے کہ نشان ان کو دیا جائے، آپؐ نے فرمایا علی ابن ابی طالب کہاں ہیں، لوگوں نے کہا یا رسول اللہؐ ان کی آنکھیں آشوب کر آئی ہیں، آپؐ نے فرمایا ان کو بلالاؤ، لوگ ان کو لائے، رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں میں لگا دیا، لگاتے ہی ان کی آنکھیں اچھی ہوگئیں، گویا کبھی درد ہی نہ تھا آپؐ نے ان کو نشان دیا، حضرت علیؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا میں ان سے جنگ کرتا رہوں تاوقتیکہ وہ اسلام لے آئیں، آپؐ نے فرمایا، برابر چلتے رہو، یہاں تک کہ ان کے میدان میں اتر پڑو اور ان کو اسلام کی طرف بلاؤ اور جوان پر اللہ کا حق واجب ہے اس کی خبر دو، خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اگر ایک آدمی کو بھی تمہارے ذریعہ ہدایت دے گا تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں (۱) سے بہتر ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ کا رہنمائی فرمانا

حضرت انسؓ سے روایت ہے قبیلہ اسلم کا ایک نوجوان رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہا کہ میں جہاد کرنا چاہتا ہوں مگر میرے پاس سامان نہیں ہے، آپؐ نے فرمایا کہ فلاں نے سامان کیا تھا مگر وہ بیمار ہوگیا، اس کے پاس جاؤ، وہ لڑکا ان کے پاس آیا اور کہا رسول اللہ ﷺ سلام کہتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ جو سامان لڑائی کے لئے مہیا کیا ہے وہ مجھے دیدو، انھوں نے اپنے گھر والوں سے کہا کہ جو کچھ میں نے سامان کیا تھا وہ ان کو دیدو، کچھ باقی نہ رکھنا تمہارے لئے اس میں برکت ہوگی۔ (مسلم)

---

(۱) سرخ اونٹ عرب میں سب سے زیادہ قیمتی چیز سمجھا جاتا تھا۔

نیکی اور پرہیزگاری پر مدد

آیات قرآنی

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى﴾ (مائدہ، آیت/۲)

ایک دوسرے کی نیکی اور پرہیزگاری میں مدد کرو۔

﴿وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ﴾ (عصر/۱-۳)

اور قسم ہے زمانہ کی، انسان البتہ نقصان میں ہے مگر وہ نقصان میں نہیں ہیں جو ایمان لائے اور جنھوں نے اچھے کام کئے، ایک دوسرے کو حق کی وصیت کی اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کی۔

احادیث

مجاہد کی مدد اس کے گھر کی خبر گیری کرنے والے کو جہاد کا ثواب

حضرت زید بن خالد الجہنیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی نے جہاد کرنے والے کے لئے سامان مہیا کر دیا تو اس کو جہاد کا اجر ملے گا، اور جس نے کسی غازی کی غیر حاضری میں اس کے گھر والوں کی خبر لی تو اس کو جہاد کا اجر ملے گا۔(۱) (بخاری، مسلم)

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک فوج بنی ہذیل سے بنی لحیان کی طرف بھیجی اور فرمایا کہ جس گھر میں دو آدمی ہوں تو ایک فوج میں شریک ہو، اجر دونوں کو ملے گا۔ (مسلم)

---

(۱) اس فضیلت اور ثواب سے اکثر لوگ غافل ہیں اگر کوئی راہ خدا میں جہاد، حج، تبلیغ، طلب علم میں گھر سے باہر ہو تو اس کے گھر والوں کی خبر گیری سے آدمی گھر بیٹھے شریک اجر ہو سکتا ہے۔

بچہ کے حج سے ماں کو ثواب

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رَوحا میں کچھ سواروں سے ملے اور پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہا مسلمان ہیں، اور پھر پوچھا آپ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں، یہ سن کو ایک عورت نے آپؐ کی طرف بچہ کو بڑھایا اور کہا یارسول اللہ اس کے لئے حج ہوسکتا ہے آپؐ نے فرمایا ہاں مگر ثواب تم کو ملے گا۔ (مسلم)

خزانچی کا حکم پر خوشی سے عمل کرنا بھی ایک صدقہ ہے

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان امانت دار خزانچی حکم پر پورا پورا عملدرآمد کرے اور خوشدلی کے ساتھ اس کو دے جس کے لئے حکم ملا ہے وہ بھی ایک طرح کا (گویا اپنے پاس سے) صدقہ کرنے والا ہے۔
(بخاری، مسلم)

عام خیر خواہی

آیات قرآنی

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (حجرات، آیت/۱۰) — مسلمان بھائی بھائی ہیں.

﴿وَاَنْصَحُ لَكُمْ﴾ (اعراف/۶۲) — (حضرت نوحؑ فرماتے ہیں) میں تمہارے ساتھ خیر خواہی کرتا ہوں.

﴿وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ﴾ (اعراف/۶۷) — (حضرت ہودؑ فرماتے ہیں) میں تمہارے لئے خیر خواہ امانت دار ہوں.

احادیث

دین خیر خواہی کا نام ہے

حضرت ابورقیہ تمیم بن اوس الداریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دین خیر خواہی کا نام ہے، ہم نے پوچھا کس کے لئے؟ فرمایا اللہ کے لئے، اس کی کتاب کے لئے اس کے رسول کے لئے، مسلمانوں کے امیر کے لئے اور عام مسلمانوں کے لئے۔ (مسلم)

خیر خواہی پر بیعت

حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی کہ ہم نماز پڑھیں گے، زکوٰۃ دیں گے اور مسلمانوں کی خیر خواہی کریں گے۔ (بخاری، مسلم)

ایمان کی ایک شرط

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن وہ ہے جو اپنے بھائی کے لئے وہی چاہے جو اپنے لیئے چاہتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

نیکی کا حکم اور برائی کی ممانعت

آیات قرآنی

﴿وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾

(آل عمران/۱۰۴)

تم میں ایک ایسی جماعت ہو جو بھلائی کی طرف لوگوں کو بلائیں، نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں وہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔

﴿كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾
(آل عمران/۱۱۰)

تم ایک بہترین امت ہو لوگوں کے لئے پیدا کئے گئے ہو نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے باز رکھتے ہو

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ﴾
(اعراف/۱۹۹)

معافی اختیار کرو، نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو.

﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَآءُ بَعْضٍ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ﴾ (توبہ/۷۱)

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کی دوست ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں.

﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ إِسْرَآئِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوْهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ﴾
(مائدہ/۷۸-۷۹)

بنی اسرائیل کے ان لوگوں پر لعنت کی گئی جنھوں نے کفر کیا، حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ کی زبان پر بسبب اس بات کے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور وہ حد سے بڑھنے والے تھے ایک دوسرے کو اس برائی سے نہیں روکتے تھے جو وہ کرنے لگتے بہت بری بات تھی جو وہ کرتے تھے.

﴿وَقُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ﴾ (کہف/۲۹)

کہہ دو کہ حق تمہارے رب کی طرف سے ہے جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے.

﴿فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ﴾ (حجر/۹۴)

صاف کہہ دو جس کا تم کو حکم دیا گیا ہے.

﴿أَنْجَيْنَا الَّذِيْنَ يَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ وَأَخَذْنَا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍ بَئِيْسٍ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ﴾ (اعراف/۱۶۵)

ہم نے ان لوگوں کو نجات دی جو برائی سے باز رکھتے تھے اور جنھوں نے ظلم کیا ان کو ہم نے دردناک عذاب میں گرفتار کیا بسبب اس کے کہ وہ فسق کرتے تھے.

احادیث

برائی کیسے روکی جائے

حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے

سنا کہ تم اگر کسی کو برائی کرتے دیکھو تو اپنے ہاتھ سے روکو، اگر نہ روک سکو تو زبان سے منع کرو، اور اگر زبان سے بھی نہ منع کر سکو تو اپنے دل میں برا سمجھو اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔ (مسلم)

بے عملوں اور بدعملوں سے جہاد

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کی امت میں حواریین اور اصحاب پیدا کئے، وہ ان کی سنتوں کو اختیار کیا کرتے تھے، اور ان کے حکم کی اقتدا کرتے تھے پھر پیچھے آنے والے ان کے جانشین ہوئے، وہ کہتے سب تھے اور عمل کچھ نہ کرتے تھے، اور کرتے وہ تھے جس کا حکم نہیں دیا گیا، پس جو ان سے اپنے ہاتھ سے لڑے وہ مومن ہے اور جو اپنی زبان سے لڑے وہ مومن ہے اور جو اپنے دل سے لڑے وہ مومن ہے، اس کے علاوہ ایمان کا ایک ذرہ نہیں۔ (مسلم)

حق بات کہنا اور ملامت کی پرواہ نہ کرنا

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی کہ ہم سنیں گے اور مانیں گے، تنگی میں، آسانی میں، راحت میں اور تکلیف میں، خواہ ہم پر بے انصافی کی جائے، یا خود غرضی، اور نیز اس بات پر کہ ہم حکومت میں اہل حکومت (۱) سے نہ لڑیں جب تک کھلا ہوا کفر نہ دیکھیں، یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بارے میں کوئی دلیل ہو، اور اس پر کہ حق بات کہیں جہاں بھی ہوں، اور اللہ کے بارے میں ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہ ڈریں۔ (بخاری، مسلم)

اگر بری باتوں کو نہ روکا گیا تو عام مصیبت آجائے گی

حضرت عثمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی منع

---

(۱) مسلمان اہل حکومت کے متعلق یہ حکم ہے۔

کی ہوئی چیزوں سے رکنے والے کی اور ان کا ارتکاب کرنے والے کی مثال ایسی ہے کہ کچھ لوگوں نے ایک کشتی پر قرعہ ڈالا تو ان کے کچھ لوگ اوپر کے حصہ میں رہے اور بعض نیچے کے حصہ میں، نیچے والے اوپر پانی لینے جاتے اور اوپر والوں کے پاس سے گذرتے تو وہ بہت خفا ہوتے تھے، نیچے والوں نے کہا کہ ہم اپنے نیچے کے حصے میں سوراخ کرلیں گے تو پھر اوپر والوں کو تکلیف نہ ہوگی، اگر اوپر والے ان کو ان کے ارادہ سے باز نہ رکھیں گے تو سب کے سب ہلاک ہوجائیں گے اور اگر ان کے ہاتھوں کو پکڑ لیا تو سب نجات پا جائیں گے۔(۱) (بخاری)

بری بات کی ناپسندیدگی اور انکار

حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم پر امراء حاکم بنائے جائیں گے ان کی بعض چیزوں کو پسند کروگے اور بعض کو ناپسند کروگے، سو جس نے ناپسند کیا وہ بری ہوا جس نے انکار کیا وہ بچ گیا لیکن جو راضی ہوا اور ان کا شریک ہوگیا (وہ خطرہ میں ہے) انھوں نے کہا یا رسول اللہؐ کیا ہم ان سے لڑیں، آپؐ نے فرمایا نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں۔ (مسلم)

برائی کے بڑھ جانے پر عذاب

حضرت ام المومنین زینب بنت جحشؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھبرائے ہوئے تشریف لائے اور زبانِ مبارک سے یہ فرما رہے تھے لا الہ الا اللہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) اس برائی سے جو قریب آگئی ہے، عرب کے لئے خرابی ہے، یاجوج ماجوج کا پشتہ آج کھول دیا گیا، پھر اپنے انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی ملا کر بتایا کہ اس طرح، میں نے کہا یا رسول اللہؐ کیا ہم ہلاک کردیئے جائیں گے حالانکہ ہم میں نیک بندے بھی ہیں، آپؐ نے فرمایا ہاں جب برائی بہت بڑھ جائے گی۔ (بخاری، مسلم)

---

(۱) اسی طرح اگر اللہ کی منع کی ہوئی چیزوں سے نہ روکا گیا اور کرنے والوں کا ہاتھ نہ پکڑا گیا تو عام عذاب یا بداخلاقی اور فساد کی عام وبا آجائے گی، اور اس سے بھی وہ نہ بچیں گے جو الگ تھے اور روک تھام نہ کرتے تھے۔

راستہ کا حق

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم راستہ میں بیٹھنے سے بچو، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ یہ تو ہمارے لئے ضروری ہے، آپؐ نے فرمایا اگر تمہارے لئے یہ مجلسیں ضروری ہیں تو راستہ کو اس کا حق دو، انھوں نے کہا راستہ کا کیا حق ہے، آپؐ نے فرمایا نگاہیں نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو راستہ سے ہٹا دینا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ کا خلاف شرع کام نہ دیکھ سکنا

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی ایک آدمی کے ہاتھ میں دیکھی تو اس کی انگلی سے نکال کر پھینک دی، اور فرمایا بعض لوگ ارادۃً آگ کے انگارے اپنے ہاتھ میں رکھتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد لوگوں نے اس شخص سے کہا کہ اپنی انگوٹھی لے اور اس سے دوسرے فائدے اٹھا، اس نے کہا قسم خدا کی میں اس کو کبھی نہیں لے سکتا کیونکہ حضور ﷺ تو اس کو پھینک چکے ہیں۔ (مسلم)

ظالم حاکم کو نصیحت

حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ حضرت عائذؓ بن عمرو، عبیداللہ بن زیاد کے پاس آئے اور کہا اے عزیز میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ برے حاکم وہ ظالم ہیں جو لوگوں کو پائمال کر دیں، پس تم اس سے بچو ایسا نہ ہو کہ تم بھی ان میں سے ہو جاؤ، عبیداللہ نے کہا بیٹھیے بھی، آپ تو صحابہ کے چوکر ہیں، کہا کیا ان کا بھی چوکر تھا، چوکر تو ان کے بعد ہوا ہے اور دوسروں میں ہے۔ (۱) (مسلم)

برائی سے نہ روکنے کا وبال

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں

---

(۱) یعنی وہ تو سب خالص اور منتخب لوگ تھے۔

میری جان ہے تم ضرور نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تم پر عذاب بھیجے اور پھر تم اس کو پکارو اور وہ تمہاری پکار نہ سنے۔ (ترمذی)

افضل جہاد

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب سے افضل جہاد جابر سلطان کے منہ پر انصاف کی بات کہنا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت طارق بن شہاب البجلیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک آدمی نے ایسے وقت میں سوال کیا کہ آپؐ رکاب پر پاؤں رکھ چکے تھے، پوچھا یا رسول اللہ کون سا جہاد افضل ہے فرمایا انصاف کی بات سرکش بادشاہ کے منہ پر کہنا۔ (نسائی)

بنی اسرائیل کی پہلی خرابی

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلی خرابی جو بنی اسرائیل میں پیدا ہوئی وہ یہ تھی کہ کوئی کسی برے آدمی سے ملتا اور کہتا کہ اللہ سے ڈرو اور جو کچھ تم کرتے ہو اس کو چھوڑ دو کیونکہ یہ تمہارے لئے جائز نہیں، پھر جب دوسرے دن ملتا اور اس کو اسی حالت میں پاتا تو پھر اس کو نہ روکتا اور اس کا ہم پیالہ[1] ہو جاتا، پس جب وہ یہ کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو یکساں کر دیا، پھر فرمایا:

﴿لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّ كَانُوْا يَعْتَدُوْنَ، كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ، لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ..

بنی اسرائیل کے ان لوگوں پر لعنت کی گئی جنھوں نے کفر کیا حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ کی زبان پر، اس وجہ سے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے بڑھنے والے تھے، ایک دوسرے کو برائی سے نہیں روکتے تھے جو انھوں نے کی بری بات تھی جو وہ کرتے تھے.....

---

(۱) یعنی ان کے کھانے پینے میں شریک ہوتا اور ان کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا۔

...تَرىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ، وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَلٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾ (مائدہ/۷۸-۸۱)

.....تم ان میں بہت کو دیکھتے ہو کہ وہ ان لوگوں کی سرپرستی کرتے ہیں جنھوں نے کفر کیا، بری بات ہے جو ان کے نفسوں نے ان کے لئے بھیجا، اللہ ان پر ناراض ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہیں گے اگر وہ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور جو ان کی طرف اتارا گیا ہے اس پر ایمان لے آتے تو ان کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں بہت سے فاسق ہیں۔

پھر آپؐ نے فرمایا میں تم کو تاکید کرتا ہوں کہ تم ان کو ضرور نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو، اور ظالموں کے ہاتھ پکڑ لو، ان کو زبردستی حق پر روکو اور ان کو حق پر مجبور کرو، ورنہ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے دلوں کو یکساں کردے گا اور تم پر لعنت کرے گا جیسے ان پر کی۔ (ابوداؤد۔ ترمذی)

اپنا راہِ راست پر ہونا کافی نہیں

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو: ﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ﴾ ''اے ایمان والو! تم اپنی فکر کرو تم کو نقصان نہ پہنچائے گا جو گمراہ ہو جب کہ تم ہدایت پا چکے ہو۔''(۱) (مائدہ، آیۃ/۱۰۵)

اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ ظلم کرتے دیکھیں تو ان کے ہاتھ پکڑ لیں، ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عذاب کو عام کردے۔ (ترمذی)

---

(۱) یعنی تبلیغ اور کوشش وجدوجہد کے بعد بھی اگر کوئی نہیں مانتا تو پھر تم ذمہ دار نہیں ہو۔

خود را فضیحت دیگراں را نصیحت

آیات قرآنی

﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتَابَ اَفَلاَ تَعْقِلُوْنَ﴾ (بقر/۴۴)

تم دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے کو بھول جاتے ہو، تم کتاب پڑھتے ہو کیا اتنا نہیں سمجھتے.

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالاَ تَفْعَلُوْنَ، كَبُرَ مَقْتاً عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لاَ تَفْعَلُوْنَ﴾ (صف/۲-۳)

اے ایمان والو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو خود نہیں کرتے اللہ کو اس سے بڑی نفرت ہے کہ کہو اور نہ کرو.

﴿وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰكُمْ عَنْهُ﴾ (ہود/۸۸)

(اللہ تعالی نے حضرت شعیب کی طرف سے فرمایا) کہ میں ہٹ کر وہی نہ کرنے لگوں گا جس سے میں تم کو روکتا ہوں.

احادیث

دوسروں کو نصیحت کرنے اور خود نہ کرنے کا عذاب

حضرت اسامہؓ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایک آدمی قیامت کے دن لایا جائے گا اور آگ میں ڈال دیا جائے گا اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی اور اس کو اس طرح گھمایا جائے گا جیسے چکی کے گرد گدھا گھومتا ہے، دوزخ والے اس کے گرد جمع ہوں گے اور کہیں گے، اے فلاں تو تو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتا تھا برائی سے روکتا تھا، وہ کہے گا کہ ہاں، میں لوگوں کو تو نیکی کا حکم دیتا تھا لیکن خود نیک کام نہیں

کرتا تھا اور دوسروں کو برائی سے منع کرتا تھا خود اس برائی کا مرتکب ہوتا تھا۔ (بخاری، مسلم)

امانت کی ادائیگی

آیات قرآنی

﴿اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا﴾ (نساء-۵۸)

بیشک اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مالکوں کی طرف ادا کرو۔

﴿اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْماً جَهُوْلاً﴾ (احزاب/۷۲)

ہم نے امانت آسمان پر، زمین پر اور پہاڑ پر پیش کی مگر ان سب نے انکار کیا اور ڈرے لیکن انسان نے اس کو اٹھالیا وہ ظلم کرنے والا نادان ہے۔

احادیث

منافق کی تین نشانیاں ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کہے جھوٹ بولے جب وعدہ کرے پورا نہ کرے، جب امانت رکھی جائے خیانت کرے۔ (بخاری، مسلم)

امانت کا اٹھ جانا

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دو باتیں ارشاد فرمائیں، ان میں ایک میں نے دیکھ لی اور دوسری کا منتظر ہوں، ہم سے آپؐ سے فرمایا کہ امانت لوگوں کے دلوں کی جڑ میں اتری (۱) پھر قرآن اترا، انھوں نے قرآن اور سنت کا علم

(۱) یعنی شریعت کے آنے سے پہلے لوگوں میں طلب احساس اور شرافت پیدا ہوئی تا کہ شریعت کے قبول کرنے کی اہلیت پیدا ہو۔

حاصل کیا، پھر آپؐ نے ہم سے امانت کے اٹھ جانے کے متعلق فرمایا کہ آدمی ایک نیند لے گا اور امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی اور اس کا اثر نشان کی طرح رہ جائے گا، پھر ایک نیند سوئے گا اور امانت اس کے دل سے اٹھالی جائے گی اور اس کا اثر چھالے کی طرح رہے گا جیسے تمہارے پیر پر چنگاری پڑ جائے اس سے چھالا پڑ جائے، تم اس کو ابھرا ہوا دیکھو حالانکہ اس میں کچھ نہیں، پھر آپؐ نے ایک کنکری اپنے پیر پر لڑھکا کر دکھایا اور فرمایا صبح کو لوگ خرید وفروخت میں لگے ہوں گے اور کوئی نہ ہوگا جو امانتوں کو ادا کرے، یہاں تک کہا جائے گا کہ فلاں محلّہ میں ایک آدمی امانت دار ہے اور کسی آدمی کے لئے کہا جائے گا کہ کس قدر مضبوط، مہذب اور عقلمند ہے اور اس کے دل میں ذرہ بھر بھی ایمان نہ ہوگا اور (حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں) مجھ پر ایسا زمانہ آیا ہے کہ میں ہر کسی کے ساتھ خرید وفروخت کرتا تھا اگر وہ مسلمان ہوتا تو مجھ پر اس کا دین اس کو پلٹا دیتا[1] اور اگر یہودی یا نصرانی ہوتا تو اس کا چودھری اس کو مجھ پر پلٹا دیتا[2] اور آج میں خرید وفروخت نہیں کرسکتا، مگر تم لوگوں میں فلاں اور فلاں سے۔ (بخاری، مسلم)

قیامت کا منظر

حضرت حذیفہؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تبارک تعالیٰ لوگوں کو جمع کرے گا، مسلمان کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ جنت لائی جائے گی، لوگ حضرت آدمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ اے ہمارے باپ ہمارے لئے جنت کھلوایئے، حضرت آدمؑ کہیں گے کہ تم لوگ اپنے باپ کی خطا کی وجہ سے نکالے گئے ہو میں اس کا مردِ میدان نہیں، تم میرے بیٹے ابراہیمؑ کے پاس جاؤ، وہ سب حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے، حضرت ابراہیمؑ کہیں گے میں اس کا مردِ میدان نہیں، میری دوستی تو پس پردہ ہی ہے، تم موسیٰؑ کے پاس جاؤ جنھیں اللہ تعالیٰ نے

---

(۱) یعنی اس کو اپنے دین کا خیال آتا تھا اور خدا کے ڈر سے میرا حق دیدیتا تھا۔

(۲) یعنی اس کے ذریعہ سے میرا مطالبہ وصول ہو جائے گا۔

بے واسطہ شرفِ کلام سے مشرف فرمایا، وہ حضرت موسیٰؑ کے پاس آئیں گے اور ان سے اپنا قصہ بیان کریں گے، حضرت موسیٰؑ کہیں گے میں اس کا مردِ میدان نہیں تم حضرت عیسیٰؑ کے پاس جاؤ وہ اللہ کی روح ہیں اور اس کا کلمہ ہیں، وہ حضرت عیسیٰؑ کے پاس آئیں گے، حضرت عیسیٰؑ کہیں گے میں اس کا مردِ میدان نہیں، وہ محمد ﷺ کے پاس آئیں گے اور کھڑے ہو جائیں گے، آپؐ کو اجازت دی جائے گی امانت اور رشتہ بھیجا جائے گا وہ پل صراط کے پہلوؤں پر داہنے بائیں کھڑے ہوں گے اور تم میں کا اول بجلی کی طرح گذر جائے گا، میں نے کہا میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں بجلی کیسے گذرتی ہے؟ فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ بجلی گذرتی ہے اور نگاہ کے پھرنے تک پلٹ آتی ہے، پھر ہوا کی طرح گذریں گے، پھر چڑیوں کی طرح، پھر آدمیوں کے تیز دوڑ کی طرح، ان لوگوں کے اعمال لے جائیں گے، اور تمہارے نبی صراط پر کھڑے ہوئے کہتے ہوں گے، اے رب سلامت رکھ، یہاں تک کہ بندوں کے اعمال عاجز ہو جائیں گے، ایک آدمی لایا جائے گا اور وہ چلنے کی استطاعت نہ رکھ سکے گا تو وہ گھسٹتے ہوئے چلے گا اور صراط کے کناروں پر کانٹے لٹکے ہوئے ہوں گے جن کو پکڑنے کا حکم دیا جائے گا پس کوئی ایسا ہوگا جس کو چرکہ لگا ہو وہ نجات پا گیا اور کوئی ایسا ہوگا جو جہنم میں اوندھا دیا جائے گا، قسم اس کی جس کے قبضہ میں ابو ہریرہؓ کی جان ہے دوزخ کی گہرائی ستر سال کی ہے۔ (مسلم)

ایک صحابی کو قرض کی فکر اور اپنے بیٹے کو وصیت

حضرت عبداللہؓ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ میرے والد نے جنگ جمل کے دن مجھے بلایا، میں ان کے پہلو میں جا کھڑا ہوا، انھوں نے کہا اے میرے بیٹے آج یا تو ظالم قتل کیا جائے گا یا مظلوم، میرا خیال ہے کہ میں عنقریب مظلوم قتل کیا جاؤں گا، اب مجھے اپنے قرض کی بہت فکر ہے، بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے، ہمارا قرض ادا کر دینے کے بعد کچھ بچے گا بھی؟ پھر کہا اے میرے بیٹے میرا مال بیچ کر قرض ادا کر دینا اور مجھے وصیت کی ایک تہائی

میرے پوتوں کے لئے ہے (یعنی عبداللہؓ بن زبیرؓ کے بیٹے) حضرت ہشام کہتے ہیں کہ عبداللہؓ کے بیٹے خبیبؓ اور عبادؓ، حضرت زبیرؓ کے بعض لڑکوں کے برابر تھے (یعنی چچا کے برابر) حضرت زبیرؓ کے نو لڑکے اور نو لڑکیاں تھیں، حضرت عبداللہؓ کہتے ہیں کہ وہ مجھ سے اپنے قرض کے متعلق وصیت کرنے لگے اور کہنے لگے اے میرے بیٹے اگر تم عاجز ہو جاؤ تو میرے مولیٰ سے مدد چاہنا، قسم خدا کی میں نہیں سمجھا، میں نے کہا کون مولیٰ؟ کہا اللہ، قسم خدا کی جب مجھے فکر ہوتی تو میں کہتا اے زبیرؓ کے مولیٰ ان کے قرض کو ادا کر دے تو وہ ادا ہو جاتا تھا وہ اپنی پیشین گوئی کے مطابق جنگ میں شہید ہو گئے، نہ ایک اشرفی چھوڑی، اور نہ درہم، مگر کچھ زمینیں تھیں اور جنگل اور گیارہ گھر مدینہ میں، دو بصرے میں، ایک کوفہ میں، ایک مصر میں، اور ان پر قرض کا باریوں ہو گیا تھا کہ اکثر آدمی ان کے پاس امانت رکھانے آتے تو وہ کہتے میں قرض لے لیتا ہوں، اس لئے کہ میں ضائع ہونے سے ڈرتا ہوں، ورنہ نہ وہ کہیں کے حاکم رہے، نہ خراج کا ٹیکس وصول کیا، لیکن جنگوں میں رسول اللہؐ اور حضرت ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کے ساتھ شریک ہوتے رہے، جب میں نے ان کے قرض کا حساب لگایا تو بائیس لاکھ نکلا ایک دن حکیمؓ بن حزام مجھ سے ملے اور کہا اے بھتیجے میرے بھائی پر کتنا قرض ہے، میں نے کہا ایک لاکھ اور باقی چھپا لے گیا، حکیمؓ بن حزام نے کہا واللہ میرا خیال ہے کہ تمہارا مال اس کو کافی نہ ہوگا، میں نے کہا اگر بائیس لاکھ ہوں تو، کہا میرا خیال ہے کہ تم اس کی ادائیگی کی طاقت نہیں رکھ سکتے، اگر تمہاری طاقت سے باہر ہو جائے تو مجھ سے مدد چاہنا۔

حضرت زبیرؓ نے غابہ ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدا تھا، حضرت عبداللہؓ نے اسے سولہ لاکھ میں بیچا، پھر حضرت عبداللہؓ نے کہا، جس جس کا زبیرؓ پر قرض ہو وہ اس جنگل میں ہم سے ملے، تو سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن جعفرؓ آئے، ان کے چار لاکھ حضرت زبیرؓ کے ذمہ تھے، حضرت عبداللہ بن جعفرؓ نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا اگر تم چاہو تو میں معاف کر دوں، بولے نہیں، کہا اچھا میں ٹھہر جاتا ہوں سب کو دے کر بعد میں مجھ کو دینا، کہا

نہیں، حضرت عبداللہؓ بن جعفرؓ نے کہا تو میری طرف ایک ٹکڑا منتقل کردو، حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا یہاں سے یہاں تک آپ ہے، حضرت عبداللہؓ بن جعفر کو دے کر ساڑھے چار حصے باقی رہے، پھر حضرت معاویہؓ کے پاس آئے، ان کے پاس عمروؓ بن عثمان، منذر بن زبیرؓ (حضرت عبداللہؓ کے بھائی) اور ابن ذمعہؓ تھے، حضرت معاویہؓ نے کہا غابہ کی کیا قیمت لگی، کہا ہر حصہ ایک لاکھ کا، کہا کتنا باقی رہا، کہا ساڑھے چار حصے، حضرت منذر بن زبیرؓ نے کہا ایک لاکھ کا ایک حصہ میں نے لیا، حضرت عمرو بن عثمانؓ نے کہا ایک لاکھ کا ایک حصہ میں لیا، حضرت ابن زمعہؓ نے کہا ایک لاکھ کا میں نے لیا، حضرت معاویہؓ نے کہا کتنا باقی رہا، کہا ڈیڑھ حصہ، کہا میں نے ڈیڑھ لاکھ میں خرید لیا، حضرت عبد اللہ بن جعفرؓ نے اپنا حصہ حضرت معاویہؓ کے ہاتھ چھ لاکھ میں بیچ ڈالا، جب حضرت عبداللہؓ نے قرض کی ادائیگی سے فراغت پائی تو بھائیوں نے کہا اب میراث تقسیم کرو، کہا واللہ میں ابھی تقسیم نہ کروں گا، میں برابر چار سال حج میں منادی کرتا رہوں گا کہ جس کا زبیرؓ پر قرض ہو وہ ہمارے پاس آئے ہم اس کو ادا کریں گے، پس جب چار سال پورے ہوگئے تو تقسیم کیا اور ایک تہائی نکال لیا تھا (وصیت کے مطابق) حضرت کی چار بیویاں تھیں ہر بیوی کے حصہ میں بارہ بارہ لاکھ آئے، ان کا پورا مال پانچ کروڑ دو لاکھ تھا۔ (بخاری)

ظلم

آیات قرآنی

﴿مَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ حَمِيْمٍ وَّلَا شَفِيْعٍ يُّطَاعُ﴾ (مومن، آیت/۱۸)

ظالموں کا کوئی دوست نہیں اور کسی کی شفاعت نہ مانی جائے گی۔

﴿وَالظّٰلِمُوْنَ مَا لَهُمْ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ﴾ (شوریٰ، آیت/۸)

ظالموں کا کوئی دوست نہیں اور نہ ان کا کوئی مددگار ہے۔

احادیث

ظلم قیامت کے دن تاریکی ہوگی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظلم سے بچو، ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہوں گی اور بخل وحرص سے بچو، بخل وحرص نے اگلی امتوں کو ہلاک کیا، اسی نے ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ اپنے خون بہائے اور حرام کو جائز کیا۔ (مسلم)

قیامت میں حق والے کو حق دلایا جائے گا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت میں حق والوں کو حق دلائے جائیں گے حتی کہ منڈی بکری کو سینگ والی بکری سے حق دلایا جائے گا۔ (مسلم)

مسلمان کے خون اور مال کی حرمت

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حجۃ الوداع کے متعلق گفتگو کر رہے تھے اور ہم نہیں جانتے تھے کہ حجۃ الوداع کیا ہے، رسول اللہ ﷺ تشریف رکھتے تھے، آپؐ نے اللہ کی تعریف کی اور اس کی ثنا بیان کی، پھر مسیح دجال کا ذکر کیا اور اس کو طول دیا، آپؐ نے فرمایا اللہ نے جس نبی کو بھیجا اس نے اپنی امت کو ڈرایا نوحؑ نے اور ان کے بعد آنے والے نبیوں نے ڈرایا، آپؐ نے فرمایا دجال نکلے گا، اگر اس کی کوئی حالت مخفی رہے تو یہ بات تو تم پر ظاہر ہی ہو جائے گی کہ تمہارا رب کانا نہیں ہے اور وہ سیدھی آنکھ کا کانا ہے گویا اس کی آنکھ تیرتا ہوا انگور ہے، اور سن لو کہ اللہ نے تم پر تمہارے خون، تمہارے مال، تمہارے اس مہینے میں اس دن کی حرمت کی طرح تم پر حرام کیا ہے، سن لو کیا میں نے پہنچا دیا، لوگوں نے کہا ہاں، فرمایا اے اللہ گواہ رہ، تین مرتبہ فرمایا، اور فرمایا تمہاری خرابی ہو، یا یہ فرمایا کہ تم پر رحم کرے، دیکھو میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ (بخاری)

زمین کے غاصب کو زمین کا طوق

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے بالشت بھر زمین غصب کی تو قیامت میں اس کو سات زمینوں کا طوق پہنایا جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

اللہ کی گرفت

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ظالموں کو ڈھیل دیتا رہتا ہے، پھر جب ان کو پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا، پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی :

﴿ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ﴾ (ہود، آیۃ/۱۰۲)

اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب کسی بستی والوں کو پکڑا اس حال میں کہ وہ ظالم تھے بیشک اس کی پکڑ دردناک اور سخت ہے۔

(بخاری، مسلم)

مظلوم کی بددعا

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا اور فرمایا کہ ایک قوم تم سے ملے گی جو اہل کتاب ہے تو تم ان کو اسلام کی دعوت دینا، جب وہ اسلام قبول کرلیں اور گواہی دیں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں، تو ان کو بتانا کہ تم پر دن اور رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں، جب اس کو بھی مان لیں تو کہنا تم پر صدقہ فرض ہے، مال داروں سے لیا جائے گا اور غریبوں کو دیا جائے گا، اور اگر وہ اس کو مان لیں تو تم ان کے اچھے مالوں (۱) سے بچنا، مظلوم کی بددعا سے بچنا کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔ (بخاری، مسلم)

---

(۱) یعنی زکوٰۃ کے لئے ڈھونڈھ کر اچھا مال نہ لینا۔

غاصب کی سزا

حضرت عبدالرحمٰن بن ساعدیؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صدقہ پر عامل بنایا لوگ اس کو ابن اللبتیہ کہتے تھے، وہ آیا اور کہا یہ صدقہ کا مال ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے، آپؐ منبر پر کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا میں نے ایک شخص کو ایسے کام پر عامل بنایا جس کو اللہ نے میرے سپرد کیا تھا وہ آیا اور کہا کہ یہ تمہارا ہے اور یہ ہدیہ ہے جو مجھے دیا گیا ہے، اگر وہ اپنے گھر میں بیٹھا ہوتا اور اس کے بعد ہدیہ آتا تو میں اس کو سچا سمجھتا[1] اللہ کی قسم تم میں سے کوئی اگر کسی چیز کو اس کے حق سے سوالے گا قیامت میں اللہ تعالیٰ سے اس حالت پر ملے گا کہ وہ چیز اس پر لدی ہوگی اور میں کسی کو اس حال پر نہ دیکھوں کہ اللہ تعالیٰ سے ملے، ایک اونٹ چیختا ہوا لادے ہوئے ہو، ایک گائے چیختی ہوئی، ایک بکری چیختی ہوئی، پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ بلند کیئے یہاں تک کہ آپؐ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی، فرمایا اے اللہ گواہ رہ، میں نے پہنچا دیا۔ (بخاری، مسلم)

مال کے بدلہ میں نیکی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے بھائی کا مال غصب کیا (بھائی سے مراد مسلمان ہیں) اس کی زمین ہو یا کوئی چیز، تو آج کے دن اس کو معاف کرا لے، اس سے قبل کہ نہ اس کے پاس کوئی دینار ہوگا نہ درہم، اگر اس کے عمل اچھے ہوئے تو جتنا مال اس نے غصب کیا اتنی نیکیاں مظلوم کو دی جائیں گی، اگر نیکیاں نہیں ہیں تو مال والے کی برائیاں غاصب پر لاد دی جائیں گی۔ (بخاری)

مسلمان کی تعریف

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

---

(۱) یعنی اس منصب پر ہونے کی وجہ سے اس کو یہ ہدیہ ملا تو بیت المال ہی کا حق ہے یا رشوت ہے۔

مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے کہ ہر وہ کام چھوڑ دے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ (بخاری)

چوری کا مال

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامان پر ایک آدمی مامور تھا لوگ اس کو کرہ کرہ کہتے تھے وہ مر گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے، لوگ اس کو دیکھنے گئے تو ایک عبا پائی جس کو اس نے چرایا تھا۔ (بخاری، مسلم)

حجۃ الوداع کی تقریر

حضرت نفیع بن الحارثؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زمانہ اسی صورت میں آ گیا ہے جیسا کہ وہ اس دن تھا جس دن آسمان و زمین پیدا کئے گئے تھے [1] اور سال بارہ مہینے کا ہوتا ہے اس میں چار مہینے حرمت کے ہیں ذی القعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب قبیلہ مضر [2] کا جو جمادیٰ اور شعبان کے درمیان ہے، پھر آپؐ نے فرمایا کہ یہ کون سا مہینہ ہے، ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپؐ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہمیں گمان ہوا کہ آپؐ اس کا دوسرا نام لیں گے، آپؐ نے فرمایا کیا ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا ہاں، آپؐ نے فرمایا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں، پھر آپ خاموش ہو گئے، ہم کو خیال ہوا کہ آپ اس کا دوسرا نام لیں گے، آپؐ نے فرمایا کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم نے کہا ہاں، آپؐ نے فرمایا یہ کون سا دن ہے؟ ہم نے کہا اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟

---

(۱) عرب کے لوگوں نے اپنی مصلحتوں اور بے ایمانی سے اپنی جنتری میں بڑا ردوبدل کر دیا تھا، جب ان کا لڑنے کا جی چاہتا اور مثلاً رجب کا مہینہ ہوتا جس میں لڑائی موقوف ہونی چاہیئے تو کہہ دیتے کہ اب کی رجب فلاں مہینہ کے بعد آئے گا اس طرح مہینے ہٹتے ہٹتے کہیں سے کہیں پہنچ گئے تھے اسی کا نام "نسی" ہے "اِنَّمَا النَّسِیُٓ زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ" رسول اللہ ﷺ نے اس کو منسوخ کر دیا اور پھر اگلی سی ترتیب اور شکل قائم کر دی۔

(۲) رجب کو یہ قبیلہ بہت مانتا تھا اور ان ہی کی طرف اکثر نسبت ہوتی۔

ہم نے کہاہاں (۱)، آپؐ نے فرمایا تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری آبرو تم پر حرام ہے، تمہارے اس دن کی حرمت کی طرح تمہارے، اس مہینہ میں، اور اس شہر میں اور عنقریب تم اپنے رب سے ملو گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے متعلق سوال کرے گا، سن لو میرے بعد تم کافر نہ ہو جانا کہ تم میں کا بعض بعض کی گردن مارے، سن لو تم کو چاہیئے کہ موجودہ غائب کو خبر پہنچا دے، شاید وہ زیادہ یاد رکھنے والا ہو اس سے، پھر فرمایا سن لو کیا میں نے پہنچا دیا، ہم نے کہاہاں، آپؐ نے فرمایا اے اللہ گواہ رہ۔ (بخاری، مسلم)

مسلمان کا حق مار لینے کی سزا

حضرت ایاس بن ثعلبہ حارثیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان کا حق مار لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس پر دوزخ واجب کی اور جنت حرام کی، ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہؐ اگر معمولی چیز ہو، آپؐ نے فرمایا اگر چہ ایک پیلو کی لکڑی ہو۔ (مسلم)

عامل کی خیانت

حضرت عدی بن عمیرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کسی کو ہم کسی کام پر عامل بنائیں اور وہ ہم سے سوئی کے برابر بھی کوئی چیز چھپالے گا تو وہ چوری ہے، قیامت کے دن اسی کے ساتھ وہ آئے گا، انصار کے ایک سیاہ فام شخص نے کہا یا رسول اللہؐ (عدی کہتے ہیں گویا میں انھیں دیکھ رہا ہوں آپ اپنا کام واپس لے لیجیے (۲)، آپؐ نے فرمایا تم کو کیا ہوا، انھوں نے کہا میں نے سنا ہے آپؐ اس اس طرح فرماتے ہیں، آپؐ نے فرمایا ہاں، میں اب بھی کہتا ہوں کہ جس کو میں کسی کام پر عامل بناؤں تو تھوڑا بہت جو کچھ ہو حاضر کرے جو اس کو دیا جائے لے لے اور جس سے روکا

---

(۱) یہ بات ذہن نشین کرنے کا بڑا حکیمانہ انداز ہے۔

(۲) یعنی مجھے ڈر پیدا ہو گیا ہے کہ شاید میں اس کا حق ادا نہ کر سکوں یہ ان کی احتیاط اور خوف خدا کی بات تھی۔

جائے تو اس سے باز رہے۔ (مسلم)

مال غنیمت میں چوری

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ خیبر کے دن صحابہؓ نے مقتولوں کا ذکر کیا کہا فلاں شہید اور فلاں شہید، پھر ایک مقتول کا نام لیا اور کہاں فلاں بھی شہید، آپؐ نے فرمایا ہرگز نہیں، اس کو میں نے آگ میں دیکھا ہے، چادر یا عبا کے بارے میں جس کو اس نے چرایا تھا۔ (مسلم)

شہادت سے بھی قرض معاف نہیں ہوتا

حضرت ابو قتادہ حارث بن ربعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد اور اللہ پر ایمان افضل اعمال ہیں ایک شخص کھڑے ہو گئے، کہا یا رسول اللہ آپؐ کیا فرماتے ہیں، اگر میں قتل کیا جاؤں تو کیا مجھ سے میری خطائیں دور ہو جائیں گی، آپؐ نے فرمایا ہاں، اگر تم اللہ کے راستہ میں اجر کی نیت سے صبر کرو، آگے بڑھو اور پیٹھ نہ موڑو، پھر آپؐ نے فرمایا تم نے کیا کہا، انھوں نے عرض کیا اگر میں اللہ کے راستہ میں قتل کیا جاؤں تو کیا مجھ سے میری خطائیں دور ہو جائیں گی، آپؐ نے فرمایا ہاں، اگر تم اللہ کے راستہ میں اجر کی نیت سے صبر کرو، آگے بڑھو، پیچھے نہ ہٹو، مگر قرض معاف نہ ہوگا، مجھ سے جبریلؑ نے یہی کہا ہے۔ (مسلم)

مفلس کون ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ لوگوں نے کہا ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہو نہ کوئی سرمایہ، آپؐ نے فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن، نماز، روزے، زکوۃ کے ساتھ آئے گا لیکن اس کے ساتھ یہ بھی علتیں ہوں گی کہ فلاں کو گالی دی ہے، فلاں پر تہمت لگائی

ہے، فلاں کا مال کھایا ہے، فلاں کا خون بہایا ہے اور فلاں کو مارا ہے، پس اس کی بعض نیکیاں فلاں اور بعض نیکیاں فلاں کو دیدی جائیں گی، اب اگر اس کی سب نیکیاں ختم ہوگئیں اور ادائیگی باقی رہی تو پھر ان سب کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی اور پھر آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ (مسلم)

جو چیز جس کی نہیں ہے مقدمہ جیت لینے سے اس کی نہیں ہوسکتی

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں بھی انسان ہوں تم میرے پاس مقدمہ لاتے ہو اور تم میں کا بعض اپنی چرب زبانی سے کام لے لیتا ہے تو میں اسی طرح کروں گا جو میں نے سنا ہے، اگر میں نے اپنے سننے کے مطابق اس کے بھائی کا حق اس کو دلوادیا تو گویا اس کے لئے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ دیا۔[1] (بخاری)

خون ناحق

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کے دین میں برابر گنجائش ہے جب تک کہ وہ حرام خون نہ کرے۔ (بخاری)

مال غیر

حضرت خولہ بنت عامر انصاریؓ سے روایت ہے (یہ حضرت حمزہؓ کی بیوی تھیں) کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آدمی اللہ تعالیٰ کے مال میں بغیر حق کے گھستے ہیں، ان کے لئے قیامت میں آگ ہے۔ (بخاری)

---

(۱) وہ یہ نہ سمجھے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے حق میں فیصلہ کردیا ہے وہ اب حلال ہے، اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ عالم الغیب نہیں تھے، ورنہ آپ کو ضرور معلوم ہوجاتا کہ حق دراصل کس کا ہے۔

مسلمانوں کی عزت اوران کے حقوق

آیات قرآنی

﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ﴾ (حج، آیت/۳۰)

جو اللہ کی حرمتوں کی عزت کرے گا تو اس کے لئے اللہ کے یہاں بہتر ہوگا۔

﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ (حج/۳۲)

جو اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کی عزت کرے گا تو یہ دل کا ادب ہے۔

﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (حجر/۸۸)

اپنے بازو مومنوں کے لئے جھکا دو۔

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعاً وَّمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعاً﴾ (مائدہ/۳۲)

جس نے کسی کی جان لی بغیر جان کے بدلہ میں یا زمین میں فساد کیا بغیر فساد کے تو اس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جس نے اس کو زندہ رکھا گویا اس نے سب کو زندہ رکھا۔

احادیث

مومن کی مثال

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن مومن کے لئے مثل عمارت کے ہے ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کرتی ہے اور آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ملایا۔ (بخاری، مسلم)

مسلمان کی تکلیف کا خیال

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہماری مسجد یا

ہمارے بازاروں کے پاس سے گذرے اور اس کے پاس تیر ہوں تو وہ اس کے پھل روک لے یا تھام لے اس خیال سے کہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ پہنچ جائے۔ (بخاری، مسلم)

مسلمان ایک جسم ہیں

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کی مثال ان کی آپس کی محبت، رحمدلی اور مہربانی میں جسم کی طرح ہے جب اس کا کوئی عضو بیمار ہوتا ہے تو سارا جسم جاگتا ہے اور اس کو بخار آجاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حسن بن علیؓ کو پیار کیا، آپؐ کے پاس اقرع بن حابسؓ کھڑے تھے، انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہمارے دس لڑکے ہیں اور ہم کسی کو پیار نہیں کرتے آپؐ نے فرمایا جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔
(بخاری، مسلم)

بچوں کو پیار

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ عرب کے کچھ لوگ نبی ﷺ کے پاس آئے اور کہا کیا آپؐ اپنے بچوں کو پیار کرتے ہیں آپؐ نے فرمایا ہاں، انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم پیار نہیں کرتے، آپؐ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے دلوں سے اپنی رحمت کو کھینچ لے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔ (بخاری، مسلم)

رحم و مہربانی

حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں فرماتا۔ (بخاری، مسلم)

کمزوروں اور بیماروں کے خیال سے ہلکی نماز

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو تو نماز ہلکی کردو، اس لئے کہ ان میں کمزور بھی ہیں بیمار بھی ہیں اور بوڑھے بھی ہیں اور جب اکیلے پڑھو تو جتنی چاہے لمبی کرو۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ ضرورت مند بھی تمہارے پیچھے ہوتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی مسلمانوں کے ساتھ رعایت

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بعض ایسے عمل جن کو آپؐ بہت پسند فرماتے تھے صرف اس لئے چھوڑ دیتے تھے کہ اگر مسلمان اس کو کرنے لگیں گے تو ان پر فرض کردیا جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو پے در پے روزہ رکھنے سے منع فرمایا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ آپؐ بھی تو پے در پے روزے رکھتے ہیں تو آپؐ نے فرمایا میں تمہاری طرح نہیں ہوں، میں ایسی حالت پر رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

چھوٹے بچہ کی ماں کی رعایت

حضرت ابو قتادہ حارث بن ربعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور نماز لانبی کرنے کا ارادہ کرتا ہوں، اتنے میں کسی بچہ کا رونا سنتا ہوں تو اس بات کو ناپسند کرتے ہوئے نماز کو مختصر کردیتا ہوں کہ اس کی ماں کو تکلیف ہوگی۔ (بخاری، مسلم)

حضرت جُندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی امان میں ہوگیا، پس دیکھو اللہ تم سے اپنی امان کے متعلق مطالبہ نہ

کرے اور جس سے اس نے اپنی امان کے متعلق مطالبہ کرلیا[۱]، تو اس کو پالے گا، پھر اس کو اوندھے منہ جہنم کی آگ میں گرادے گا۔ (مسلم)

مسلمان کا مسلمان پر حق

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان بھائی بھائی ہیں، نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کو بے یار و مددگار چھوڑے، اور جو کسی کی حاجت پوری کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت پوری کرے گا، جو کسی کی تکلیف کو دور کرے گا اللہ اس کی تکلیف قیامت کے دن دور کرے گا، جو کسی کی ستر پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی کرے گا۔ (بخاری، مسلم)

مسلمان کی تحقیر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان بھائی بھائی ہیں نہ ان کی خیانت کرے، نہ ان سے جھوٹ بولے، نہ ان کو رسوا کرے، ہر مسلمان پر مسلمان کا خون اس کا مال اور اس کی عزت حرام ہے، آپؐ نے فرمایا تقویٰ یہاں ہے (یعنی دل میں) ہے [۲]، اور انسان کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے۔ (ترمذی)

مسلمان کے حقوق

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دوسرے سے حسد نہ کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو، ایک دوسرے سے غصہ نہ کرو اور نہ قطع رحمی کرو اور سودا لے کر مول تول ہو جانے پر دوسرا اپنا سودا پیش نہ کرے [۳]، اور اللہ کے بندے بھائی بھائی

---

(۱) یعنی جس نے صبح کی نماز پڑھنے والے مسلمان کو کوئی تکلیف دی تو اس کے خلاف اللہ خود مدعی ہوگا۔

(۲) یعنی خوف خدا کا اصل مقام انسان کا دل ہے، ریاکاری اور منافقانہ ظاہرداری سے کچھ نہیں ہوتا۔

(۳) ایک مسلمان تاجر سے سودا ہو گیا دوسرے تاجر نے قصداً قیمت کم کردی اور کہا میں اتنے میں دیتا ہوں پہلے کا نقصان ہو گیا یہ نہیں کرنا چاہئے۔

ہو جاؤ، مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرے نہ حقیر سمجھے نہ ذلیل کرے اور تقویٰ یہاں ہے، آپؐ نے اپنے سینہ کی طرف تین مرتبہ اشارہ فرمایا اور انسان کے لئے اتنی ہی برائی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر سمجھے، مسلمان پر مسلمان کا خون اس کا مال اس کی عزت حرام ہے۔ (مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے بھائی کے لئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری و مسلم)

مومن کی تعریف

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو، وہ ظالم ہو یا مظلوم، ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ مظلوم ہو تو اس کی مدد کروں اور ظالم کی مدد کس طرح کروں، آپؐ نے فرمایا اس کو ظلم سے روکو یا اس کو منع کرو، یہ اس کی مدد ہے۔ (بخاری)

مسلمان کے پانچ حق ہیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں، سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ میں شرکت کرنا، دعوت قبول کرنا، چھینک پر یرحمک اللہ کہنا۔ (بخاری، مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں، جب ملاقات ہو تو سلام کرے، دعوت دی جائے تو قبول کرے، جب نصیحت چاہے تو خیر خواہی کرے، جب چھینک آئے تو یرحمک اللہ کہے، بیمار کی عیادت کرے، جنازہ کے ساتھ چلے۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول اللہ ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا ہے، اور سات چیزوں سے منع فرمایا ہے، حکم یہ ہے کہ مریض کی عیادت

کرو، جنازہ کے ساتھ چلو، چھینک پر یرحمک اللہ کہو، قسم کھانے والے کی قسم پوری کرو، مظلوم کی مدد کرو، دعوت کو قبول کرو اور سلام کو پھیلاؤ سونے کی انگوٹھیوں سے یا سونے کی انگوٹھی پہننے سے، چاندی کے برتن میں پانی پینے سے، سرخ کپڑوں سے، ریشم کے کپڑوں سے اور استبرق اور دیباج کے لباس سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری، مسلم)

مسلمانوں کے عیوب کی پردہ پوشی

آیات قرآنی

﴿اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ﴾ (نور، آیت/۱۹)

بیشک جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی اور بداخلاقی پھیلے ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

احادیث

دنیا میں پردہ پوشی سے آخرت میں پردہ پوشی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جو اللہ کا بندہ کسی اللہ کے بندہ کی ستر پوشی کرے گا اللہ اس کی قیامت میں پردہ پوشی کرے گا۔ (مسلم)

گناہ کا اعلان

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے سب لوگ معاف کر دیئے جائیں گے سوائے علانیہ (۱) گناہ کرنے والوں کے، اور علانیہ گناہ کرنا یہ ہے کہ آدمی رات کو کوئی گناہ کرے اور وہ چھپا ڈھکا ہو، پھر صبح خود ہی اس کا

(۱) اس لئے کہ اس سے خدا کے معاملہ میں جرأت کا اظہار ہوتا ہے اور لوگوں کو شہ ہوتی ہے۔

اعلان کردے اور کہے کہ میں نے رات کو اس اس طرح کیا، اللہ نے تو اس کو چھپایا تھا، اس نے خود ہی راز فاش کیا۔ (بخاری، مسلم)

لونڈی کی سزا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لونڈی بدکاری کرے اور اس کے اس فعل کی تحقیق ہو جائے تو اس کو حد لگائی جائے اور ڈانٹ پھٹکار نہ کی جائے، پھر اگر دوبارہ اس سے یہ فعل سرزد ہو تو اس کو حد لگائی جائے اور زجر و توبیخ نہ کی جائے، اگر تیسری بار پھر یہی عمل کرے تو اس کو بیچ ڈالے، خواہ بال کی رسی کے معاوضہ میں ہی ہو۔ (بخاری، مسلم)

شراب پینے کی سزا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی لایا گیا، جس نے شراب پی تھی، آپؐ نے فرمایا اس کو مارو پیٹو، حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ پھر کوئی تو ہاتھ سے مار رہا تھا، کوئی جوتوں سے، کوئی کپڑوں سے، جب وہ واپس چلا تو ایک شخص نے کہا کہ اللہ تجھے رسوا کرے، آپؐ نے فرمایا یہ مت کہو، شیطان کی اس کے مقابلہ میں مدد نہ کرو۔[1] (بخاری)

مسلمانوں کی حاجت روائی

آیات قرآنی

﴿وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾ بھلائی کرو شاید کہ تم فلاح پاؤ۔

(حج/۷۷)

---

(۱) یعنی سزا بھگت چکا اب اس کے لئے ہدایت و اصلاح کی دعا کرو۔

احادیث

مسلمانوں کی مدد کی فضیلت اور نفع

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان بھائی بھائی ہیں نہ ان پر ظلم کرے اور نہ بے یار و مددگار چھوڑے اور جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرے گا تو اللہ اس کی حاجت پوری کرے گا اور جو کسی مسلمان کی تکلیف کو دور کرے گا، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف دور فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی ستر پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی ستر پوشی فرمائے گا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو کسی مومن کی دنیاوی مصیبتوں میں سے ایک کو دور کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی آخرت کی مصیبتوں میں ایک مصیبت کو دور کرے گا اور جو کسی مشکل والے کی مشکل آسان کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مشکل دنیا اور آخرت میں آسان کرے گا اور جو مسلمان کی ستر پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی ستر پوشی فرمائے گا اور جو اپنے بھائی کی مدد میں ہوگا اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں ہوگا اور جو علم کی تلاش میں راستہ طے کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرمائے گا اور جو لوگ اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر یعنی مسجد میں جمع ہوں گے اور اللہ کی کتاب پڑھیں گے اور آپس میں سنائیں گے تو ان کے دلوں پر تسکین اترے گی اور رحمت ان کو ڈھانپ لے گی اور فرشتے ان کو گھیر لیں گے، اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس والوں میں ان کا ذکر فرمائے گا اور جو اپنے عمل میں سستی کرے گا تو اس کو اس کا نسب نہیں بڑھا سکتا۔(۱) (مسلم)

---

(۱) یعنی عمل کی کوتاہی کی تلافی نسب سے نہیں ہو سکتی اور نسب عمل کا قائم مقام نہیں ہو سکتا۔

سفارش

آیات قرآنی

﴿مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَّكُنْ لَهٗ نَصِيْبٌ مِّنْهَا﴾ (نساء۔۵۸)

جس نے کسی کے لئے اچھی سفارش کی تو اس کو اس کا اجر ملے گا۔

احادیث

سفارش کی ترغیب

حضرت ابوموسی اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کوئی حاجت مند آتا تو آپؐ اپنے ہم نشینوں سے فرماتے کہ سفارش کرو اس کا اجر ملے گا اور فیصلہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان پر جیسا چاہے کرے گا۔[۱] (بخاری، مسلم)

سفارش کا قبول کرنا ضروری نہیں

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بَرِیرہؓ[۲] سے فرمایا، اپنے شوہر کی طرف پلٹ جاؤ، انہوں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ ہم کو حکم دیتے ہیں، آپؐ نے فرمایا نہیں میں تو سفارش کرتا ہوں،[۳] بولیں مجھ کو اس کی حاجت نہیں۔[۴] (بخاری)

---

(۱) یعنی تم سفارش کے ثواب سے کیوں محروم رہو۔

(۲) حضرت بریرہؓ کو حضرت عائشہؓ نے آزاد کیا، حضرت بریرہؓ کے شوہر غلامی کی حالت میں تھے، رسول اللہ ﷺ نے حضرت بریرہؓ کو نکاح باقی رکھنے اور فسخ کرنے کا اختیار دیا تھا، تو وہ اپنے شوہر سے الگ ہوگئی تھیں۔

(۳) حضور ﷺ نے سفارش اس وجہ سے کی تھی کہ حضرت بریرہؓ کے شوہر بریرہؓ کے غم میں روتے پھرتے تھے تو حضور ﷺ کو ترس آیا تھا۔ (۴) معلوم ہوا کہ حکم ٹالا نہیں جاسکتا، سفارش کے بارے میں اختیار ہے۔

لوگوں کے درمیان مصالحت

آیات قرآنی

﴿لَاخَيْرَ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنْ نَّجْوَاهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ﴾ (نساء/۱۱۴)

ان کی بہت سے سرگوشیوں میں بھلائی نہیں مگر جو صدقہ کا حکم دے یا بھلائی کا اور لوگوں کے درمیان اصلاح کا.

﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ (نساء/۱۲۸)

اور صلح بہتر ہے.

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ﴾ (انفعال، آیت/۱)

اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح قائم کرو.

﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ﴾ (حجرات/۱۰)

بیشک مسلمان بھائی بھائی ہیں پس اپنے بھائیوں کے درمیان صلح قائم رکھو.

احادیث

صدقہ کی قسمیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں کے ہر جوڑ پر صدقہ ہے، دو آدمیوں کے درمیان عدل کرنا صدقہ ہے، آدمی کی مدد جانور کے بارے میں کرو، اس کو سوار کردو یا اس کے سامان کو اس کی سواری پر لاد دو صدقہ ہے، اچھی بات کہو صدقہ ہے، ہر قدم جو نماز کے لئے اٹھاؤ صدقہ ہے، اور راستہ سے کانٹا وغیرہ ہٹا دو صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

لوگوں کے درمیان مصالحت کرانے میں جھوٹ نہیں ہوتا

حضرت ام کلثوم بنت عقبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے فرماتے

ہوئے سنا ہے، وہ جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولے، اس کو بھلی بات پہنچائے اور اس سے بھلی (۱) بات کہے۔ (بخاری، مسلم)

ایک مقروض کا قرض کم کرانا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر جھگڑا کرنے والوں کی آواز سنی، ان کی آوازیں تیز تھیں، ان میں سے ایک اپنے قرض کو کم کراتا تھا اور نرمی چاہتا تھا اور دوسرا کہتا تھا کہ خدا کی قسم میں کم نہ کروں گا آپؐ نکلے اور فرمایا کہاں ہے اللہ پر قسم کھانے والا کہ میں نیکی نہ کروں گا اس نے کہا میں ہوں یا رسول اللہ جو یہ چاہے وہ اس کے لئے ہے۔ (۲) (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ کا ایک قبیلہ میں مصالحت کرانے کے لئے تشریف لے جانا

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو خبر پہنچی کہ بنی عمرو بن عوف کے درمیان جھگڑا ہے تو آپؐ ان لوگوں کے درمیان صلح کرانے کے ارادہ سے تشریف لائے تو آپؐ کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی تھے، رسول اللہ ﷺ بیٹھے تھے کہ نماز کا وقت آ گیا، حضرت بلالؓ حضرت ابوبکرؓ سے پاس آئے اور کہا اے ابوبکرؓ کیا تم لوگوں کی امامت کر سکتے ہو، ابوبکرؓ نے فرمایا ہاں، حضرت بلالؓ کھڑے ہو گئے حضرت ابوبکرؓ نے آگے بڑھ کر تکبیر کہی، پھر لوگوں نے بھی کہی، اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور صف میں کھڑے ہو گئے لوگ تالیاں بجانے لگے، حضرت ابوبکرؓ نماز کی حالت میں دوسری طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے، لوگوں نے جب زیادہ تالیاں بجائیں تب متوجہ ہوئے تو دیکھا رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں، آپؐ نے ابوبکرؓ کو نماز قائم رکھنے کا اشارہ کیا، حضرت ابوبکرؓ نے اپنے

---

(۱) یعنی دو شخصوں میں اگر ناموافقت ہو گئی اور تیسرا آدمی ان میں سے ایک کے پاس جائے اور کہے کہ تمہارے مخالف نے تمہاری تعریف کی یا تمہارا مداح ہے اور دوسرے کے پاس جا کر بھی یہی کہے تو وہ جھوٹا کہے جانے کا مستحق نہیں ہے۔

(۲) وہ سمجھ گئے کہ حضورؐ کا منشاء یہ ہے کہ اس کے لئے آسانی کر دی جائے انہوں نے فوراً قبول کر لیا۔

ہاتھ بلند کئے، اللہ کی تعریف کی اور پیچھے پلٹ کے صف میں کھڑے ہوگئے، رسول اللہؐ آگے آئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی، جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے لوگو تم کو کیا ہوا جب کوئی نئی چیز نماز میں پیش آئی تو تالیاں بجانے لگے، تالیاں عورتوں کے لئے ہیں، کوئی چیز اگر نماز میں حارج ہو تو سبحان اللہ کہو جب سبحان اللہ کہو گے جو سنے گا متوجہ ہو جائے گا، اور اے ابوبکرؓ تم نے نماز کیوں نہ پڑھائی جب کہ ہم نے تمھاری طرف اشارہ کیا، انہوں نے کہا ابوقحافہ کے بیٹے کو روا نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے نماز پڑھائے۔ (بخاری، مسلم)

کمزور غریب مسلمانوں کی فضیلت

آیات قرآنی

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ﴾
(کہف/۲۸)

اپنے نفس لوگوں کے ساتھ روکو جو اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں ان سے نہ پھریں۔

احادیث

دوزخ اور جنت کے لوگوں کا فرق

حضرت حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کیا میں تم کو جنت والوں کی خبر نہ دوں، ہر کمزور، جو کمزور سمجھا جاتا ہے، اگر اللہ پر قسم کھائے [1] تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری کرتا ہے اور کیا میں تم کو دوزخ والوں کی خبر نہ دوں، ہر متکبر اور بخیل شخص۔ (بخاری، مسلم)

---

(۱) یعنی اگر یوں کہہ دے کہ خدا کی قسم یونہی ہوگا تو اللہ اس کی زبان کی لاج رکھے گا۔

غریب مسلمان کی فضیلت

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس سے گذرا، آپؐ نے لوگوں سے فرمایا، اس آدمی کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے، لوگوں نے کہا یہ آدمی سردار ہے، واللہ اگر یہ پیام دے تو اس کا نکاح ہو جائے، اگر سفارش کرے تو اس کی سفارش قبول کی جائے، رسول اللہ ﷺ خاموش رہے، پھر دوسرا آدمی آیا آپؐ نے فرمایا اس کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ کہا یا رسول اللہ یہ مسلمانوں کے فقراء میں ہے اگر یہ پیام دے تو رد کر دیا جائے، سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے اور بات کہے تو سنی نہ جائے آپؐ نے فرمایا پہلے جیسے زمین بھر سے یہ بہتر ہے۔ (۱) (بخاری، مسلم)

جنت دوزخ کی آبادی

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت اور دوزخ میں جھگڑا ہوا، دوزخ نے کہا مجھ میں سرکش اور مغرور ہیں، جنت نے کہا مجھ میں مسکین اور کمزور لوگ ہیں، اللہ تعالیٰ نے دونوں کے درمیان فیصلہ کیا، فرمایا جنت تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعہ میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا اور دوزخ تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعہ جس پر چاہوں گا عذاب کروں گا اور تم دونوں کا بھرنا میرے ذمہ ہے۔ (مسلم)

دنیا میں وزنی اللہ کے یہاں بے وزن

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن، موٹا، لانبا تڑنگا آدمی آئے گا اور اس کا وزن اللہ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر نہ ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

ایک غریب حبشی کا خیال

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام عورت مسجد کی صفائی میں مشغول

---

(۱) یہ پیغمبرانہ شان کی بات ہے کہ پہلے کے متعلق کچھ نہ فرمایا۔

رہتی تھی، یا جواں مرد تھا، رسول اللہ ﷺ نے جب اس کو نہ دیکھا تو لوگوں سے اس کے متعلق پوچھا لوگوں نے کہا اس کا انتقال ہوگیا ہے، آپؐ نے فرمایا تم نے مجھے خبر کیوں نہ کی، گویا انہوں نے اس کو حقیر سمجھا، آپ نے فرمایا مجھے اس کی قبر بتاؤ، لوگوں نے پتہ دیا تو آپؐ نے اس پر نماز پڑھی، پھر فرمایا یہ قبریں اپنے رہنے والوں پر تاریکی سے بھری رہتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی قبروں کو میری نماز کی وجہ سے روشن کر دیتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کتنے پراگندہ بال اور غبار آلود لوگ ہیں جن کے لئے دروازے بند رہتے ہیں اگر وہ اللہ پر قسم کھالیں تو وہ ان کی قسم پوری فرما دیتا ہے۔ (مسلم)

اکثر جنتی

حضرت اسامہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا، اس میں اکثر داخل ہونے والے مسکین تھے اور دولت مند روک دیئے گئے تھے لیکن دوزخ والوں کو آگ کا حکم دیا گیا میں دوزخ کے دروازہ پر کھڑا ہوا، تو اکثر اس میں داخل ہونے والی عورتیں تھیں۔ (بخاری، مسلم)

تین بچوں نے ماں کی گود میں گفتگو کی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، گہوارہ میں تین ہی نے گفتگو کی، حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نے اور اس بچہ نے جس کو جُریج کی طرف منسوب کرتے تھے اور جُریج کا قصہ یہ ہے کہ وہ ایک عبادت گذار آدمی تھے انہوں نے ایک عبادت گاہ بنا رکھی تھی، اس میں رہا کرتے تھے، ایک دن ان کی ماں آئیں، وہ نماز پڑھ رہے تھے، انہوں نے ان کو آواز دی، جُریج نے کہا اے پروردگار کیا کروں ماں کو جواب دوں یا کہ نماز پڑھوں؟ وہ نماز پڑھتے ہی رہے ماں چلی گئیں، دوسرے روز پھر آئیں اور آواز دی، وہ پھر نماز میں تھے، انہوں نے کہا اے پروردگار ماں اور نماز کا مقابلہ ہے؟ وہ پھر نماز پڑھتے

رہے، ماں نے کہا اے اللہ اس وقت تک اس کو موت نہ دے جب تک یہ بری عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے، ایک دن بنی اسرائیل جُریج اور ان کی عبادت کا ذکر کر رہے تھے، ایک عورت نے کہا (جس کی خوبصورتی ضرب المثل تھی) کہ اگر تم کہو تو میں ان کو فتنہ میں ڈال دوں، وہ ان کے پاس آئی، انہوں نے التفات نہ کیا، وہ ایک چرواہے کے پاس گئی جو جُریج کی عبادت گاہ میں رات کو رہا کرتا تھا وہ ملوث ہوا، جب اس کے لڑکا ہوا تو کہا یہ جُریج کا لڑکا ہے، لوگ جُریج کے پاس آئے اور ان کو اس عبادت گاہ پر سے اتارا اور اس کو منہدم کر دیا اور ان کو مارنا شروع کیا، انہوں نے کہا آخر کیا بات ہے؟ لوگوں نے کہا تم نے گناہ کیا، انہوں نے کہا بچہ کہاں ہے؟ لوگ اس کو لائے، انہوں نے کہا اچھا مجھے نماز پڑھ لینے دو، انہوں نے نماز پڑھی، نماز پڑھنے کے بعد بچہ کے پاس آئے اور اس کے پیٹ میں انگلی ماری اور کہا اے بچے تیرا باپ کون ہے؟ بچہ نے کہا فلاں چرواہا ہے، بس پھر کیا تھا لوگوں نے جُریج کے ہاتھ پاؤں چومنے شروع کئے اور تبرکاً ان پر ہاتھ پھیرنے لگے اور کہنے لگے ہم تمہاری عبادت گاہ سونے کی تعمیر کریں گے، وہ بولے نہیں جیسے پہلی تھی ویسی ہی بنا دو۔

تیسرا بچہ جو گود میں بولا ایک عورت کا بچہ تھا، ماں بچہ کو دودھ پلا رہی تھی کہ ایک سوار بڑے تزک واحتشام کے ساتھ ادھر سے گذرا، ماں نے اس کو دیکھ کر دعا کی، کہ اے اللہ میرا بچہ بھی اسی شان وشوکت کا ہو، بچہ دودھ چھوڑ کر سوار کو دیکھنے لگا اور کہنے لگا کہ اے پروردگار مجھ کو اس جیسا نہ ہونے دینا، یہ کہہ کر بچہ پھر دودھ پینے لگا، کچھ دیر کے بعد یہ منظر سامنے آیا کہ لوگ ایک لونڈی کو طرح طرح کے جرائم کا الزام دیتے ہوئے اور اس کو بلاوجہ مارتے ہوئے ادھر سے گذرے، لونڈی صرف حسبی اللہ ونعم الوکیل کہتی رہی اور رضا بالقضا پر اس کا عمل رہا، بچہ کی ماں نے یہ دیکھ کر دعا کی کہ اے اللہ میرا بچہ ایسا نہ ہو، بچہ دودھ چھوڑ کر اس کو بھی دیکھنے لگا اور کہنے لگا اے اللہ مجھ کو اسی لونڈی کی طرح بنانا، اب ماں بیٹوں میں اس امر میں سوال جواب شروع ہوا، ماں نے کہا میں نے سوار اور اس کی شان کو دیکھ کر جب دعا کہ کہ میرا بچہ ایسا ہی ہو تو تو نے کہا کہ اے اللہ مجھ کو اس جیسا نہ بنائے اور اس

لونڈی کو جو ذلیل ورسوا کی جارہی تھی، میں نے دیکھ کر جب کہا کہ اللہ تجھ کو ایسی حالت میں مبتلا نہ کرے تو تو نے کہا کہ اے اللہ مجھ کو ایسا ہی کرے، بچہ نے جواب دیا کہ اے ماں، سوار ایک نہایت ہی متکبر اور ظالم شخص تھا اس لئے میں نے اس کی حالت اپنے لئے ناپسند کی اور وہ لونڈی جس کو تم ذلیل سمجھی تھیں حقیقت میں مظلومہ تھی اس لئے میں نے اس کے درجہ کی تمنا کی۔ (بخاری، مسلم)

یتیموں مسکینوں اور لڑکیوں کے ساتھ نرمی

آیات قرآنی

﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (حجر/۸۸)

اپنے بازو مسلمانوں کے لئے جھکادو۔

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهُ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ (کہف/۲۸)

اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ روکو جو اپنے پروردگار کو صبح وشام پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں ان سے نہ پھریں کہ تم دنیا کی زندگی کی زینت چاہو۔

﴿فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلَا تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ﴾ (ضحیٰ/۹-۱۰)

یتیم پر زبردستی مت کرو اور سائل کو مت جھڑکو۔

﴿اَرَاَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ﴾ (ماعون/۱-۳)

کیا تم نے دیکھا جو دین کو جھٹلاتے ہیں یہ وہی ہیں جو یتیم کو دھکے دیتے ہیں اور مسکین کو کھانے پر رغبت نہیں دلاتے۔

احادیث

غریب مسلمانوں کی فضیلت

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ ہم اور ابن مسعودؓ اور ہذیلؓ کا ایک

آدمی اور بلالؓ ان کے علاوہ دو آدمی اور جن کا نام میں بھول گیا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، قریش نے ہم لوگوں کو دیکھ کر نبی ﷺ سے درخواست کی کہ آپ ان لوگوں کو نکال دیجئے تا کہ یہ ہم پر جرأت نہ کریں، اس بات کا آپ کے دل میں کچھ خیال گذرا (۱) اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری :

﴿ وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ﴾ (انعام/۵۲)

(مسلم)

''ان لوگوں کو نہ نکالو جو اپنے رب کو صبح اور شام پکارتے ہیں اور اس کی رضا چاہتے ہیں۔''

غریبوں کی دل شکنی

حضرت عائذ بن عمرو مزنیؓ سے روایت ہے (یہ ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے بیعت رضوان کی تھی) کہ سلمان صہیبؓ اور بلالؓ اور کچھ لوگ بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوسفیانؓ ادھر سے گذرے تو ان لوگوں نے کہا ابھی تک اللہ کی تلواروں (۲) نے اللہ کے دشمنوں میں اپنا اثر نہیں کیا، حضرت ابوبکرؓ نے کہا تم قریش کے سردار اور بزرگ کے متعلق ایسی باتیں کہتے ہو، پھر نبی ﷺ کے پاس آئے اور اپنی کہی ہوئی بات کی خبر دی، آپؐ نے فرمایا اے ابوبکر تم نے شاید ان کو ناراض کر دیا ہے، اور اگر تم نے ان کو ناراض کر دیا ہے تو البتہ تم نے اپنے رب کو ناراض کر دیا، حضرت ابوبکرؓ ان لوگوں کے پاس آئے اور کہا اے بھائیو! کیا میری بات نے تم کو ناراض کر دیا، انہوں نے کہا نہیں اللہ تم کو بخشے اے میرے بھائی۔ (۳) (مسلم)

---

(۱) کہ شاید اس طرح یہ اللہ کے دین کی طرف متوجہ ہوں اور یہ تو میرے ہی لوگ ہیں گھر میں پھر آجائیں گے۔

(۲) مطلب یہ کہ ابوسفیان اب تک زندہ ہیں اللہ کی تلواروں نے ان کا کام تمام نہیں کیا۔

(۳) صحابہ کرامؓ میں کیا محبت والفت تھی، کوئی کسی کی بات سے برا نہیں مانتا تھا۔

یتیم کی کفالت

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یتیم کی کفالت کرنے والا اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے، کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی میں کچھ فرق رکھ کر بتایا کہ اس طرح۔ (۱) (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یتیم کی کفالت کرنے والا خواہ اس کا ہو یا دوسرے کا ہو، وہ اور میں جنت میں اس طرح ہوں گے، راوی نے کلمہ کی انگلی ملا کر بتایا کہ اس طرح، اور وہ راوی مالک بن انسؓ تھے۔ (مسلم)

مسکین کی تعریف

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے کہ ایک لقمہ یا دو لقمہ کھجور یا دو کھجوریں اس کو پلٹا دیں (۲) مسکین وہ ہے جو محتاط رہے۔ (۳) (بخاری)

اور ان دونوں کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسکین وہ نہیں ہے جو لوگوں کے پاس آئے اور جائے اور ایک یا دو لقمے، ایک کھجور یا دو کھجوریں اس کو پلٹا دیں، مسکین وہ ہے کہ ایسی دولت نہ پائے جو اس کے لئے کافی ہو، نہ کسی کو اس کی مفلسی کا احساس ہو اور نہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرے۔

بیوہ اور مسکین کی خبر گیری کا ثواب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بیوہ اور مسکین کی خبر لینے والا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور میرا خیال ہے کہ یہ بھی فرمایا ایسے عابد کی

---

(۱) یعنی اللہ اس کو مجھ سے بہت قریب رکھے گا۔

(۲) یعنی اتنے میں اس کا بھلا ہو جائے گا۔

(۳) یعنی سوال وغیرہ سے بچے۔

طرح جو سست نہ پڑے یا ایسے روزہ دار کی طرح جو افطار نہ کرے۔ (بخاری، مسلم)

بری دعوت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، برا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے کہ ان لوگوں کا روکا جائے جو خود سے آئیں اور ان کو بلایا جائے جو انکار کریں (۱) اور جو دعوت قبول نہ کرے گا وہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔

ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ ہی سے روایت ہے کہ ایک بات رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمائی کہ بدترین ولیمہ کا وہ کھانا ہے جس میں امیروں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے۔ (بخاری، مسلم)

لڑکیوں کی پرورش

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو دو لڑکیوں کی پرورش اس وقت تک کرے کہ وہ جوان ہو جائیں تو قیامت کے دن جب وہ آئے گا تو میں اور وہ اس طرح ہوں گے آپ نے اپنی انگلیوں کو ملا دیا۔ (۲) (مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی اس کے ساتھ دو لڑکیاں تھیں، اس نے مجھ سے کچھ مانگا، میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ بھی نہیں تھا وہی میں نے اس کو دیدیا، اس نے اپنی دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دیا خود کچھ نہ کھایا اور چلی گئی، نبی ﷺ تشریف لائے تو میں نے یہ قصہ آپؐ سے بیان کیا، آپؐ نے فرمایا جو لڑکیوں میں کسی چیز کے ساتھ آزمایا جائے (۳) اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو وہ لڑکیاں اس

---

(۱) یعنی کھاتے پیتے آسودہ لوگوں اور امراء کو بلایا جائے اور ضرورتمندوں اور غریبوں کو روکا جائے جیسا عام طور پر ہوتا ہے۔

(۲) لڑکیوں کی پرورش کرنا بڑا مشکل کام ہے اور یوں بھی کہ عرب کے لوگ زندہ دفن کر دیا کرتے تھے، اب جو ان کی پرورش کرے گا وہ اللہ کی خوشی کے لیئے کرے گا، پھر لڑکیوں سے ان مالی و دنیاوی فوائد کی توقع بھی نہیں جو لڑکوں سے ہوتی ہے۔

(۳) یعنی ان کی پرورش اس کے ذمہ ہو۔

کے لیئے آگ سے پردہ بن جائیں گی۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک عورت آئی، اس کے ساتھ اس کی دو لڑکیاں تھیں، اس نے مجھ سے کھانا مانگا میں نے اس کو تین کھجوریں دیں، عورت نے ایک ایک کھجور اپنی دونوں لڑکیوں کو دی اور ایک کھجور کھانے کی نیت سے اپنے منہ تک لے جائے لگی تھی کہ لڑکیوں نے پھر مانگا عورت نے کھجور کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک دونوں کو دیدیا اور چلی گئی، مجھ کو اس کی حالت پر تعجب ہوا، میں نے اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا، آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں لڑکیوں کے ذریعہ اس پر جنت واجب کی اور دوزخ سے آزاد کیا۔ (مسلم)

یتیموں، ضعیفوں اور عورتوں کا حق

حضرت خویلد بن عمرو خزاعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ میں یتیموں، ضعیفوں اور عورتوں کے حق سے ڈراتا ہوں۔[1] (نسائی)

ضعیفوں کی برکت سے رزق

حضرت مصعب بن سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ سعد کو خیال پیدا ہوا کہ لوگوں پر ان کو فضیلت حاصل ہے، نبی ﷺ نے فرمایا تمہاری جو مدد کی جاتی ہے اور تم کو جو رزق دیا جاتا ہے وہ تمہارے ضعیفوں ہی کی بدولت ہے۔ (بخاری)

حضرت ابودرداء عُوَیمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ مجھے کمزوروں میں تلاش کرو، کمزوروں کی وجہ سے تم کو رزق ملتا ہے اور انھیں کی وجہ سے تمہاری مدد کی جاتی ہے۔ (ابوداؤد)

---

(۱) یعنی میں حجت تمام کر دیتا ہوں، اب بھی جو نہ ڈرے وہ خود ذمہ دار ہے۔

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک

آیات قرآنی

﴿وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (نساء/۱۹)

عورتوں سے بھلائی کے ساتھ میل جول رکھو۔

﴿وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَآءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَ تَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا﴾ (نساء/۱۲۹)

عورتوں کے درمیان ہرگز تم پورا عدل نہ کرسکو گے، اگرچہ تم کو حرص ہو، پس ایک طرف نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو لٹکی ہوئی چھوڑ دو، اور اگر تم اصلاح کرلو اور ڈرو تو بیشک اللہ تعالیٰ بخشنے والا ہے۔

احادیث

عورت کی فطرت بدلنے کے درپے نہ ہونا چاہئے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو، عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلیوں میں سب سے زیادہ اوپر کا حصہ ٹیڑھا ہے اور اس کو سیدھا کرو گے تو ٹوٹ (۱) جائے گی، اور اگر اس کو چھوڑ دو گے تو ٹیڑھی ہی رہے گی، پس عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔ (بخاری، مسلم)

عورت شریک زندگی ہے اس سے لونڈی غلام کا سا سلوک اچھا نہیں

حضرت عبداللہ بن زمعہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دے رہے تھے،

---

(۱) یعنی فطرت نسوانی کو تبدیل کرنے کی اگر کوشش کرو گے تو اس سے اس کی فطرت مسخ ہو جائے گی۔

آپؐ نے ناقہ ثمود کا اور جس نے اس کی کونچیں کاٹ دی تھیں اس کا ذکر فرمایا، آپؐ نے إذ انبعث اشقاھا (جب کہ قوم کا سب سے بد بخت آدمی اس اونٹنی کو ذبح کرنے کے لئے آمادہ ہوا) کی تفسیر فرماتے ہوئے فرمایا کہ ایک زبردست آدمی جو اپنے خاندان کی قوت وحمایت کی وجہ سے مضبوط ومحفوظ تھا اس کام کے لئے تیار ہوا۔

پھر عورتوں کا ذکر فرمایا اور ان کے بارے میں بہت نصیحتیں کیں، فرمایا کیا بات ہے کہ ایک وقت مرد اپنی بیوی کو غلام کی طرح پیٹے، پھر ممکن ہے اسی دن رات کو، اس کے ساتھ رہے، پھر ریاح خارج ہونے پر ہنسنے کے متعلق نصیحت فرمائی کہ آدمی دوسرے کے اس فعل پر کیوں ہنستا ہے جب کہ اس سے خود بھی ایسی حرکت ہوتی ہے۔ (بخاری، مسلم)

مومن مرد مومنہ عورت سے نفرت نہ کرے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن مرد مومنہ عورت سے نفرت نہ کرے، اگر اس کی ایک عادت ناپسند ہے تو دوسری عادت اس کو خوش کرسکتی ہے۔ (مسلم)

عورتوں کے حقوق

حضرت عمروؓ بن الاحوص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کی اور فرمایا عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو، وہ تمہارے یہاں بطور قیدی کے ہیں، ان کے سوا تم ان کی کسی چیز کے مالک نہیں، اگر وہ غلطی کر بیٹھیں تو ان سے الگ رہو اور ان کو ایسا مارو کہ ان کو تکلیف نہ ہو، پس اگر وہ مان لیں تو ان پر کوئی تکلیف نہ ڈالو، اور سن لو کہ تمہاری بیویوں پر تمہارا حق ہے اور تمہاری بیویوں کا تم پر حق ہے، تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ تمہارے بستروں پر ان کو نہ بٹھائیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور تمہارے گھروں میں ان کو نہ بلائیں جن کا آنا تمہیں ناپسند ہو اور تم پر ان کا حق یہ ہے کہ ان کے

کھلانے پہنانے میں بھلائی کرو۔ (ترمذی)

حضرت معاویہ بن حَیدہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ہماری بیویوں کا ہم پر کیا حق ہے، آپؐ نے فرمایا کہ جب تم کھاؤ تو ان کو بھی کھلاؤ اور جب پہنو تو ان کو بھی پہناؤ اور ان کے منھ پر نہ مارو اور انھیں گالیاں نہ دو اور ان کو نہ چھوڑو مگر گھر میں۔ (ابوداؤد)

کامل ترین مومن کی تعریف

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے کامل مومن وہ ہے جو اخلاق میں بہتر ہو اور اپنی عورتوں کے لئے اچھا ہو۔ (ترمذی)

بدسلوک شوہر

حضرت ایاس بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی بندیوں کو نہ مارو، حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ عورتیں اپنے شوہروں پر بہت دلیر ہوگئیں تو آپؐ نے ان کو مارنے کی اجازت دی، تو عورتیں رسول اللہ ﷺ کے گھروں کے گرد پھرنے لگیں اور اپنے شوہروں کی شکایت کرنے لگیں آپؐ نے فرمایا کہ محمد کے گھر والوں کو بہت سی عورتوں نے گھیر لیا جو اپنے شوہروں کی شاکی ہیں ان کے شوہر اچھے لوگ نہیں ہیں۔ (ابوداؤد)

دنیا کی بہترین دولت

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دنیا ایک پونجی ہے اور اس کی بہترین دولت نیک عورت ہے۔ (مسلم)

بیوی پر شوہر کا حق

آیات قرآنی

﴿اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ﴾
(نساء/۳۴)

مرد عورتوں کے منتظم اور نگراں ہیں، کیونکہ اللہ نے ان کو فضیلت دی ہے بعض کو بعض پر وہ اس لئے کہ وہ اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں پس نیک بخت عورتیں فرمانبردار ہوتی ہیں اور شوہر کی غیر موجودگی میں نگہبانی کرتی ہیں اللہ کی حفاظت سے۔

احادیث

شوہر کی ناراضگی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شوہر اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے، اس کا شوہر اس سے رات کو ناراض رہے تو فرشتے اس پر صبح تک لعنت کرتے رہتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے جب عورت اپنے شوہر سے بگڑ کر اس کے بستر سے الگ رات گذارتی ہے تو فرشتے اس پر صبح تک لعنت کرتے ہیں۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور عورت آنے سے انکار کرے تو آسمان والے سب اس پر ناراض ہوں گے یہاں تک کہ اس کا شوہر اس سے راضی ہو۔

شوہر کی اجازت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی عورت کو جائز نہیں کہ اس کا شوہر موجود ہو اور وہ اس کے بغیر اجازت نفل کے روزے رکھے اور اس کی اجازت کے بغیر دوسروں کو اس کے گھروں میں بلائے۔ (بخاری، مسلم)

تم میں کا ہر ایک ذمہ دار

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تم میں کا ہر ایک ذمہ دار ہے ہر ایک سے اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا، مرد اپنے گھر والوں پر ذمہ دار ہے، عورت اپنے شوہر کی اور اس کے لڑکوں کی ذمہ دار ہے، تم سب سے اس کی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

شوہر کی اطاعت

حضرت طلق بن علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مرد اپنی ضرورت کے لئے اپنی بیوی کو بلائے تو وہ آئے اگرچہ تنور پر بیٹھی ہو۔ (ترمذی، نسائی)

شوہروں کی تعظیم کی انتہا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ (ترمذی)

شوہر کی رضامندی کا نتیجہ

حضرت ام المومنین ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب عورت مر جائے اور اس کا شوہر اس سے راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (ترمذی)

شوہر کو تکلیف دینا

حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بیوی جب اپنے شوہر کو دنیا میں تکلیف دیتی ہے تو فراخ چشم حوروں میں سے جو اس کی بیوی ہوگی وہ کہتی ہے کہ تیرا برا ہو وہ تیرا مہمان ہے تو اس کو تکلیف نہ دے، قریب ہے کہ اللہ اس کو تجھ سے جدا کردے اور ہماری طرف کردے۔ (ترمذی)

عورتوں کا فتنہ

حضرت اسامہؓ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے بعد کوئی فتنہ مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ نہیں چھوڑا۔ (بخاری، مسلم)

گھر والوں پر خرچ

آیات قرآنی

﴿وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ﴾ (بقر، ع-۲۳۳)

جس کا بچہ ہے ہر اس پر لازم ہے (دودھ پلانے والی عورتوں کا) کھانا اور کپڑا بھلائی کے ساتھ۔

﴿لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْساً إِلَّا مَآ اٰتَاهَا﴾ (طلاق/۷)

اور اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرو جتنی گنجائش ہو، اور جس پر خرچ تنگ ہوگیا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس چیز کو خرچ کرے جو اس کو اللہ نے دیا ہے اور اللہ کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اس کی وسعت کے مطابق۔

﴿وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِنْ شَيْئٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ﴾ (سبا، ۳۹)

تم نے کسی چیز سے جو کچھ خرچ کیا اس کا نعم البدل عطا ہوگا۔

احادیث

گھر والوں پر خرچ کرنے کا اجر سب سے زیادہ ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک دینار تم نے اللہ کے راستہ میں خرچ کیا، ایک دینار گردن کے آزاد کرنے میں، ایک دینار مسکینوں پر صدقہ کیا اور ایک دینار گھر والوں پر خرچ کیا، تو جو دینار گھر والوں پر خرچ کیا اس کا درجہ سب سے زیادہ ہے۔ (مسلم)

حضرت ثوبانؓ مولیٰ رسول اللہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا افضل ترین وہ دینار ہے جس کو آدمی اپنے گھر والوں پر خرچ کرے اور ان جانوروں پر خرچ کیا جائے جو اللہ کے راستہ میں کام آئیں اور وہ دینار جو اللہ کے راستہ میں اپنے ساتھیوں پر خرچ کیا جائے۔ (مسلم)

بیوی کو کھلانے کا ثواب

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اللہ کی خوشی چاہتے ہوئے جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ اس کا اجر دے گا، چاہے اپنی بیوی کے منھ میں ایک لقمہ رکھو۔ (بخاری، مسلم)

اولاد پر خرچ کرنے کا ثواب

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میری اولاد جو پہلے شوہر سے ہے ان پر خرچ کرنے میں اجر ہے، میں ان کو بری حالت میں چھوڑنا نہیں چاہتی اور وہ میری ہی تو اولاد ہیں، آپؐ نے فرمایا ہاں جو کچھ بھی تم خرچ کرو گی تمہیں اجر ملے گا۔ (بخاری، مسلم)

گھر والوں پر ثواب کی نیت سے خرچ کرنا

حضرت ابو مسعود البدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مرد اپنے گھر والوں پر اجر طلب کرتے ہوئے خرچ کرے تو یہ صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

اپنے متعلقین کی مدد نہ کرنا بڑا گناہ ہے

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کا گناہ یہی کافی ہے کہ جس کا کفیل ہو اس کی کفالت سے ہاتھ اٹھالے۔ (ابوداؤد، مسلم)

خرچ کرنے والے کے لئے نعم البدل کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہر روز دو فرشتے اترتے ہیں، ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو نعم البدل عطا فرما، دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیلوں کو نقصان اور تباہی دے۔ (بخاری مسلم)

متعلقین سے ابتدا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کی ابتدا ان لوگوں سے کرو جن کی تم پرورش کرتے ہو، اور بہترین صدقہ وہ ہے جو کچھ دولت بچا کر کیا جائے اور جو محتاط رہنا چاہے گا اللہ اس کو محتاط رکھے گا، جو استغنا چاہے گا اللہ اس کو غنی کرے گا۔ (بخاری)

محبوب چیز کا خرچ کرنا

آیات قرآنی

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾
(آل عمران، آیت/۹۲)

اس وقت تک نیکی کو نہ پہنچو گے جب تک کوئی محبوب چیز خرچ نہ کرو۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ﴾
(بقر، آیت/۲۶۷)

اے ایمان والو! ان پاک چیزوں کو خرچ کرو جو تم نے کمائی ہیں اور جو ہم نے زمین سے نکالی ہیں خاص طور سے خراب ہی چیز نہ خرچ کرو۔

احادیث

ایک صحابی کا سب سے زیادہ پسندیدہ مال راہ خدا میں دینا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انصار میں ابوطلحہؓ سب سے زیادہ مالدار تھے اور ان کے مال میں ان کو بیرحا[1] بہت پسند تھا، وہ مسجد[2] کے سامنے تھا، رسول اللہ ﷺ اکثر اس میں تشریف لے جاتے اور اس کا پانی پیتے جو بہت شیریں تھا، حضرت انسؓ کہتے ہیں جب یہ آیت اتری ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ تو حضرت ابوطلحہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا یا رسول اللہ آپ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ اور مجھے اپنے مال میں بیرحا بہت مرغوب ہے، میں اس کو اللہ کے لئے صدقہ کرتا ہوں اور اس کے ذخیرہ اور نیکی کی امید اللہ سے رکھتا ہوں پس آپؐ اس کو جہاں اللہ کا حکم ہو وقف کر دیجئے، آپؐ نے فرمایا او ہو یہ مال تو بہت نفع کا

(۱) کنواں۔ (۲) مسجد نبوی۔

ہے، یہ مال تو بہت نفع کا ہے جو کچھ تم نے کہا میں نے سنا، میرے رائے یہ ہے کہ اس کو اپنے قرابت داروں کے لئے وقف کردو، حضرت ابوطلحہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ جو آپؐ کی مرضی ہو، پھر اس کو حضرت ابوطلحہؓ نے اپنے چچازاد بھائیوں میں تقسیم کردیا۔ (بخاری، مسلم)

اپنے گھر والوں کو نیکی کا حکم

آیات قرآنی

﴿وَاْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا﴾ (طٰہٰ/۱۳۲) — اپنے گھر والوں کو نیکی کا حکم دو اور اس پر قائم رہو۔

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا﴾ (تحریم/۲۶۷) — اے ایمان والو! اپنی جانوں کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔

احادیث

چھوٹے بچہ کی نگرانی اور احتیاط

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حسن بن علیؓ نے ایک کھجور اٹھالیا اور اپنے منھ میں رکھ لیا، آپؐ نے فرمایا ارے ارے اس کو پھینکو، کیا تم نہیں جانتے کہ صدقہ کا مال ہم نہیں کھاتے۔ (بخاری، مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا صدقہ ہمارے لئے جائز نہیں۔ (۱)

بچہ کی تربیت اور آداب کی تعلیم

حضرت عمر بن ابوسلمہؓ سے (جو ام سلمہؓ کے صاحبزادہ اور رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھے) روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا اور پیالہ میں ادھر ادھر سے کھایا

(۱) یہی شفقت و محبت نہیں ہے کہ بچہ کو اچھا کھلائے پہنائے، بڑی محبت یہ ہے کہ ناجائز و مشتبہ چیز سے بچائے۔

کرتا تھا، آپؐ نے فرمایا اے لڑکے اللہ کا نام لے کر سیدھے ہاتھ سے کھا اور اپنے سامنے سے کھا، اس کے بعد میں اسی طرح سے کھانے لگا۔ (بخاری، مسلم)

ہر شخص اپنے متعلقین کا ذمہ دار ہے اور خدا کے سامنے جوابدہ ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ تم اپنی اپنی جگہ پر ذمہ دار ہو، خلیفہ ذمہ دار ہے اس سے اپنی رعیت کے متعلق پوچھا جائے گا، مرد اپنے گھر کا ذمہ دار ہے اس کے متعلق اس سے پوچھا جائے گا، عورت اپنے شوہر کے گھر کی ذمہ دار ہے اس کے بارے میں اس سے پوچھا جائے گا، خادم اپنے آقا کے مال کا ذمہ دار ہے اس سے اس کے متعلق پوچھا جائے گا، تم سب ذمہ دار ہو، اپنی رعیت کے متعلق تم سے پوچھا جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

بچوں کو نماز کی تاکید اور تنبیہہ

حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہاری اولاد جب سات برس کی ہو تو نماز کی تاکید کرو، جب دس برس کی ہو تو مار کر نماز پڑھاؤ[1]، اور ان کے بستر الگ کر دو۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوثریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بچے سات برس کے ہوں تو نماز کی تاکید کرو اور جب دس برس کے ہوں تو ان کو مار مار کر نماز پڑھاؤ۔

(ابوداؤد، ترمذی)

---

(۱) اس میں مسلمانوں نے بڑا تساہل کر رکھا ہے، تعلیم کی خاطر مشکوک و عارضی کامیابی کی لالچ میں زد و کوب، زجر و توبیخ سب روا ہے لیکن نماز کے لئے اشارہ کرنا بھی گراں ہے، بچہ ایک دن مدرسہ نہ جائے تو سخت باز پرس ہو اور نماز فرض ہونے کے بعد بھی برسوں نماز نہ پڑھے تو پیشانی پر شکن تک نہ آئے اور کبھی اس کو ٹوکا نہ جائے، اکثر والدین نماز پڑھتے ہیں لیکن اولاد سے نماز کے لئے کہنا ضروری نہیں سمجھتے اور ان کے نماز نہ پڑھنے پر کوئی ناراضگی اور گرانی نہیں ہوتی۔

پڑوسی کا حق

آیات قرآنی

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ (نسا/۳۶)

اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور والدین کے ساتھ بھلائی کرو، اور قرابت داروں کے ساتھ اور یتیموں اور مسکینوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور رفیق و شریک زندگی کے ساتھ اور مسافروں کے ساتھ اور جن کے تم مالک ہو۔

احادیث

حضرت جبریلؑ کی تاکید

حضرت ابن عمرؓ اور حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبریلؑ مجھے برابر ہمسایہ کے بارے میں وصیت کرتے رہے، یہاں تک کہ مجھ کو خیال ہوا کہ کہیں اس کو وارث نہ بنا دیں۔ (بخاری، مسلم)

سالن زیادہ کر کے پڑوسی کی مدد

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر جب تم کوئی سالن پکاؤ تو شوربہ زیادہ کر دیا کرو اور اپنے ہمسایہ کا خیال رکھو۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ ابوذرؓ نے کہا میرے محبوب محمد ﷺ نے مجھے وصیت کی کہ جب کوئی سالن پکاؤں تو شوربہ زیادہ کر دوں پھر اپنے ہمسایہ کے گھر کی خبر لوں۔ (۱)

---

(۱) کیا اخلاق کی تعلیم ہے اس سے بڑھ کر کیا غم خواری، ہمدردی اور اعانت ہو سکتی ہے۔

ایمان کی شرط

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم وہ مومن نہیں، خدا کی قسم اس میں ایمان نہیں، خدا کی قسم وہ صاحبِ ایمان نہیں، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ کون؟ فرمایا جس کی شرارتوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔ (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جنت میں وہ داخل نہ ہوگا جس کے شر سے اس کے ہمسایہ کو امن نہ ہو۔

کسی تحفہ کو حقیر نہ سمجھو

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان عورت پڑوسن اپنی پڑوسن کے لئے کسی تحفہ کو حقیر نہ سمجھے (۱) اگرچہ بکری کا ایک کھر ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری، مسلم)

دیوار میں لکڑی گاڑنے سے نہ روکنا چاہئے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پڑوسی کو دیوار میں لکڑی وغیرہ گاڑنے سے نہ روکے، پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کیا بات ہے کہ تم اس سے اعراض کرتے ہو، خدا کی قسم میں تمہارے شانوں کے درمیان اس کو پھینک دوں گا۔ (۲) (بخاری، مسلم)

ہمسایہ کو تکلیف نہ دے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ہمسایہ کو تکلیف نہ دے، جس کا ایمان اللہ اور آخرت پر ہو

---

(۱) بعض اوقات بڑے اور خاص تحفہ کے اہتمام میں برسوں گزر جاتے ہیں اور اس کی توفیق نہیں ہوتی۔

(۲) یعنی تم کو جتا کر کہوں گا اور یہ حکم پہونچاؤں گا۔

وہ اپنے مہمان کی خاطر کرے، جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ بھلی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوشریح خزاعیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے، اس کو اپنے پڑوسی سے حسن سلوک کرنا چاہئے، جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو اپنے مہمان کا اکرام کرنا چاہئے اور جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس کو اچھی بات کہنا چاہئے ورنہ خاموش رہے۔ (مسلم)

قریب تر پڑوسی زیادہ مستحق ہے

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے دو پڑوسی ہیں میں کس کو تحفہ بھیجوں، آپؐ نے فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔ (بخاری)

اللہ کے نزدیک افضل کون ہے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے یہاں وہ لوگ بہتر ہیں جو اپنے ساتھیوں کے لئے بہتر ہیں اور اللہ کے یہاں وہ پڑوسی بہتر ہے جو اپنے پڑوسی کے لئے بہتر ہے۔ (ترمذی)

والدین کے ساتھ سلوک

آیات قرآنی

﴿وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَالْجَارِ ذِى الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ﴾ (نساء/۳۶)

اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قرابت داروں، یتیموں، مسکینوں اور قریب کے پڑوسی اور دور کے پڑوسی اور رفیق و شریک زندگی اور مسافروں کے ساتھ اور جن کے تم مالک ہو۔

﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَ الْاَرْحَامَ﴾
(نساء/۱)

اللہ سے ڈرو جس کے نام کا واسطہ دیتے ہو اور رشتوں کا لحاظ رکھو۔

﴿وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَاللّٰهُ بِهٖ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَیَخَافُوْنَ سُوْٓءَ الْحِسَابِ﴾
(رعد/۲۱)

جو لوگ جوڑتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے پروردگار سے حساب کی برائی سے ڈرتے ہیں۔

﴿وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْناً﴾
(عنکبوت/۸)

اور ہم نے انسان کو نیکی کرنے کی وصیت کی اور اس کے والدین کے بارے میں۔

﴿وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاهُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَاناً اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلاً كَرِیْماً وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّیٰنِیْ صَغِیْراً﴾ (بنی اسرائیل/۲۳-۲۴)

تمہارے رب نے فیصلہ کیا ہے سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ بھلائی کرو۔ اگر ان میں ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو ان کو اف نہ کہو اور ان کو مت جھڑکو اور ان سے اچھی بات کہو اور اپنے نرمی کے بازو ان کے لئے رحم کے ساتھ جھکا دو اور کہو اے پروردگار ان پر رحم کر جیسا انھوں نے بچپن میں ہمیں پالا ہے۔

﴿وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْناً عَلٰی وَهْنٍ وَّفِصَالُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْلِیْ وَلِوَالِدَیْكَ﴾ (لقمان/۱۴)

اور ہم نے انسان کو نیکی کرنے کی وصیت کی اس کے والدین کے بارے میں اس کی ماں نے اس کے بوجھ کو کمزوری پر کمزوری برداشت کرتے ہوئے اٹھایا اور دو برس میں اس کا دودھ چھٹایا اس لئے کہ میرا شکر کرو اور اپنے والدین کے شکر گزار رہو۔

احادیث

محبوب ترین عمل

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے، آپؐ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا، میں نے کہا پھر؟ فرمایا والدین

کے ساتھ بھلائی کرنا، میں نے کہا پھر؟ فرمایا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری، مسلم)

والدین کے احسان کا صلہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیٹا اپنے باپ کو بدلہ نہیں دے سکتا، مگر اس طرح کہ باپ کو کسی کی غلامی میں پائے تو اس کو خرید کر آزاد کرے۔ (مسلم)

رشتہ داری کا خیال

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر کرے اور جس کا ایمان اللہ اور آخرت پر ہو وہ صلۂ رحمی کرے اور جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ بولے تو اچھی بات بولے، ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری، مسلم)

صلہ رحمی اور قطع رحمی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا جب اس سے فارغ ہوا تو رشتہ نے عرض کیا قطع رحمی سے پناہ مانگنے کی یہ جگہ ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں، کیا تو راضی ہے کہ جو تجھے جوڑے اسے میں جوڑوں، اور جو تجھے کاٹے میں اس کو کاٹوں، رشتہ نے کہا ہاں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا پس یہ تیرے لئے ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو:

﴿ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴾ (محمد/۲۲-۲۳)

''کیا یہ ممکن ہے کہ جب تم کو حکومت اور موقع ملے تو تم زمین پر فساد پھیلاؤ، اور قطع رحمی کرو، وہی لوگ ہیں کہ اللہ نے ان پر لعنت کی اور اندھا، بہرا کیا۔''

(بخاری، مسلم)

بخاری کی ایک روایت میں یہ بھی ہے کہ جو تجھے جوڑے گا اس کو میں جوڑوں گا اور جو تجھے کاٹے گا اس کو میں کاٹوں گا۔

ماں کا حق اور فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے اچھے برتاؤ کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے، آپؐ نے فرمایا تمہاری ماں، کہا پھر؟ فرمایا تمہاری ماں، کہا پھر؟ فرمایا تمہاری ماں، کہا پھر؟ فرمایا تمہارے باپ۔
(بخاری، مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ اس آدمی نے پوچھا یا رسول اللہؐ میرے اچھے برتاؤ کا کون زیادہ مستحق ہے، آپؐ نے فرمایا تیری ماں، کہا پھر؟ فرمایا تیری ماں، کہا پھر؟ فرمایا جو سب سے زیادہ قریب ہو، جو سب سے زیادہ قریب ہو۔

ماں باپ کی بڑھاپہ میں خدمت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اس کی ناک خاک آلودہ ہو، اس کی ناک خاک آلودہ ہو جس نے اپنے ماں باپ کے بڑھاپہ کو پایا اور جنت میں نہ داخل ہوا۔[1] (مسلم)

قطع رحمی کا بدلہ صلہ رحمی ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ میرے قرابت دار ہیں، میں ان سے صلۂ رحمی کرتا ہوں وہ قطع رحمی کرتے ہیں، میں ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں، وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں، میں بردباری کرتا ہوں وہ مجھ سے سختی برتتے ہیں، آپؐ نے فرمایا جیسا تم کہہ رہے ہو اگر سچ ہے تو تم ان کے منھ میں خاک ڈالتے ہو اور اللہ کی مدد تمہارے ساتھ برابر رہے گی جب تک تم اس پر قائم رہو گے۔ (مسلم)

---

(۱) یعنی ان کی خدمت و فرمانبرداری کر کے جنت کا مستحق نہ ہوا۔

صلہ رحمی سے رزق اور عمر میں برکت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اپنے رزق میں کشائش چاہتا ہو اور اپنی عمر میں ترقی چاہتا ہو وہ صلہ رحمی کرے۔ (بخاری، مسلم)

قرابت داروں پر وقف اور ہبہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ابوطلحہؓ انصار میں سب سے زیادہ مالدار تھے اور ان کو اپنے مال میں بیرحا بہت مرغوب تھا وہ مسجد کے سامنے تھا، رسول اللہ ﷺ اکثر تشریف بھی لاتے اور اس کا پانی نوش فرماتے تھے جب یہ آیت اتری ﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ﴾ تو عرض کیا حضور مجھے سب سے زیادہ بیرحا پسند ہے سو میں اس کو اللہ کے لئے صدقہ کرتا ہوں اور اس کی نیکی اور ذخیرہ کی اللہ کے یہاں امید رکھتا ہوں اور آپؐ اس کو جہاں اللہ چاہے وقف کر دیجئے، آپؐ نے فرمایا ارے یہ مال تو بہت نفع والا ہے، جو کچھ تم نے کہا میں نے سنا، میری رائے یہ ہے کہ اس کو اپنے قرابت داروں پر وقف کر دو، حضرت ابوطلحہؓ نے کہا جو آپؐ کی مرضی ہو، پھر اس کو حضرت ابوطلحہؓ نے اپنے چچازاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔ (بخاری، مسلم)

والدین کی خدمت ورفاقت میں جہاد کا ثواب

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی طرف بڑھا اور کہا میں آپؐ سے ہجرت اور جہاد پر بیعت کرنا چاہتا ہوں اور اللہ سے اس کے اجر کی خواہش رکھتا ہوں، آپؐ نے فرمایا تمہارے والدین میں کوئی زندہ ہیں کہا ہاں دونوں زندہ ہیں، فرمایا تم اللہ سے اجر چاہتے ہو؟ کہا ہاں، فرمایا بس تم اپنے والدین کی طرف پلٹ جاؤ اور ان سے اچھا برتاؤ کرو۔

اور ان دونوں کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا

اور جہاد کی اجازت چاہی، آپؐ نے فرمایا تیرے والدین زندہ ہیں، اس نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا کہ انھیں کے بارے میں کوشش کرو۔ (۱)

بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بدلہ دینے والا صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے صلۂ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ اس کے ساتھ قطع رحمی کی جائے اور وہ صلۂ رحمی کرے۔ (بخاری)

جو رشتہ کاٹے گا اللہ اس کو کاٹے گا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ عرش سے معلق ہے اور کہتا ہے جو مجھے جوڑے گا اللہ اس کو جوڑے گا اور جو مجھ کو کاٹے گا اللہ اس کو کاٹے گا۔ (بخاری، مسلم)

نانہیال والوں کی مدد

حضرت ام المومنین میمونہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بغیر اجازت ایک لونڈی آزاد کی، جب میری باری کا دن آیا اور آپؐ تشریف لائے تو میں نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میں نے ایک لونڈی آزاد کی ہے، آپؐ نے فرمایا کیا تم نے ایسا کیا ہے؟ میں نے کہا ہاں، فرمایا اگر تم اس کو اپنے نانہیال والوں کو دے دیتیں تو اس کا تم کو بڑا اجر ملتا۔ (بخاری، مسلم)

مشرکہ ماں کے ساتھ سلوک

حضرت اسماءؓ بنت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ میری ماں میرے گھر آئیں

---

(۱) یعنی بوڑھے ماں باپ کی خدمت اور اس وقت تمہارے لئے جہاد پر مقدم ہے اور چونکہ جہاد کی نیت تھی اور معذوری ہے اس لئے اس کا ثواب بھی ملے گا۔

اور وہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایمان نہیں لائی تھیں، میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتویٰ لیا، میری ماں آئی ہیں وہ مجھ سے حسن سلوک کی خواہشمند ہیں، کیا میں ان کے ساتھ صلۂ رحمی کر سکتی ہوں آپؐ نے فرمایا ہاں، تم اپنی ماں کے ساتھ صلۂ رحمی کر سکتی ہو۔

(بخاری، مسلم)

شوہر کو دینے میں دہرا اجر

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عورتو! صدقہ کرو کچھ نہیں تو زیور ہی سہی، حضرت زینبؓ کہتی ہیں کہ میں عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس آئی اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو صدقہ کا حکم دیتے ہیں اور تم نادار آدمی ہو، رسول اللہ ﷺ سے جا کر دریافت کرو، اگر مجھے تمہارا دینا کافی ہو تو خیر، ورنہ دوسروں کو دیدوں، حضرت عبداللہؓ نے کہا تم ہی جاؤ، تو میں گئی، دیکھا کہ ایک انصاری کی بیوی رسول اللہ ﷺ کے دروازہ پر کھڑی ہیں اور یہی غرض ان کو بھی لائی ہے، بلالؓ آئے تو میں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ اور کہو کہ دو عورتیں دروازہ پر کھڑی ہیں اور پوچھتی ہیں کہ کیا ہم اپنے شوہروں کو صدقہ دے سکتے ہیں، مگر یہ نہ بتانا کہ ہم کون ہیں، حضرت بلالؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپؐ سے پوچھا، آپ نے فرمایا وہ کون ہیں، کہا ایک انصاری کی بیوی ہیں اور ایک زینبؓ، آپؐ نے فرمایا کون سی زینب؟ انھوں نے کہا عبداللہ بن مسعود کی بیوی، آپؐ نے فرمایا ان کے لئے دہرا اجر ہے، ایک قرابت داری کا اور ایک صدقہ کا۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی تعلیم

حضرت ابوسفیانؓ سے روایت ہے کہ ہرقل نے مجھ سے کہا نبی ﷺ تم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا وہ کہتے ہیں ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، اور جو تمہارے باپ دادا کہتے ہیں وہ چھوڑ دو اور نماز کا، صدقہ کا پاکدامنی کا اور صلۂ رحمی

کا حکم دیتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلق ورشتہ کی بناء پر سلوک

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عنقریب تم ایک زمین فتح کروگے اس میں قیراط کا نام لیا جائے گا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ مصر کو فتح کروگے اس زمین میں قیراط کا نام لیا جائے گا، تو تم اس کے رہنے والوں کے ساتھ بھلائی کرنا، یہ اس لئے کہ ان کا تعلق اور رشتہ ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم اس کو فتح کرو تو اس کے رہنے والوں کے ساتھ احسان کرو اس لئے کہ ان کا تعلق اور رشتہ ہے اور فرمایا کہ سسرالی (۱) رشتہ ہے۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ کا اہل خاندان سے خطاب

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اتری ﴿وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ﴾ (۲) تو رسول اللہ ﷺ نے قریش کو بلایا، جب وہ جمع ہوئے تو عام وخاص سے خطاب فرمایا، آپؐ نے فرمایا اے بنی عبد شمس، اے بنی کعب بن لوی اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ، اے بنی مُرّہ بن کعب اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ، اے بنی عبد مناف اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ، اے بنی ہاشم اپنی جان کو آگ سے بچاؤ، اے بنی عبد المطلب اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ، اے فاطمہؓ اپنی جانوں کو آگ سے بچاؤ، بیشک میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے لئے کسی چیز کا مالک نہیں، سوا اس کے کہ تمہارا رشتہ ہے جس کی حفاظت کروں۔ (مسلم)

---

(۱) رشتہ داری سے مراد یہ ہے کہ حضرت ہاجرہ، حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ اور حضرت ماریہؓ ابراہیم ابن رسول اللہ کی والدہ مصر ہی کی تھیں۔

(۲) اپنے قرابت داروں کو ڈراؤ۔

رشتہ کا خیال

حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے پکار کر بغیر پوشیدگی کے فرماتے تھے کہ فلاں کی اولاد میری دوست نہیں ہے، میرا دوست اللہ ہے اور نیک مسلمان، لیکن ان کا رشتہ ہے میں اس کی حفاظت کروں گا۔ (بخاری، مسلم)

رشتہ جوڑنے کی فضیلت

حضرت خالد بن زید انصاریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتایئے جو مجھے جنت میں داخل کرے اور دوزخ سے دور رکھے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، نماز قائم رکھو، زکوۃ دو اور رشتہ جوڑو۔ (بخاری، مسلم)

دُہری فضیلت

حضرت سلمان بن عامرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم لوگ افطار کرو تو کھجور سے کرو، اس میں برکت ہے، اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے کھولو، پانی پاک کرنے والا ہے اور صدقہ مسکین پر صدقہ ہے، اور رشتہ داروں پر صدقہ کرنے میں دو فضیلتیں ہیں صدقہ اور رشتہ جوڑنا۔ (ترمذی)

باپ کے حکم سے بیوی کو طلاق

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی بیوی کو بہت چاہتا تھا حضرت عمرؓ اس کو ناپسند کرتے تھے، انہوں نے مجھ سے کہا کہ اس کو طلاق دے دو، میں نے انکار کیا حضرت عمرؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اس کا ذکر کیا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کو طلاق دیدو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

ماں کے حکم سے بیوی کو طلاق

حضرت ابودرداءؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی میرے پاس آیا اور کہا میری بیوی ہے اور میری ماں مجھے حکم دیتی ہے کہ اس کو طلاق دو، میں نے کہا رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ باپ جنت کے دروازوں میں بیچ کا دروازہ ہے چاہے اس دروازہ کو ضائع کردو یا اس کی حفاظت کرو۔ (ترمذی)

خالہ ماں کے مرتبہ میں ہے

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ خالہ ماں کے مرتبہ میں ہے۔ (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ کی تعلیم

حضرت عمروؓ بن عبسہؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے پاس نبوت کے زمانہ میں مکہ میں آیا، میں نے کہا آپ کون ہیں فرمایا میں پیغمبر ہوں، میں نے کہا پیغمبری کیا ہے؟ فرمایا مجھے اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے، میں نے کہا کس چیز کے ساتھ آپ کو بھیجا ہے؟ فرمایا مجھے بھیجا ہے رشتہ جوڑنے کے لیئے اور بتوں کے توڑنے کے لیئے اور یہ کہ اللہ کو ایک سمجھا جائے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے۔

نافرمانی اور رشتہ توڑنا

آیات قرآنی

﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ﴾ (محمد/۲۲-۲۳)

کیا یہ ممکن ہے جب تم کو حکومت ملے تو تم زمین میں فساد پھیلاؤ اور رشتوں کو توڑو، وہی لوگ ہیں کہ ان پر اللہ تعالیٰ نے لعنت کی اور ان کو گونگا و اندھا کیا۔

﴿وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ﴾ (رعد/۲۵)

اور وہ لوگ جو اللہ کے عہد کو توڑتے ہیں اس کی مضبوطی کے بعد، اور کاٹتے ہیں جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں، وہی لوگ ہیں کہ ان کے لئے لعنت ہے اور ان کے لئے برا گھر ہے۔

﴿وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا﴾ (بنی اسرائیل/۲۳-۲۴)

اور تمہارے رب نے فیصلہ کیا ہے کہ اسی کی عبادت کرو اور والدین کے ساتھ احسان کرو، اگر تمہارے سامنے ان میں کا ایک یا دونوں بوڑھے ہو جائیں تو ان کے سامنے اف نہ کرو اور ان کو مت جھڑکو اور ان سے اچھی بات کہو اور اپنے بازو نرمی اور رحم کے ساتھ ان کے لئے جھکا دو اور کہو اے پروردگار ان پر رحم کر جیسا انھوں نے بچپن میں ہمیں پالا ہے۔

احادیث

تین بڑے گناہ

حضرت نفیع بن الحارثؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو تین بڑے گناہوں کی خبر دوں، ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ، آپؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا، آپ ٹیک لگائے ہوئے تھے اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا سن لو جھوٹی بات کہنا اور جھوٹی گواہی دینا اور آپؐ برابر اس کو دہراتے رہے، یہاں تک کہ ہم نے کہا اے کاش آپ خاموش ہو جائے۔[1] (بخاری، مسلم)

والدین کی نافرمانی گناہ کبیرہ ہے

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور

(۱) کیونکہ آپ کو تکلیف ہو رہی تھی صحابہ کرامؓ رسول اللہ ﷺ کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتے تھے۔

خودکشی کرنا اور جانتے بوجھتے ہوئے جھوٹی قسم کھانا۔ (بخاری، مسلم)

والدین کو گالی دلانا گالی دینا ہے

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا بڑے گناہوں میں سے یہ بھی ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اپنے ماں باپ کو کون گالی دے سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا آدمی کسی کے باپ کو گالی دے گا تو وہ اس کے باپ کو گالی دے گا، وہ اس کی ماں کو گالی دے گا تو وہ اس کی ماں کو گالی دے گا۔
(بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ یہ بات بڑے گناہ کی ہے کہ آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے، لوگوں نے کہا کون اپنے باپ پر لعنت کر سکتا ہے، آپ نے فرمایا آدمی کسی کے باپ پر لعنت کرے گا تو وہ اس کے باپ پر لعنت کرے گا وہ اس کی ماں پر لعنت کرے گا تو وہ اس کی ماں پر لعنت کرتے گا۔

رشتہ توڑنے والا جنت میں نہ جائے گا

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا توڑنے والا جنت میں نہ داخل ہوگا، حضرت سفیانؓ نے اپنی روایت میں کہا ہے یعنی رشتہ توڑنے والا۔
(بخاری، مسلم)

ممنوع و ناپسندیدہ باتیں

حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر تمہاری ماں کی نافرمانی حرام کی ہے، اور اس چیز کو طلب کرنا جو تمہاری نہیں ہے اور کثرت سے مانگنا اور لڑکیوں کو زندہ دفن کرنا اور تمہارے لئے قیل وقال اور مال کے ضائع کرنے کو ناپسند کیا ہے۔ (بخاری، مسلم)

باپ کے دوستوں اور بیوی کے عزیزوں سے سلوک

احادیث

باپ کے دوست کے ساتھ سلوک

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نیکیوں میں بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کا حضرت عمرؓ کے دوست کے ساتھ سلوک

حضرت عبداللہ بن دینارؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ کو مکہ کے راستہ میں ایک دیہاتی ملا، انہوں نے اس کو سلام کیا اور جس گدھے پر وہ سوار ہوتے تھے اس پر اس کو سوار کیا اور اپنا وہ عمامہ دیا جس کو اپنے سر پر باندھا کرتے تھے، میں نے کہا اللہ آپ کا بھلا کرے، یہ ایک دیہاتی آدمی ہے تھوڑی بات سے خوش ہونے والا ہے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا اس کے والد میرے والد عمر بن الخطابؓ کے دوست تھے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے فرماتے تھے کہ نیکیوں میں بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کے دوست کے ساتھ اچھا سلوک کرے۔

ابن دینارؒ سے ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب مکہ کی طرف نکلے ان کے پاس ایک گدھا تھا جس پر آرام سے سواری کرتے تھے اور ایک عمامہ تھا جس کو سر پر باندھتے تھے ایک روز جب وہ گدھے پر سوار تھے ایک اعرابی کا گذر ہوا تو آپ نے کہا

کہ کیا تم فلاں بن فلاں ہو اس نے کہا ہاں تو آپ نے اس کو گدھا دیدیا اور کہا اس پر سوار ہو جاؤ اور عمامہ عطا کیا کہ اس کو سر پر باندھ لو، تو آپ کے بعض ساتھیوں نے کہا اللہ آپ کی مغفرت فرمائے آپ نے اعرابی کو گدھا دیدیا جس پر آپ آرام سے سواری کرتے تھے اور عمامہ دیدیا جس کو اپنے سر پر باندھتے تھے، تو انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نیکیوں میں سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے دوست کے ساتھ اس کی وفات کے بعد حسن سلوک کرے اور اس کے باپ میرے والد عمرؓ کے دوست تھے۔ (مسلم)

والدین کے انتقال کے بعد حسن سلوک

حضرت مالکؓ بن ربیعہ ساعدی سے روایت ہے کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے بنو سلمہ کا ایک آدمی آیا اور کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا کچھ نیکی باقی ہے کہ میں اپنے والدین کے مرنے کے بعد کروں، آپؐ نے فرمایا ہاں ان کے لئے دعا کرنا، ان کے لئے استغفار کرنا اور ان کے بعد ان کے عہد کو پورا کرنا اور ان کے رشتوں کو جوڑنا جو ان کے بغیر نہیں جوڑے جاتے [1] اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔ (ابوداؤد)

بیوی کے انتقال کے بعد اس کی یاد اور محبت

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ کی کسی بیوی پر رشک نہیں کیا، سوائے حضرت خدیجہؓ کے، میں نے ان کو نہیں دیکھا تھا مگر آپؐ ان کا کثرت سے ذکر فرماتے تھے اور جب کوئی بکری ذبح کرتے تو اس کا کوئی ٹکڑا حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجتے اور میں آپؐ سے اکثر کہتی کہ کیا آپؐ کی دنیا میں کوئی نہیں سوا حضرت خدیجہؓ کے، تو آپ فرماتے کہ وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں، مجھے اللہ نے انہیں سے اولاد دی۔ (بخاری، مسلم)

---

(۱) یعنی جو ان کے ذریعہ اور واسطہ سے ہیں مثلاً چچا، ماموں، ان کی اولاد وغیرہ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر آپؐ کوئی بکری ذبح کرتے تو حضرت خدیجہؓ کی سہیلیوں کو اتنا ہدیہ بھیجتے جو ان کو کافی ہوتا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جب بکری ذبح کرتے تو فرماتے کہ خدیجہؓ کی سہیلیوں کو بھیجو۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت خدیجہؓ کی بہن ہالہ نے آپؐ کے پاس آنے کی اجازت چاہی، آپ نے آواز سنی تو سمجھے حضرت خدیجہؓ اجازت مانگ رہی ہیں، آپؐ خوش ہوئے پھر فرمایا او ہو یہ ہالہ بنت خویلدؓ ہیں۔

انصار کی خدمت

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک سفر میں جریر بن عبداللہؓ اور میں ساتھ تھے، وہ میری خدمت کرتے تھے، میں نے ان کو روکا تو وہ کہنے لگے، میں نے انصار کو دیکھا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے تو میں نے قسم کھائی کہ میں جب ان میں سے کسی کے ساتھ رہوں گا تو اس کی خدمت کروں گا۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ کے اہل بیتؓ کا اکرام

آیات قرآنی

﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا﴾ (احزاب/۳۳)

بیشک اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم سے اور تمہارے گھر والوں سے ناپاکی دور کرے اور تم کو پاک کرے۔

﴿وَمَنْ یُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰہِ فَاِنَّھَا مِنْ تَقْوَی الْقُلُوْبِ﴾ (حج/۳۲)

جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے گا بیشک یہ دلوں کا ادب ہے۔

احادیث

اہل بیت کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی وصیت

یزید بن حبان سے روایت ہے کہ میں اور حُصَین بن سبرۃ اور عمرو بن مسلم، زیدؓ ابن ارقم کے پاس آئے، جب ہم ان کے پاس بیٹھے تو ان سے حصین بن سبرہ نے کہا اے زید آپ نے بڑی دولت پائی ہے، آپ نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، ان کی باتیں سنیں آپؐ کی معیت میں جہاد کیا، آپ کے پیچھے نماز پڑھی، اے زید آپ نے بڑی دولت پائی، اے زید آپ نے جو کچھ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ہم سے بیان کریئے، حضرت زیدؓ نے کہا اے بھتیجے خدا کی قسم میں بوڑھا ہو گیا اور میرا زمانہ پرانا ہو گیا، بس جو کچھ میں تم سے کہوں اس کو قبول کرو اور جو نہ کہہ سکوں اس پر مجبور نہ کرو، پھر کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ اس تالاب پر جس کا نام خُمّاً ہے (مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے) کھڑے خطبہ فرما رہے تھے، اللہ کی تعریف وثنا کے بعد فرمایا اے لوگو! میں بھی ایک آدمی ہوں قریب ہے کہ میرے پروردگار کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اس کو قبول کروں، میں تم میں دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں، ان میں اول اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے بس تم اللہ کی کتاب لو اور اس کو مضبوط پکڑو، پھر اللہ کے کتاب کی ترغیب دی اور رغبت دلائی اور فرمایا دوسری چیز میرے گھر والے ہیں، تم کو یاد دلاتا ہوں، ان کے بارے میں اللہ کو، تم کو یاد دلاتا ہوں ان کے بارے میں اللہ کو، حصین نے ان سے کہا اے زید آپؐ کے گھر والے کون ہیں کیا آپ کی بیویاں آپ کے گھر والوں میں نہیں ہیں؟ حضرت زیدؓ نے کہا کہ آپ کی بیویاں آپ کے گھر والوں میں ہیں لیکن یہاں وہ گھر والے مراد ہیں جن پر صدقہ حرام ہے، کہا وہ کون ہیں؟ حضرت زیدؓ نے کہا وہ آل علیؓ ہیں، آل عقیلؓ ہیں، آل جعفرؓ ہیں اور آل عباسؓ ہیں، (حصین نے پوچھا) ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ کہا ہاں۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے خبردار رہو میں تم میں دو چیزیں چھوڑنے والا ہوں، ان

میں ایک اللہ کی کتاب ہے وہ اللہ کی رسی ہے جو اس کو پکڑے گا، وہ ہدایت پر ہے جو اس کو چھوڑے گا وہ گمراہی پر ہے۔

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا آپ کے گھر والوں کے بارے میں لحاظ رکھو۔(۱) (بخاری)

علماء اور بڑوں اور بزرگوں کی توقیر

آیات قرآنی

﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُو الْاَلْبَابِ﴾ (زمر/۹)

کہہ دو جو جانتے ہیں اور جو نہیں جانتے کیا وہ برابر ہو سکتے ہیں، بے شک نصیحت حاصل کرتے ہیں عقل مند۔

احادیث

امامت کے لئے کیا ترتیب ہے

حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو بدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ کی کتاب زیادہ پڑھنے والا ہو، وہ لوگوں کی امامت کرے، اگر قرأت میں سب برابر ہوں تو سنت کا زیادہ جاننے والا امامت کرے، اگر سنت میں سب برابر ہوں تو جو ہجرت میں مقدم (۲) ہو، اور اگر ہجرت میں سب برابر ہوں تو پھر جو عمر میں بڑا ہو وہ امامت کرے

---

(۱) رسول اللہ ﷺ کی محبت میں آپ کے حقوق کی ادائیگی کے خیال سے اجر وثواب کی طمع میں اہل بیت کا اکرام دینی وروحانی برکات کا سبب ہے۔

(۲) ہجرت کرنے والا مسلمان غیر مہاجر سے علم دین، ایمان، فہم وتفقہ اور فضیلت میں بہت بڑھا ہوا تھا، جس شخص نے خالص دینی وروحانی ماحول اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت اور جلیل القدر صحابہؓ کی شب وروز کی معیت میں زیادہ زمانہ گذارا وہ یقیناً اس سے افضل اور امامت کا زیادہ مستحق ہے جو دارالحرب اور دارالکفر سے تازہ وارد ہے۔

اور کوئی کسی امام کے اثر کی جگہ امامت نہ کرے (۱) اور اس کے گھر میں اس کی عزت کی جگہ پر نہ بیٹھے جب تک وہ حکم نہ دے۔ (مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ جو اسلام میں سابق ہو وہ امامت کرے۔

ایک روایت میں ہے کہ لوگوں کی امامت اس کو کرنا چاہئے جو اللہ کی کتاب سب سے زیادہ پڑھنے والا ہو، اگر قرأت میں برابر ہیں تو جو ہجرت میں مقدم ہے اس کو امامت کرنا چاہئے، اگر ہجرت میں برابر ہیں تو جس کی عمر بڑی ہو وہ امامت کرے۔

اہل عقل کو ترجیح

حضرت ابو مسعود عقبہ بن عمرو بدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے وقت ہمارے شانوں پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ برابر رہو، آگے پیچھے رہو گے تو تمہارے دل مختلف ہو جائیں گے اور جو تم میں عقل والے ہیں وہ میرے قریب رہیں (۲) پھر جو ان کے قریب ہیں، پھر جو ان کے قریب ہیں۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تم میں عقل والے ہیں وہ میرے قریب رہیں، پھر جو ان کے قریب ہیں، آپؐ نے تین مرتبہ فرمایا، تم بازاروں کے شور و شر سے بچو۔ (مسلم)

زیادہ عمر والا مقدم ہے

حضرت ابو یحییٰ سہل بن ابو حثمہ انصاریؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہلؓ اور مُحیصہ بن مسعودؓ خیبر (۳) گئے وہاں پہنچ کر دونوں الگ الگ ہو گئے جب محیصہؓ، عبداللہ سہلؓ

---

(۱) مثلاً کسی مسلمان حاکم یا قاضی کے یہاں اس کے دار الامارۃ یا دار القضاء میں جائے تو امامت کے لئے پیشقدمی نہ کرے کہ اس میں اس حاکم یا قاضی کی حق تلفی اور اس کے منصب کی ایک طرح کی تحقیر ہے۔

(۲) فہیم اور صاحب عقل لوگ قریب ہوں گے تو وہ بات سمجھ سکیں گے اور جو کچھ دیکھیں گے اس کو صحیح طور پر دوسروں تک پہنچا سکیں گے۔

(۳) خیبر میں یہودی رہا کرتے تھے اور وہ اس وقت فتح ہو گیا تھا۔

کے پاس آئے تو ان کو خون میں لت پت قتل کیا ہوا پایا، ان کو دفن کر کے مدینہ آئے، عبدالرحمٰن سہل محیصہؓ اور حُوَیصہؓ (یہ دونوں مسعود کے بیٹے تھے) نبی ﷺ کی خدمت میں آئے اور قتل کا مقدمہ پیش کیا، عبدالرحمٰن بن سہل (مقتول کے بھائی) نے گفتگو شروع کی، وہ چھوٹے تھے، آپؐ نے فرمایا پہلے بڑا گفتگو کرے، پہلے بڑا گفتگو کرے وہ قوم میں اچھی بات کرتے ہیں، تو وہ خاموش ہو گئے تو دونوں نے بات کی اور آپؐ نے کہا تم لوگ قسم کھاتے ہو اور قاتل کی طرف رہنمائی کرتے ہو، تو وہ خاموش ہو گئے۔

زیادہ قرآن کا یاد رکھنے والا مقدم ہے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اُحد میں ایک قبر میں دو شہیدوں کو رکھتے تھے، آپؐ فرماتے ان میں کون قرآن زیادہ حاصل کرنے والا تھا، جب ان میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو آپؐ لحد میں اس کو مقدم رکھتے تھے۔ (بخاری)

زیادہ عمر والا مقدم ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، میں نے خواب دیکھا میں ایک مسواک کر رہا ہوں، میرے پاس دو آدمی آئے، ان میں سے ایک بڑا تھا، میں نے چھوٹے کو مسواک دی تو مجھ سے کہا گیا کہ بڑے کو مسواک دو تو میں نے بڑے کو دی۔
(مسلم)

تین شخصوں کی عزت

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی عزت یہ بھی ہے کہ بوڑھے مسلمان اور عاملِ قرآن جو اللہ کے حدوں کے اندر ہو اور منصف بادشاہ کی عزت کی جائے۔ (ابوداؤد)

چھوٹوں پر شفقت بڑوں کی عزت

عمرو بن شعیب سے روایت ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ہم سے نہیں ہے جو اپنے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور اپنے بڑوں کی عزت نہ کرے۔ (۱) (ابوداؤد، ترمذی)

لوگوں سے ان کی حیثیت کے مطابق سلوک

حضرت میمون بن ابی شعیبؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ کے پاس ایک آدمی آیا، تو انہوں نے اس کو ایک روٹی کا ٹکڑا دیا، اور ایک آدمی پرانے کپڑے پہنے ہوئے آیا تو اس کو بٹھایا اور کھانا کھلایا، لوگوں نے اس کے بارے میں سوال کیا، حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے لوگوں سے ان کے مرتبہ کے مطابق معاملہ کرو۔ (ابوداؤد)

حضرت عمرؓ کی مرتبہ شناسی اور بردباری

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ عیینہ بن حصین اپنے بھتیجے حُر بن قیس کے یہاں آئے، حضرت حُر بن قیس ان لوگوں میں سے تھے جو حضرت عمرؓ کے نزدیک رہتے تھے اور حضرت عمرؓ کے ہم نشین اور مشورہ دینے والے پڑھے لکھے لوگ ہوتے تھے، ادھیڑ ہوں یا جوان عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا کہ امیر المومنین کی مجلس میں تمہاری عزت ہے تم میرے لئے اجازت طلب کرو، انہوں نے اجازت چاہی، تو حضرت عمرؓ نے ان کو اجازت دے دی، جب وہ آئے تو کہنے لگے اے ابن خطاب تم ہم کو کچھ نہیں دیتے اور ہمارے درمیان عدل نہیں کرتے ہو، حضرت عمرؓ کو غصہ آ گیا، قریب تھا کہ ہاتھ اٹھائیں، حُر نے کہا یا امیر المومنین اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ سے فرمایا ہے "خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ" (۲) اے امیر المومنین یہ جاہلوں میں ہیں، خدا کی قسم جب

(۱) اگر کسی جماعت میں اس اصول پر عمل ہو تو کیسا نظام اور کیسا امن اور محبت ہو۔

(۲) معافی اختیار کرو، نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔

انہوں نے یہ آیت پڑھی تو حضرت عمرؓ فوراً رک گئے اور ایک تل کے برابر بھی نہیں بڑھے اور وہ کتاب اللہ کے سامنے ہمیشہ گردن جھکا دیتے تھے۔ (بخاری)

بڑوں کا لحاظ

حضرت سَمُرہؓ بن جندب سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لڑکا تھا مجھے آپ کی باتیں یاد ہو جاتی تھیں مگر میں اس لئے نہیں کہنا چاہتا کہ یہاں مجھ سے بڑی عمر کے لوگ موجود ہیں۔ (بخاری، مسلم)

بوڑھے کی عزت کی وجہ سے بڑھاپہ میں عزت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جوان کسی بوڑھے کی عزت اس کے سن کی وجہ سے کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بھی کسی شخص کو مقرر کرے گا جو اس کے بڑھاپہ کے وقت اس کی بھی عزت کرے۔ (ترمذی)

نیک لوگوں کی ملاقات، ان کی صحبت اور ان سے محبت

آیات قرآنی

﴿وَاِذْ قَالَ مُوْسٰی لِفَتٰهُ لَآ اَبْرَحُ حَتّٰٓی اَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ اَوْ اَمْضِیَ حُقُبًا، فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَبِيْلَهٗ فِی الْبَحْرِ سَرَبًا، فَلَمَّا جَاوَزَا قَالَ لِفَتٰهُ اٰتِنَا غَدَآءَ نَا لَقَدْ لَقِيْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا.....

جب حضرت موسیٰ نے اپنے ملازم سے کہا میں (اس سفر میں) برابر چلا جاؤں گا جب تک دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ نہ پہنچ جاؤں یا سالہا سال تک چلتا رہوں جب دونوں دریا کے جمع ہونے کے موقع پر پہنچے اپنی مچھلی دونوں بھول گئے اس نے دریا میں اپنی راہ لی اور چل دی جب دونوں آگے بڑھے تو خادم سے کہا کہ ہمارا ناشتہ دو، البتہ اس سفر میں ہم کو بہت تکلیف سے واسطہ پڑا.....

﴿..... قَالَ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَآ اِلَی الصَّخْرَةِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَآ اَنْسٰنِیْهُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْکُرَهٗ، وَاتَّخَذَ سَبِیْلَهٗ فِی الْبَحْرِ عَجَباً قَالَ ذٰلِكَ مَا کُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰٓی اٰثَارِهِمَا قَصَصاً فَوَجَدَا عَبْداً مِّنْ عِبَادِنَآ اٰتَیْنٰهُ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْماً، قَالَ لَهٗ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُكَ عَلٰٓی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْداً﴾

(کہف/۶۰-۶۶)

.....کہا لیجئے دیکھیے جب ہم اس پتھر پر ٹھہرے تھے تو وہاں مچھلی بھول آئے اور مجھ کو شیطان نے بھلا دیا کہ میں اس کا ذکر کرتا اور اس نے دریا کے بیچ میں راستہ اختیار کیا کہا یہی موقع ہے جس کی ہم تلاش میں تھے، پھر وہ دونوں نقش قدم کو دیکھتے ہوئے الٹے پاؤں پھرے تو ہمارے بندوں میں سے ایک بندے کو پایا جس کو ہم نے خالص اپنی رحمت (یعنی مقبولیت) دی تھی اور ہم نے ان کو اپنی طرف سے خالص علم سکھایا تھا، موسیٰ نے ان سے کہا میں تمہاری پیروی کروں گا، اس شرط پر کہ تم مجھ کو سکھلا دو جو تم کو سکھایا گیا ہے.

﴿وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ﴾

(کہف/۲۸)

اپنے نفس کو ان لوگوں کے ساتھ روکو جو اپنے رب کو صبح و شام اس کی رضا چاہتے ہوئے پکارتے ہیں۔

احادیث

ام ایمنؓ کی ملاقات کے لئے حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ کا جانا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ سے کہا کہ آؤ ام ایمنؓ کی ملاقات کو چلیں جیسے رسول اللہ ﷺ ان سے ملاقات کرنے جایا کرتے تھے، جب وہ دونوں پہنچے تو وہ رونے لگیں، دونوں حضرات نے کہا آپ کیوں روتی ہیں؟ کیا آپ نہیں جانتیں کہ اللہ کے پاس جو چیز ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے زیادہ بہتر ہے، وہ بولیں اس لیے نہیں روتی، میں یہ جانتی ہوں کہ جو اللہ کے یہاں ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بہتر ہے، لیکن مجھے اس لیے رونا آتا ہے کہ وحی کا سلسلہ بند ہو گیا، اس بات کو سن کر دونوں کا بھی دل بھر آیا اور دونون ان کے ساتھ رونے

لگے۔ (مسلم)

مسلمان بھائی سے ملاقات کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی اپنے مسلمان بھائی کی ملاقات کے لئے دوسری بستی روانہ ہوا، اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا، جب اس کے پاس سے گذر ہوا تو فرشتہ نے کہا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو؟ اس نے جواب دیا میں فلاں بستی میں اپنے بھائی سے ملنے جاتا ہوں، فرشتہ نے کہا کیا اس نے تم پر کوئی احسان کیا ہے جو اس کو نبھاتے ہو؟ اس نے کہا نہیں مجھ کو اس سے للّٰہی محبت ہے، فرشتہ بولا میں اللہ کا قاصد ہو، بیشک اللہ تعالیٰ نے تم سے محبت کی جیسے تم نے اس سے اللہ کے لئے محبت کی۔ (مسلم)

مریض کی عیادت اور مسلمان کی زیارت کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی مریض کی عیادت کرتا ہے یا اللہ کی خوشی کی خاطر کسی مسلمان بھائی سے ملاقات کرنے چلتا ہے (۱) تو ایک پکارنے والا پکارتا ہے تو مبارک ہے تیرا چلنا مبارک ہے تو نے جنت میں ایک جگہ بنالی۔ (ترمذی)

اچھا ہمنشین اور برا ہمنشین

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اچھے ہم نشین اور برے ہم نشین کی مثال ایسی ہے جیسے مشک اٹھانے والے اور دھونکنی پھونکنے والے کی، مشک اٹھانے والا یا تم کو کچھ دے گا یا تم اس سے خرید و گے یا اس کی خوشبو ہی پاؤ گے اور دھونکنی

---

(۱) اس دولت اور اس اجر وثواب سے لوگ بہت غافل ہیں، اللہ کے لئے محبت کرنے محض اللہ کی خوشی کے لئے کسی مسلمان کی ملاقات کے لئے چل کر جانے کا رواج روز بروز کم ہوتا جا رہا ہے، اغراض وخواہش نفس یا مادی فوائد کے لئے ملنا جلنا، ہنسنا بولنا، چلنا پھرنا رہ گیا ہے۔

پھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلائے گا یا اس سے بری بو پاؤ گے۔ (بخاری، مسلم)

عورت کی دینداری سب سے بڑی خصوصیت ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا عورت سے چار خصوصیت کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے، اس کے مال، نسب، خوبصورتی یا دین کی وجہ سے بس تم دیندار عورت پسند کرو اور خاک آلود ہوں تمہارے ہاتھ۔[1] (بخاری، مسلم)

جبریل علیہ السلام سے ملاقات کی خواہش

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا ہم سے جتنا ملتے ہو اس سے زیادہ ملنے میں کون سے چیز مانع ہے تو یہ آیت اتری:

﴿ وَمَا نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا ﴾ (مریم، آیت/۶۴)

ہم نہیں اترتے مگر تمہارے رب کے حکم سے اسی کے لئے ہے جو ہمارے سامنے ہے اور جو ہمارے پیچھے ہے۔

تمہارا کھانا پرہیزگار آدمی کھائے

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ساتھ رہو تو مومن کے رہو اور تمہارا کھانا پرہیزگار ہی کھائے۔[2] (ابوداؤد، ترمذی)

دوست کا انتخاب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین[3] پر ہوتا ہے، پس آدمی کو دیکھ لینا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

---

(۱) محبت و پیار کے طور پر فرمایا، عرب کا محاورہ ہے۔

(۲) اس پر کتنے آدمیوں کا عمل ہے؟

(۳) یعنی اس کا طور طریق، اخلاق و عادات حتی کہ عقیدہ و مذہب اختیار کر لیتا ہے، اس لئے دوستوں کے انتخاب میں بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔

جو جس کو چاہتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس کو چاہتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آدمی لوگوں سے محبت کرتا ہے اور وہ ان کے مرتبہ کا نہیں ہوتا، آپؐ نے فرمایا جو جس کو چاہتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا قیامت کب آئے گی؟ آپؐ نے فرمایا تم نے اس کے لئے کیا سامان کیا ہے اس نے کہا میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہوں، آپؐ نے فرمایا تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت کرتے ہو۔ (بخاری، مسلم)

ایک اور روایت میں ہے کہ میں نے اس کے لئے کوئی سامان نہیں کیا نہ زیادہ روزے ہیں نہ نماز نہ صدقہ لیکن مجھے اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ آپؐ اس آدمی کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو کچھ لوگوں سے محبت رکھتا ہے مگر ان کے مرتبہ کا نہیں ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی جس سے محبت رکھتا ہے اسی کے ساتھ ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

عالم ارواح میں ملاقات

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لوگ کانیں ہیں جیسے سونے چاندی کی کانیں ہوتی ہیں جو جاہلیت میں شریف تھے وہ اسلام میں بھی شریف ہیں لیکن جب وہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور روحیں چھاونی والی فوجیں ہیں اگر عالم بالا میں ایک نے دوسرے سے ملاقات کی ہے تو یہاں بھی ان سے مانوس ہوں گی اور جو وہاں

انجان تھیں تو یہاں بھی الگ الگ رہیں[1] گی۔ (مسلم)

نیک اور مقبول بندوں سے دعا کرانا

حضرت اسیر بن عمروؓ یا حضرت ابن جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس جب یمن کے قبائل کے لوگ آتے تھے تو وہ ان سے پوچھتے تھے کہ کیا تم میں اویس بن عامر ہیں، یہاں تک کہ حضرت اویسؒ آئے، حضرت عمرؓ نے کہا آپ اویس بن عامر ہیں۔

حضرت اویسؒ: ہاں

حضرت عمرؓ: آپ مراد کے گھرانہ میں قرن کے قبیلہ سے ہیں؟

حضرت اویسؒ: ہاں۔

حضرت عمرؓ: آپ کے سفید داغ تھا اب اچھا ہو گیا صرف ایک درہم کے برابر باقی ہے؟

حضرت اویسؒ: ہاں۔

حضرت عمرؓ: آپ کی والدہ زندہ ہیں؟

حضرت اویسؒ: ہاں۔

حضرت عمرؓ: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ تمہارے پاس اویس بن عامرؓ اہل یمن کے قبائل والوں کے ساتھ آئیں گے، قرن کے قبیلہ سے ہوں گے، ان کے سفید داغ ہوگا پھر وہ اچھا ہو جائے گا ایک درہم کے برابر باقی رہ جائے گا اور ان کی ماں ہوں گی جن کے وہ بڑے فرمانبردار ہوں گے، اگر وہ اللہ پر قسم کھائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کرے گا تم اگر کر سکو تو ان سے اپنے لئے بخشش کی دعا کرانا، تو آپ اللہ سے میرے

---

(۱) عالم ارواح کی اس ملاقات کا اثر اس عالم اجسام پر معلوم ہوتا ہے اور اسی سے بہت سے واقعات اور باتوں کی آسانی سے توجیہ ہو سکتی ہے ایک شخص بغیر کسی رشتہ اور سابقہ معرفت کے ایک ملاقات میں گھل مل جاتا ہے اور طبیعتیں ایسی مل جاتی ہیں جیسے ہمیشہ کی ملاقات اور محبت تھی اور دو آدمی اور دو بھائی بعض اوقات برسوں ساتھ رہنے کے باوجود ایک دوسرے سے مانوس نہیں ہوتے اور ان میں الفت پیدا نہیں ہوتی۔

لئے بخشش چاہیں، انہوں نے ان کے لئے بخشش کی دعا کی، پھر حضرت عمرؓ نے کہا اب آپ کہاں کا ارادہ رکھتے ہیں؟ فرمایا کوفہ کا، کہا میں آپ کے لئے اس کے حاکم کو لکھ دوں، فرمایا مجھے غریبوں میں رہنا زیادہ پسند ہے۔

دوسرے سال کوفہ کے شرفا میں سے ایک آدمی حج کے لئے آیا، حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی، حضرت عمرؓ نے اویسؒ کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے کہا میں نے ان کو ایسی حالت پر چھوڑا ہے کہ گھر بوسیدہ ہے اور سامان تھوڑا ہے، حضرت عمرؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ تمہارے پاس اویس بن عامر اہل یمن کے قبائل والوں کے ساتھ آئیں گے، قرن قبیلہ سے ہوں گے ان کے سفید داغ ہوگا اس سے وہ اچھے ہو جائیں گے، صرف ایک درہم کے برابر باقی رہ جائے گا ان کی ماں ہوں گی جن کے وہ فرمانبردار ہوں گے، وہ اللہ پر قسم کھائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دے گا اگر تم کر سکو تو اپنے لئے بخشش کی دعا کرانا، سو تم بھی ان سے دعا کراؤ، پھر وہ اویسؒ کے پاس آئے اور عرض کیا میرے لئے بخشش کی دعا کیجئے، حضرت اویسؒ نے فرمایا تم ابھی ابھی ایک اچھے سفر سے آرہے ہو تو خود میرے لئے بخشش کی دعا کرو، پھر فرمایا کہ تم حضرت عمرؓ سے مل کر آرہے ہو، بولے ہاں تو ان کے لئے بخشش کی دعا کی، پھر ان کو معلوم ہوا کہ لوگ ہم کو کچھ سمجھنے لگے ہیں تو وہ سر اٹھائے ہوئے چل دیئے۔ (مسلم)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ بہترین تابعین میں سے ایک صاحب ہیں، ان کا نام اویسؒ ہے، ان کی ماں ہیں اور ان کے سفید داغ ہے، جب ان سے ملو تو اپنے لئے بخشش کی دعا کراؤ۔

مسلمان سے دعا کی درخواست

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عمرہ کی اجازت چاہی، آپؐ نے اجازت دی اور فرمایا، ہمارے بھائی اپنی دعاؤں میں ہم کو نہ بھولنا (۱) حضرت عمرؓ یہ کہتے ہیں کہ آپؐ نے یہ بات ایسی کہی کہ اگر مجھے پوری دنیا اس کے عوض میں

(۱) معلوم ہوا کہ دعا کے لئے دعا کرنے والے کا اس شخص سے افضل ہونا ضروری نہیں جس کے لئے دعا کی جائے۔

ملتی تو مجھے اتنی خوشی نہ ہوتی۔ (ابوداؤد، ترمذی)

رسول اللہ ﷺ کا قبا میں تشریف لے جانا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ قبا میں سوار اور پیدل تشریف لے جاتے اور اس میں دو رکعت نماز ادا فرماتے۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ ہر سنیچر کو قبا میں سوار اور پیدل تشریف لے جاتے، ابن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

اللہ کے لئے محبت اور اس کے احکام

آیات قرآنی

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾

(فتح / ع-۴)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت ہیں اور آپس میں رحمدل ہیں تم ان کو رکوع اور سجدہ کرتے دیکھتے ہو، وہ اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے ہیں، ان کے چہروں پر سجدوں کی نشانی ہے، یہ وہی ہیں کہ ان کی صفت تورات اور انجیل میں ہے جیسے کھیتی بالی نکالے اور اس کو قوی کرے اور اپنی جڑ پر سیدھی کھڑی ہوگئی کہ کسانوں کو بھی بھلی معلوم ہونے لگی تاکہ ان سے کافروں کا جی جلائے اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے بخشش اور بڑے ثواب کا۔

﴿وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ﴾ (حشر/۹)

وہ لوگ جنھوں نے مدینہ میں پہلے سے جگہ بنالی اور ان سے پہلے ایمان لائے ان کو چاہتے ہیں جو ان کی طرف ہجرت کرتے ہیں۔

احادیث

ایمان کی حلاوت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تین باتیں جس میں ہوں گی اس کو ایمان کی حلاوت محسوس ہوگی، (۱) اللہ اور اس کا رسول ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں، (۲) کسی سے محبت کرے تو اللہ کے لئے محبت کرے، (۳) کفر کی طرف واپس ہو جانا جس سے اللہ نے اس کو بچایا ہے اتنا برا سمجھے جتنا آگ میں ڈالے جانے کو برا سمجھتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

سات آدمی جو قیامت میں اللہ کے سایۂ رحمت میں ہوں گے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سات آدمی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنا سایہ کرے گا، جس دن بجز اللہ کے سایہ کے کوئی سایہ نہ ہوگا اور وہ سات یہ ہیں (۱) منصف حاکم، (۲) وہ جوان جس نے اللہ عزوجل ہی کی عبادت میں نشو ونما پائی، (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے، (۴) وہ دو آدمی جو اللہ کے لئے محبت کریں، ملیں تو اسی کے لئے اور الگ ہوں تو اسی کے لئے،، (۵) وہ شخص جس کو کوئی صاحب جمال عورت بلائے تو کہے میں اللہ سے ڈرتا ہوں، (۶) جو شخص اس طرح چھپا کر صدقہ کرے کہ بایاں ہاتھ بھی نہ جانے کہ سیدھا ہاتھ کیا خرچ کرتا ہے، (۷) جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے اور اس کے آنسو بہنے لگیں۔ (بخاری، مسلم)

اللہ کے لئے محبت رکھنے والوں پر اللہ کا سایہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا میری عظمت کی وجہ سے جو آپس میں محبت کرتے تھے وہ کہاں ہیں، آج میں ان پر اپنا سایہ کروں گا اور آج میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ (مسلم)

باہمی محبت اور اس کی ترکیب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم جنت میں نہ جاسکو گے جب تک کہ ایمان نہ لاؤ گے اور جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو گے مومن نہ ہو گے، میں تم کو ایسی بات نہ بتادوں کہ تم عمل کرو تو آپس میں محبت ہو جائے، اپنے درمیان سلام پھیلاؤ۔ (مسلم)

مسلمان سے اللہ کے لئے محبت کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک آدمی اپنے کسی بھائی کی ملاقات کے لئے کسی دوسری بستی جارہا تھا اللہ نے اس کے راستہ پر ایک فرشتہ مقرر کردیا، جب وہ فرشتہ کے قریب ہوا تو فرشتہ بولا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو، اس نے جواب دیا فلاں بھائی سے فلاں جگہ ملنے جاتا ہوں، فرشتہ نے کہا کیا تم پر اس کا کوئی احسان ہے جس کو تم نبھانے جارہے ہو،؟ اس نے کہا اس سے میری کوئی غرض نہیں، ہاں مجھے اس سے للّٰہی محبت ہے، فرشتے نے کہا کہ میں اللہ کا قاصد ہوں، اللہ نے تم سے محبت کی جیسے تم نے اس کی وجہ سے اس سے محبت کی۔ (مسلم)

انصار سے محبت ایمان کی علامت ہے

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انصار کے بارے میں فرمایا کہ ان سے محبت کرنے والا مومن (۱) ہوگا اور بغض رکھنے والا منافق ہوگا، جو ان سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا جو ان سے بغض رکھے گا اللہ اس سے بغض رکھے گا۔ (بخاری، مسلم)

---

(۱) انصار کی سچی محبت اور شیفتگی کا جو ان کو رسول اللہ ﷺ سے تھی اور ان کی شرافت و مروت اور خدمت کا یہی تقاضا ہے۔

اللہ کے لئے محبت رکھنے والوں کا قیامت میں اعزاز

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ جو میری عظمت کی وجہ سے آپس میں محبت رکھیں گے ان کے لئے نور کے منبر ہوں گے، ان پر انبیاء اور شہداء رشک کریں گے۔ (ترمذی)

اللہ کے لئے محبت کرنے والا اللہ کا محبوب ہے

حضرت ابوادریس الخولانی تابعی سے روایت ہے کہ دمشق کی مسجد میں میرا گذر ہوا، میں نے ایک چمکدار دانتوں والے نوجوان کو دیکھا کہ ان کے گرد لوگ بیٹھے ہوئے ہیں، جب کسی پر اختلاف ہوتا تو لوگ ان کی طرف رجوع ہوتے اور ان ہی کی رائے پر فیصلہ کرتے، میں نے ان کے متعلق دریافت کیا، معلوم ہوا کہ یہ معاذ بن جبلؓ ہیں، دوسرے دن میں دوپہر کو بہت جلد آیا اور میں نے ان کو اپنے سے پہلے آیا ہوا پایا، وہ نماز پڑھ رہے تھے میں نے انتظار کیا، جب انہوں نے نماز پوری کی تو میں نے ان کے سامنے آکر سلام کیا، پھر عرض کیا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں، انہوں نے کہا سچ، میں نے کہا سچ، بولے سچ سچ، میں نے کہا سچ، تو انہوں نے میری چادر کا کونا پکڑ کر مجھ کو اپنی طرف کھینچ لیا، فرمایا خوش ہو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میرے لئے آپس میں محبت کرنے والوں، اور میرے واسطے ایک دوسرے کے پاس بیٹھنے والوں، اور میری ہی رضا کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرنے والوں کے لئے میری محبت واجب ہوگئی۔[1] (موطا امام مالک)

مسلمان بھائی کو اپنی محبت کی خبر دے دینی چاہئے

حضرت مقداد بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب آدمی اپنے کسی مسلمان بھائی سے محبت کرے تو اس کو چاہیئے کہ وہ اس کو بتادے کہ میں تم سے

---

(۱) یہ بڑی قدر و شوق کی چیز ہے "وَفِیْ ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ" (اس میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے والے ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں۔)

محبت (۱) کرتا ہوں۔ (ابوداؤد، ترمذی)

رسول اللہ ﷺ کی حضرت معاذ کو محبت کی اطلاع اور دعا کی تعلیم

حضرت معاذؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے معاذؓ مجھے تم سے محبت ہے اور فرمایا کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ اپنی ہر نماز کے پیچھے اَللّٰھُمَّ اَعِنِّی عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ (۲) کہہ لیا کرو۔ (ابوداؤد، نسائی)

محبت کی اطلاع

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر تھے، دوسرے صاحب آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ان سے محبت ہے، آپؐ نے فرمایا ان کو بتا بھی دیا بولے نہیں، آپؐ نے فرمایا بتلا دو، انہوں نے ان صاحب سے کہا میں آپ سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں، وہ بولے آپ جس کے لئے مجھ سے محبت کرتے ہیں وہ آپ سے بھی محبت کرے۔ (ابوداؤد)

اللہ کی محبوبیت کے اختیار کرنے کی ترغیب اور اس کی علامات

آیات قرآنی

﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (آل عمرا/۳۱)

کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا وہ بخشنے والا رحمت والا ہے۔

---

(۱) اس کا کھلا ہوا نفسیاتی اثر ہوتا ہے کہ اگر آدمی کو معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص مجھ سے محبت کرتا ہے اور میرا خیال کرتا ہے تو دل اس کی طرف کھنچنے لگتا ہے۔ (۲) اے اللہ میری مدد کر اپنے ذکر پر اپنے شکر پر اور اپنی اچھی عبادت پر۔

﴿يَـٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾

(مائدہ/۵۴)

اے ایمان والو! جو تم میں سے اپنے دین سے پھرے تو اللہ ایک ایسی قوم لائے گا جن سے اللہ محبت کرے گا اور وہ اللہ سے محبت کریں گے، مومنوں پر نرمی کریں گے اور کافروں پر سخت ہوں گے اور اللہ کے راستہ میں جہاد کریں گے اور ملامت کرنے والوں کی ملامت سے نہ ڈریں گے، یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسیع علم والا ہے۔

احادیث

اللہ کی محبوبیت کی علامات اور نتائج

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے جو میرے دوست سے دشمنی رکھے گا میں نے اس سے لڑائی کا اعلان کر دیا اور میرے بندوں کا میرے فرائض سے نزدیکی حاصل کرنا جس قدر مجھ کو محبوب ہے اس قدر کسی نیکی کی نزدیکی مجھ کو محبوب نہیں اور میرا بندہ مجھ سے نوافل کے ساتھ برابر قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو اس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے، اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں، اگر وہ مجھ سے مدد چاہتا ہے تو میں اس کی مدد کرتا ہوں اگر وہ مجھ سے پناہ چاہتا ہے تو میں اسے پناہ دیتا ہوں۔ (بخاری)

اللہ کی محبوبیت سے دنیا میں محبوبیت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب اللہ اپنے کسی بندہ

سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریلؑ پکارتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر زمین پر اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (۱) (بخاری، مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریلؑ سے فرماتا ہے مجھے فلاں آدمی سے محبت ہے تم بھی اس سے محبت کرو، تو حضرت جبریلؑ اس سے محبت کرتے ہیں پھر حضرت جبریلؑ آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو تو آسمان والے اس سے محبت کرتے ہیں پھر اس کی محبت زمین والوں کے دلوں میں رکھ دی جاتی ہے، جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ سے نفرت کرتا ہے تو حضرت جبریلؑ کو پکارتا ہے اور کہتا ہے کہ فلاں آدمی سے میں نفرت کرتا ہوں تم بھی اس سے نفرت کرو، تو حضرت جبریلؑ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں اور آسمان والوں میں منادی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں آدمی سے نفرت کرتا ہے تم بھی اس سے نفرت کرو تو وہ اس سے نفرت کرنے لگتے ہیں پھر اس کی نفرت زمین والوں کے دلوں میں ڈال دی جاتی ہے۔

سورۂ اخلاص سے ایک صحابی کی محبت

حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک صاحب کو رسول اللہ ﷺ نے کسی سریہ (۲) پر بھیجا، جب وہ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو ہر نماز کو قل ہو اللہ احد پر ختم کرتے تھے، جب لوگ سریہ سے پلٹے تو اس کا ذکر رسول اللہ ﷺ سے کیا، آپؐ نے فرمایا

---

(۱) اس مقبولیت کے آثار لوگوں کے برتاؤ میں اخلاق میں فوراً ظاہر ہوتے ہیں جن کو معمولی حس کا آدمی سمجھ لیتا ہے، لوگوں کی نگاہیں، تیور انداز سب بدل جاتے ہیں اور دنیا اس کے لئے وہ دنیا نہیں رہتی جو ہمیشہ سے تھی ایک عارف کا قول ہے کہ مجھے خدا کی محبت و ناراضگی کا اندازہ اپنی سواری کے جانوروں اور ملازمین کے طرز عمل اور معاملہ سے ہو جاتا ہے جب خدا خوش ہوتا ہے اور میرا معاملہ اس سے درست ہوتا ہے تو میرے سب تابعدار اور سعادتمند ہوتے ہیں ورنہ سب کی نگاہ اور تیور بدلے ہوئے ہوتے ہیں۔

(۲) سریہ وہ جنگی مہم ہوتی تھی جس میں رسول اللہ ﷺ بہ نفس نفیس تشریف نہ لے جاتے تھے۔

ان سے پوچھو کہ کس لئے وہ ایسا کرتے تھے، جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا اس میں رحمٰن کی صفت ہے، میں چاہتا ہوں کہ اس کو پڑھا ہی کروں، آپؐ نے فرمایا ان کو خبر کردو کہ اللہ ان سے محبت کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

مسلمانوں نیک بختوں کمزوروں اور مسکینوں کو تکلیف دینے پر وعید

آیات قرآنی

﴿وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَاناً وَّ اِثْمًا مُبِيْناً﴾ (احزاب/۵۸)

وہ لوگ جو مسلمان مرد اور عورتوں کو بغیر کسی جرم کے تکلیف پہنچاتے ہیں وہ ایک بڑا بہتان اٹھاتے ہیں اور کھلا ہوا گناہ کرتے ہیں۔

﴿فَاَمَّا الْيَتِيْمَ فَلاَ تَقْهَرْ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلاَ تَنْهَرْ﴾ (ضحیٰ/۹-۱۰)

یتیم کو مت ڈانٹو اور سائل کو مت جھڑکو۔

احادیث

اللہ کا اپنے دوستوں کے دشمنوں سے اعلان جنگ

یہ حدیث گذر چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے میرے دوست کے ساتھ دشمنی کی اس سے میری طرف سے لڑائی کا اعلان ہے۔

غریب مسلمانوں کی آزردگی سے اللہ کی ناراضگی

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی یہ حدیث بھی گذر چکی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اے ابوبکرؓ شاید تم نے ان کو ناراض کر دیا ہے تو تم نے اپنے رب کو ناراض کیا۔

اللہ جس کو اپنی اماں میں لے اس کو تکلیف دینا خدا کا مجرم بننا ہے

حضرت جندب بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کے ذمہ اور اس کی امان میں ہو جاتا ہے (۱) تو ایسا نہ ہو کہ تم کسی نمازی کو دکھ دو اور اللہ تعالیٰ تم سے اپنی امان والے نمازی کے متعلق باز پرس کرے، اللہ تعالیٰ جس سے اپنے ذمہ شخص کے متعلق باز پرس کرے گا اس کو پا ہی لے گا پھر اس کو اوندھے منہ دوزخ میں گرا دے گا۔ (مسلم)

ظاہری حالت پر احکام کا اجرا اور بھیدوں کا اللہ کے حوالہ کرنا

آیات قرآنی

﴿فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُمْ﴾ (توبہ/۵)

اگر وہ توبہ کرلیں اور نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں تو ان کا راستہ چھوڑ دو۔

احادیث

کلمہ، نماز اور زکوٰۃ سے جانوں اور مالوں کا تحفظ

حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (۲) کی گواہی دیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں، اگر انہوں نے ایسا کیا تو اپنی جانوں اور مالوں کو مجھ

---

(۱) جب صبح کی نماز پڑھنے والے کا اس قدر احترام ہے تو پنجگانہ نماز کا کتنا مرتبہ ہوگا۔

(۲) سوا اللہ کے کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔

سے بچالیا مگر اسلام کے حق [1] کے ساتھ اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت طارق بن اشیمؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے جنھوں نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس چیز سے انکار کیا جس کو وہ اللہ کے سوا پوجا کرتے تھے تو ان کا خون اور ان کا مال دوسروں پر حرام ہے، کوئی ان کو ہاتھ نہیں لگا سکتا اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔ (مسلم)

کلمہ پڑھنے کا اعتبار

حضرت مقداد بن اسودؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا، اگر میں کفار کے کسی آدمی سے ملوں اور وہ ہم سے جنگ کرے اور میرا ایک ہاتھ کاٹ ڈالے پھر ایک درخت کی آڑ میں مجھ سے پناہ چاہے اور کہے کہ میں اللہ کے لئے اسلام لایا تو کیا میں اس کو قتل کردوں؟ فرمایا نہیں، میں نے کہا یا رسول اللہؐ اس نے میرا ہاتھ کاٹ لیا، پھر یہ بات کہی، آپؐ نے فرمایا قتل مت کرو، اگر تم اس کو قتل کروگے تو جو مرتبہ تمہارا پہلے تھا اس مرتبہ کو وہ پہنچ جائے گا اور وہ اس کلمہ کے کہنے سے پہلے جیسا تھا ویسے تم ہوجاؤ گے۔ (بخاری، مسلم)

کلمہ کے بعد قتل پر رسول اللہ ﷺ کی ناراضگی

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حُرقہ کی طرف بھیجا جو جہینہ کے قبیلہ سے تھا، ہم نے لوگوں کے پانی پر صبح کی، میں اور ایک انصاری ان کے ایک آدمی سے ملے جب ہم نے اس کو اپنی تلواروں سے ڈھانپ لیا تو اس نے لا الہ الا اللہ کہا، بس انصاری رک گئے اور میں نے اپنے نیزہ سے اس کو قتل کیا، جب ہم واپس ہوئے اور یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی تو آپؐ نے فرمایا اے اسامہ کیا تم نے اس کو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کیا، میں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو پناہ چاہتا تھا، آپؐ نے کہا تم نے اس کو لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کیا اور آپؐ اس کو برابر دہراتے رہے یہاں تک کہ میں

---

(۱) مثلاً قصاص اور حدود میں ان کی جان لی جاسکتی ہے۔

نے تمنا کی کہ اے کاش میں اس واقعہ کے بعد اسلام لایا ہوتا۔[1] (بخاری، مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ بار بار اس کو کہتے رہے کیا کرو گے لا الہ الا اللہ کے ساتھ جب قیامت میں لا الہ الا اللہ آئے گا۔ (بخاری، مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد اس کو قتل کیا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس نے تلوار کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا، آپؐ نے فرمایا کیا تم نے اس کے دل کو چیر کر نیت دیکھی تھی، آپؐ برابر اس کو دہراتے رہے، یہاں تک کہ میں نے تمنا کی کہ میں اس سے پہلے اسلام نہ لایا ہوتا۔

حضرت جندب بن عبد اللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کی ایک فوج مشرکین سے مقابلہ کے لئے بھیجی، مشرکین میں ایک آدمی تھا جب کسی مسلمان کے قتل کا ارادہ کرتا تو فوراً اس کو قتل کر دیتا، ایک مسلمان اس کی غفلت کی تاک میں رہا، ہم اس کے متعلق گفتگو کرتے تھے کہ وہ غالبا اسامہ بن زید ہیں جب انہوں نے اس پر تلوار اٹھائی تو اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا مگر اس کو قتل کر دیا، خبر رساں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور حالات بتائے اور یہ بھی خبر دی کہ اسامہ نے اس طرح قتل کیا، آپؐ نے ان کو بلایا اور پوچھا کہ کس لئے تم نے قتل کیا، انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ مسلمانوں کو بہت زیادہ تکلیف دیتا تھا اور فلاں فلاں کو قتل کیا تھا، اس طرح ایک جماعت کے نام انہوں نے گنا دیئے میں نے اس پر تلوار اٹھائی تو اس نے تلوار دیکھ کر لا الہ الا اللہ کہا، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اس کو قتل کیا عرض کیا جی ہاں آپؐ نے فرمایا کہ جب لا الہ الا اللہ قیامت کے دن آئے گا تو اس کے ساتھ کیا کرو گے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ میرے لئے بخشش چاہئے، آپؐ نے فرمایا لا الہ الا اللہ کے ساتھ کیا کرو گے جب لا الہ الا اللہ قیامت کے دن آئے گا، آپؐ نے ان کے سوا کچھ بھی نہیں فرمایا یہی فرماتے رہے کہ لا الہ اللہ کے ساتھ کیا کرو گے جب قیامت کے دن لا الہ الا اللہ آئے گا۔ (مسلم)

---

(۱) اس واقعہ کے بعد اسلام لایا ہوتا تو میرے پچھلے بڑے سے بڑے گناہ معاف ہو جاتے اس میں یہ گناہ بھی معاف ہو جاتا۔

ظاہری حالت پر فیصلہ

حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمرؓ سے سنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں لوگوں کے متعلق وحی کے ذریعہ فیصلہ ہوتا تھا اسی کے مطابق جزا وسزا کا مستوجب ہوتا تھا لیکن اب وحی کا سلسلہ منقطع ہوگیا، اب ہم ظاہری اعمال پر تم کو پکڑیں گے جس شخص سے بھلائی ظاہر ہوگی اس سے ہم مطمئن ہوں گے اور اس کو اپنے قریب کریں گے اور اس کے دلی بھیدوں کو ہم کیا جانیں، اللہ ان کے بھیدوں کا حساب کرے گا اور جس سے برائی ظاہر ہوگی ہم اس سے مطمئن نہ ہوں گے اور نہ اس کو سچا سمجھیں گے اگرچہ وہ کہے کہ ہمارا باطن اچھا ہے۔ (بخاری)

اللہ کا خوف

آیات قرآنی

﴿وَاِيَّایَ فَارْهَبُوْنَ﴾ (بقرہ/۴۰)

اور مجھ ہی سے ڈرو۔

﴿اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ﴾ (بروج/۱۲)

بیشک تمہارے رب کی پکڑ سخت ہے۔

﴿وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰى وَهِىَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ ،اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ مَّشْهُوْدٌ وَمَا نُؤَخِّرُهٗ اِلَّا لِاَجَلٍ مَّعْدُوْدٍ يَوْمَ يَاْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ اِلَّا بِاِذْنِهٖ فَمِنْهُمْ شَقِىٌّ وَّسَعِيْدٌ فَاَمَّا الَّذِيْنَ شَقُوْا فَفِى النَّارِ لَهُمْ فِيْهَا زَفِيْرٌ وَّشَهِيْقٌ﴾ (ہود/۱۰۲-۱۰۶)

اور اسی طرح تمہارے رب کی پکڑ ہے جب بستیوں کو پکڑتا ہے اور وہاں کے رہنے والے ظالم ہوتے ہیں، بیشک تمہارے رب کی پکڑ سخت دردناک ہے اس میں ان لوگوں کی نشانیاں ہیں جو آخرت کے عذاب سے ڈرتے ہیں اس دن کہ لوگ جمع کیئے جائیں گے اور وہ سب کی حاضری کا دن ہوگا اور ہم اس کو صرف تھوڑی مدت کے لئے (بعض مصلحتوں سے) ملتوی کیئے ہوئے ہیں اور اس دن کوئی شخص بغیر خدا کی اجازت کے بات نہ کرسکے گا اور ان میں کچھ بدبخت اور کچھ نیک بخت ہوں گے، بدبخت آگ میں ہوں گے ان کے لئے اس میں چیخ وپکار ہوگی۔

﴿وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ﴾ (آل عمران/۲۸)

تم کو اللہ اپنے نفس سے ڈراتا ہے۔

﴿يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ﴾

(عبس/۳۴-۳۷)

جس دن بھاگے گا آدمی اپنے بھائی سے اپنی ماں سے اپنے باپ سے، اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے ہر ایک کے لئے ایسی حالت ہوگی جو اس کو بے پروا کردے گی۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ يَوْمَ تَرَوْنَهَا تَذْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّآ اَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ﴾ (حج/۱)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو بیشک قیامت کی بھونچال بڑی چیز ہے۔ جس دن تم اس کو دیکھو گے عورت اپنی گود کے بچہ کو بھول جائے گی اور بچہ والی کا بچہ پیدا ہوجائے گا، تم دیکھو گے لوگوں کو بے ہوش وہ بے ہوش نہ ہوں گے لیکن اللہ کا عذاب سخت ہے۔

﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ﴾

(رحمٰن/۴۶)

اور جو اپنے رب کی جگہ سے ڈرا اس کے لئے دو باغیں ہیں۔

﴿وَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ قَالُوْٓا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْٓ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ، فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَوَقٰنَا عَذَابَ السَّمُوْمِ اِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلُ نَدْعُوْهُ اِنَّهٗ هُوَ الْبَرُّ الرَّحِيْمُ﴾

(طور/۲۵-۲۸)

اور ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو کر بات چیت کریں گے کہیں گے ہم اس سے پہلے اپنے گھروں (یعنی دنیا میں انجام کار سے ڈرا کرتے تھے بس اللہ نے ہم پر احسان کیا اور ہم کو عذاب دوزخ سے بچایا ہم اس سے پہلے (یعنی دنیا میں) اس سے دعائیں مانگا کرتے تھے وہ رحمت والا مہربان ہے۔

احادیث

انجام کی کسی کو خبر نہیں

حضرت ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (اور آپؐ سچے ہیں اور آپؐ سے زیادہ کون سچا ہے) کہ انسان چالیس دن اپنی ماں کے پیٹ میں نطفہ رہتا ہے، پھر چالیس دن میں خون کی پھٹکی بنتا ہے، پھر چالیس دن میں گوشت کا لوتھڑا بن جاتا ہے، پھر فرشتہ بھیجا جاتا ہے جو اس میں روح پھونکتا ہے، پھر چار باتوں کے لکھنے کا اس کو حکم ہوتا ہے اس کے (۱) رزق (۲) عمر (۳) عمل کے متعلق اور یہ کہ (۴) وہ نیک بخت ہوگا یا

بد بخت، قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، کوئی جنتیوں کے عمل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جنت میں اور اس میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے تو اللہ کا لکھا غالب آجاتا ہے اور وہ جہنم کے عمل کرنے لگتا ہے اور جہنم میں داخل ہوتا ہے اور ایک آدمی دوزخیوں کے کام کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے اس وقت اللہ کا لکھا غالب آتا ہے وہ جنت کے عمل کرنے لگتا ہے اور جنت میں داخل ہو جاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

جہنم کا منظر

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس دن جہنم کو ستر ہزار لگاموں کے ساتھ لایا جائے گا اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اس کو کھینچتے ہوں گے۔ (مسلم)

سب سے ہلکا عذاب

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قیامت کے دن دوزخیوں میں سب سے کمتر عذاب اس کو ہوگا جس کے پاؤں کے تلووں پر دو انگارے رکھے جائیں گے، ان دو انگاروں سے اس کا دماغ پکے گا۔ (مسلم)

اور ایک روایت میں ہے کہ دوزخ والوں میں سب سے ہلکے عذاب والا وہ ہوگا جس کے دو جوتے اور دو تسمے آگ کے ہوں گے جن سے اس کا دماغ اس طرح پکے گا جیسے ہانڈی ابلتی ہے اور وہ خیال کرتا ہوگا کہ مجھ سے زیادہ سخت کسی پر عذاب نہیں، حالانکہ وہ سب سے ہلکا عذاب ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

جہنم کے عذاب کے درجے

حضرت سمرۃ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگ ان

میں سے کسی کے ٹخنوں کو پکڑے گی اور کسی کے گھٹنوں کو اور کسی کے کمر تک ہوگی اور کسی کی ہنسلی کو پکڑے گی۔ (مسلم)

قیامت کا پسینہ

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ رب العالمین کے پاس کھڑے ہوں گے ان میں سے بعض پسینہ میں آدھے کانوں تک ڈوب جائیں گے۔ (بخاری، مسلم)

اگر حقیقت حال معلوم ہو جائے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا خطبہ فرمایا کہ اس سے پہلے میں نے کبھی نہیں سنا، آپؐ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو[1] تو کم ہنسو اور زیادہ روؤ، اصحابِ رسول اللہؐ پر ایسا گریہ طاری ہوا کہ انہوں نے اپنے چہروں کو چھپالیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے اصحاب کے متعلق کسی بات کی خبر پہنچی، آپ نے خطبہ فرمایا، فرمایا کہ مجھ پر جنت دوزخ پیش کی گئیں، میں نے اس دن کی طرح برائی بھلائی نہیں دیکھی، اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو زیادہ روؤ اور کم ہنسو، پس رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پر اس سے زیادہ سخت دن نہیں گذرا، اپنے چہروں کو چھپالیا اور رونے سے آواز گھٹ کر نکلتی تھی۔

سورج کا قرب

حضرت مقدادؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قیامت کے دن سورج مخلوق سے قریب کر دیا جائے گا، یہاں تک کہ ان سے ایک میل[2] کے

---

(۱) موت کی سختیوں، قبر کی تکلیفوں، قیامت کے ہولناک منظر اور دوزخ کی مصیبتوں کی طرف اشارہ ہے۔

(۲) سلیم بن عامر اس کے راوی ہیں وہ مقدادؓ سے روایت کرتے ہیں کہ خدا کی قسم میں نہیں سمجھتا کہ میل کی مسافت سے آپ کی کیا مراد ہے آیا زمین کا میل یا سلائی جس سے آنکھوں میں سرمہ لگایا جاتا ہے۔

فاصلہ پر ہوگا، بعض ایسے ہوں گے جن کے منہ تک آجائے گا، پھر آپؐ نے اپنے دست مبارک سے منہ کی طرف اشارہ کیا۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن لوگ پسینہ پسینہ ہوں گے، یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین پر ستر ہاتھ جائے گا اور منہ تک آجائے گا یہاں تک کہ کانوں تک پہنچ جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

جہنم کی گہرائی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، آپؐ نے ایک دھماکہ سنا، فرمایا جانتے ہو یہ کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں، آپؐ نے فرمایا یہ ایک پتھر ہے جو دوزخ میں ستر سال پہلے پھینکا گیا تھا، اب جا کر وہ آگ میں گرا ہے، یہاں تک کہ اس کے پیٹے میں پہنچ گیا جس کا تم نے دھماکہ سنا۔ (مسلم)

صدقہ جہنم سے بچا سکتا ہے

حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں ہر ایک سے اللہ بات کرے گا، اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہ ہوگا جب وہ اپنی سیدھی جانب دیکھے گا تو وہی نظر آئے گا جو آگے بھیجا ہے اور بائیں طرف دیکھے گا تو وہی نظر آئے گا جو آگے بھیج چکا ہے، اور جب اپنے آگے دیکھے گا تو اس کے منہ کے سامنے آگ ہوگی، بس آگ سے بچو، اگرچہ ایک کھجور کے ٹکڑے ہی سے کیوں نہ ہو۔ (بخاری، مسلم)

اللہ کے خوف کے اسباب

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو تم نہیں دیکھتے وہ میں دیکھتا ہوں، آسمان چرچراتا ہے اور اس کو چرچرانے کا حق ہے اس میں چار انگل کی بھی جگہ نہیں ہے مگر ایک فرشتہ اپنی پیشانی اللہ تعالیٰ کے سامنے سجدہ کی حالت میں رکھے ہے،

اگر تم جان لو جو میں جانتا ہوں تو کم ہنسو اور زیادہ روؤ اور تم کو اپنے گھروں میں بستروں پر مزا نہ آئے، تم چیختے اور چلاتے ہوئے میدان میں نکل جاؤ۔ (ترمذی)

قیامت میں چار سوال

حضرت ابو برزہؓ فضلہ بن عبید اسلمیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی بندہ کے قدم نہ ہٹیں گے جب تک کہ چار باتوں کے متعلق نہ پوچھ لیا جائے گا (۱) اس کی عمر کے متعلق کہ کس میں فنا کی، (۲) عمل کے متعلق کہ کیا کام کیئے، (۳) مال کے متعلق کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا اور (۴) جسم کے متعلق کہ کس میں پرانا کیا۔ (ترمذی)

زمین کی گواہی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت پڑھی یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا [1] فرمایا جانتے ہو اس کی خبریں کیا ہیں؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، آپ نے فرمایا وہ ہر بندہ اور بندی پر گواہی دے گی جو کچھ اس کی پشت پر کیا ہے، کہے گی کہ فلاں دن ایسا ہوا، فلاں روز ایسا ہوا، یہی اس کی خبریں ہیں۔ (ترمذی)

قرب قیامت

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں کیسے عیش کروں، صور پھونکنے والا منہ میں صور لئے ہے اور اجازت پر کان لگائے ہے کہ کب پھونکنے کی اجازت ہو کہ پھونکے، یہ بات رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں کو بھاری معلوم ہوئی، آپؐ نے فرمایا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ کہو۔ (ترمذی)

قیامت کا کھٹکا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو کھٹکا لگا وہ

---

(۱) اس دن وہ خبریں دے گی۔

رات ہی رات نکل جائے گا اور جو نکل گیا وہ منزل کو پہنچ جائے گا، سن لو اللہ کا سودا بہت گراں ہے، سن لو اللہ کا سودا جنت [1] ہے۔ (ترمذی)

میدان حشر

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ لوگ قیامت میں ننگے پاؤں اور ننگے بدن جمع کئے جائیں گے، میں نے کہا یا رسول اللہ مرد عورت سب، ان میں ایک دوسرے کو دیکھیں گے، آپؐ نے فرمایا معاملہ ایسا سخت ہوگا کہ کسی کو اس کی فکر نہ ہوگی۔ (بخاری، مسلم)

امید ورجا

آیات قرآنی

﴿قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ﴾ (زمر/۵۳)

کہہ دو اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو، بالیقین اللہ تمام گناہوں کو بخش دے گا، بیشک وہ بخشنے والا رحمت والا ہے۔

﴿وَهَلْ نُجَازِي إِلَّا الْكَفُورَ﴾ (سبا/۱۷)

کیا ہم بدلہ دیں گے مگر ناشکروں کو۔

﴿إِنَّا قَدْ أُوحِيَ إِلَيْنَا أَنَّ الْعَذَابَ عَلَىٰ مَن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ﴾ (طٰہٰ/۴۸)

ہماری طرف وحی کی گئی کہ اس شخص پر عذاب ہے جس نے جھٹلایا اور منھ موڑا۔

﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ﴾ (اعراف/۱۵۶)

میری رحمت ہر چیز پر حاوی ہے۔

---

(۱) یہ سودا راحت طلبی اور تن آسانی کے ساتھ نہیں ہوسکتا اس کے لئے جدوجہد اور بعض اوقات خون پسینہ ایک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔

متاع وصل جاناں بس گراں ست　　گرایں سودا بجاں بودے چہ بودے

احادیث

جنت کے دروازہ کی کنجی

حضرت عبادہؓ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، محمد ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں اور حضرت عیسیٰؑ اللہ کے بندہ، رسول اور اس کا کلمہ ہیں، اس کو مریم کی طرف ڈال دیا اور اس کی روح ہیں اور جنت و دوزخ برحق ہے تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا، اس نے جو بھی عمل کیے ہوں۔ (بخاری، مسلم)

مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جس نے گواہی دی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، تو اللہ نے اس پر دوزخ حرام کی۔

اللہ عزوجل کا انعام

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ جو بھلائی کرے گا اس کو دس گنا ثواب ملے گا یا اس سے زیادہ، اور جو برائی کرے گا تو اس کی جزا اس کے مثل ہوگی یا میں بخش دوں گا، اور جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے میں اس سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں سے اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں، اور جو میری طرف چل کر آتا ہے میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں، اور جو مجھ سے زمین بھر گناہوں کے ساتھ ملے گا لیکن میرا شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں اس سے اتنی ہی بخشش کے ساتھ ملوں گا۔ (مسلم)

اللہ کا شریک نہ ٹھہرانے والوں پر جنت واجب ہے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہؐ کون سی دو چیزیں (۱) واجب کرنے والی ہیں، آپؐ نے فرمایا جو

---

(۱) اس شخص کو یہ تو معلوم تھا کہ دو خصلتیں جنت و دوزخ کو واجب کرنے والی ہیں مگر یہ نہ معلوم تھا کہ وہ خصلتیں کون کون سی ہیں۔

اس حال میں مرگیا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو اس حال میں مرا کہ اللہ کا شریک ٹھہرایا اس پر دوزخ واجب ہوگئی۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ کا خوشخبری دینا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اونٹ پر سوار تھے اور حضرت معاذؓ آپؐ کے پیچھے تھے آپؐ نے فرمایا اے معاذ! انھوں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہؐ، فرمایا اے معاذ! انھوں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہؐ، فرمایا اے معاذ! انھوں عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہؐ! فرمایا کوئی بندہ سچے دل کے ساتھ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ ﷺ اس کے بندہ اور رسول ہیں تو اللہ نے اس پر دوزخ حرام کی، حضرت معاذؓ نے عرض کیا یارسولؐ اللہ کیا میں اس کی خبر لوگوں کو دیدوں جس سے وہ خوش ہوجائیں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں وہ بھروسہ کرنے لگیں گے تو حضرت معاذؓ خاموش ہوگئے لیکن اپنی وفات کے وقت علم چھپانے کے گناہ سے ڈر کر لوگوں کو خبر دے دی۔ (بخاری، مسلم)

صدق دل سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا جنت میں داخل کرے گا

حضرت ابو ہریرہؓ یا حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک کے دن لوگوں پر فاقوں کی نوبت آگئی، لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ ہم کو اجازت دیجیئے کہ ہم اپنے اونٹوں کو ذبح کر کے کھائیں اور ان کی چربی لگائیں، آپؐ نے اجازت دے دی، حضرت عمرؓ آئے اور عرض کیا یارسول اللہ اگر آپؐ نے ایسا کیا تو سواری کی کمی ہوجائے گی، آپ یہ کیجیے کہ ان کے زائد سامانوں کو منگوایئے اور اس میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے برکت کی دعا کیجیئے، شاید اللہ تعالیٰ اس میں برکت عطا فرمائے، آپؐ نے فرمایا ہاں، آپؐ نے ایک چمڑا منگایا اور اس کو بچھادیا، پھر ان کے سامانوں کو منگوایا، کوئی ایک مٹھی جوار لایا، کوئی ایک مٹھی کھجور، اور کوئی ایک ٹکڑا لایا، اس طرح چمڑے پر تھوڑا بہت جمع ہوگیا، پھر آپؐ نے برکت کی دعا کی، اور فرمایا اپنے برتنوں کو بھرو، لوگوں نے بھرنا شروع کیا، یہاں تک کہ

پورے لشکر نے اپنے اپنے برتن بھر لیے اور اتنا کھایا کہ سیر ہو گئے اور پھر بھی کچھ بچ رہا، آپؐ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں، جو اللہ کا بندہ ان دونوں کے ساتھ اللہ سے اس حالت میں ملے گا کہ شک کرنے والا نہ ہو تو اس کے لئے جنت واجب ہے۔ (مسلم)

حضرت عِتبان بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں اپنی قوم بنی سالم کو نماز پڑھاتا تھا، میرے اور ان کے درمیان ایک نالہ تھا، جب بارش ہوتی تھی تو اس کو پار کر کے مسجد پہنچنا بہت مشکل معلوم ہوتا تھا، میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میری بصارت کم ہو گئی ہے، میرے اور میری قوم کے درمیان ایک نالہ ہے جو بہتا ہے، جب بارش آتی ہے تو مجھے اس کے پار کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے، میں چاہتا ہوں کہ آپؐ میرے گھر تشریف لا کر ایک جگہ نماز پڑھائیں، پھر میں اسی کو نماز کی جگہ بنالوں، آپؐ نے فرمایا اچھا میں آؤں گا، دوسرے دن رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ خوب دن چڑھے تشریف لائے، رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے کی اجازت چاہی، میں نے عرض کیا تشریف لائیے، آپؐ تشریف لائے اور بیٹھنے سے پہلے پوچھا، اپنے گھر میں کونسی جگہ نماز کے لئے تجویز کی ہے؟ میں نے جس جگہ نماز پڑھنے کا ارادہ کیا تھا اسی کی طرف اشارہ کیا، آپؐ کھڑے ہو گئے اور تکبیر کہی ہم نے آپؐ کے پیچھے صفیں باندھیں، آپ نے دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیرا، میں نے آپؐ کے لئے حریرہ تیار کرایا تھا، اس لئے میں نے آپؐ کو تشریف رکھنے کی زحمت دی، جب محلّہ والوں نے سنا کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف رکھتے ہیں تو لوگ آنے لگے اس طرح بہت لوگ جمع ہو گئے، ایک آدمی نے کہا کہ مالکؓ (۱) کو کیا ہوا میں ان کو یہاں نہیں دیکھتا، دوسرے صاحب بولے وہ تو منافق ہے ان کو اللہ اور اس کے رسول سے محبت نہیں، آپ نے فرمایا یہ نہ کہو، کیا تم ان کو نہیں دیکھتے ہو کہ وہ لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور اس کی وجہ سے اللہ کی رضا چاہتے ہیں، لوگوں نے کہا اللہ اور اس

---

(۱) ایک صحابی کا نام۔

کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں لیکن ہم تو یہی دیکھتے ہیں کہ ان کی دوستی ومحبت اور سارا بولنا چالنا منافقوں سے ہے، آپؐ نے فرمایا جس نے اللہ کی رضا چاہتے ہوئے لا الہ الا اللہ کہا اللہ نے اس پر دوزخ حرام کی۔ (بخاری، مسلم)

اللہ تعالیٰ ماں باپ سے زیادہ شفیق ہے

حضرت عمر بن الخطابؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کچھ قیدی آئے، ان قیدیوں میں ایک عورت کو دیکھا کہ جس بچہ کو دیکھتی ہے تو دوڑتی ہے اور اس کو اٹھا کر چمٹا لیتی ہے، آپؐ نے فرمایا بھلا ایسی چاہنے والی عورت بچہ کو آگ میں ڈالنے کی روادار ہوسکتی ہے ہم نے عرض کیا اللہ کی قسم نہیں، آپؐ نے فرمایا اللہ کو اپنے بندوں پر اس سے زیادہ شفقت ہے جتنی اس عورت کو اپنے بچہ سے ہے۔ (بخاری، مسلم)

اللہ کی رحمت اس کے غصہ پر غالب ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا تو کتاب میں جو اس کے پاس عرش پر ہے لکھ دیا بیشک میری رحمت میرے غصہ پر غالب ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ میرے غصہ پر غالب ہوگئی۔

اور ایک روایت میں ہے کہ میرے غصہ پر سبقت لے گئی۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ نے رحمت کے سو حصے فرمائے، ننانوے حصے اپنے پاس رکھے اور ایک حصہ دنیا میں اتارا، اس ایک حصہ کی بدولت مخلوق آپس میں محبت کرتی ہے، یہاں تک کہ جانور اپنے بچہ سے اپنا کھر اس ڈر سے اٹھا لیتا ہے کہ کہیں اس کے لگ نہ جائے۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ کے لئے سو رحمتیں ہیں، اس میں سے ایک حصہ

جن وانسان، جانوروں اور کیڑوں میں اتارا گیا اسی کے سبب ایک دوسرے پر نرمی کرتے ہیں، ایک دوسرے کا لحاظ کرتے ہیں اور ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں، اور اسی کی وجہ سے جانور اپنے بچہ پر نرمی کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے رحمت کے ننانوے حصے قیامت کے لیئے رکھے ہیں، قیامت میں اپنے بندوں پر اس کے ذریعہ رحم فرمائے گا۔ (بخاری، مسلم)

''مسلم'' نے حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے لیئے سو رحمتیں ہیں اس میں سے ایک رحمت ہے جس کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے اور ننانوے رحمتیں قیامت کے دن کے لئے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس دن آسمان وزمین کو پیدا کیا، اسی دن رحمت کو بھی پیدا کیا، ان میں ایک رحمت زمین میں ہے جس کے سبب ماں اپنے بچوں پر رحم کرتی ہے اور جانور وغیرہ ایک دوسرے پر، جب قیامت کا دن ہوگا تو وہ ایک دنیا کی رحمت بھی ننانوے رحمت میں ملا کر پوری سو کر لے گا۔

توبہ گناہ کا کفارہ ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جب بندہ کوئی گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے اللہ میرا گناہ بخش دے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندہ نے گناہ کیا اور اس کو یقین ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ بخش بھی دیتا ہے اور پکڑتا بھی ہے، پھر وہ گناہ کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے میرے رب معاف کردے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے گناہ کیا اور وہ جانتا ہے کہ اس کا ایک رب ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور پکڑتا بھی ہے پھر وہ گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے اللہ درگزر فرما، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندہ نے گناہ کیا اور اس کو علم ہے کہ اس کا ایک مالک ہے جو غلطی سے چشم پوشی بھی فرماتا ہے اور سزا بھی دیتا ہے تو میں نے اپنے بندہ کو معاف کر دیا جو چاہے کرے۔ (بخاری، مسلم)

بخشش چاہنا بندگی کی دلیل ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر تم گناہ نہ کرو تو اللہ تعالیٰ تم کو اٹھالے گا اور ایک ایسی قوم کو لائے گا جو گناہ کرے گی اور اللہ سے بخشش چاہے گی تو اللہ اس کو بخش دے گا۔ (مسلم)

حضرت ابوایوبؓ خالد بن زیدؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اگر تم گناہ نہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ ایسی مخلوق پیدا کرے گا جو گناہ کرے گی اور اللہ اس کو بخش دے گا۔[1] (مسلم)

سچے دل کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہنے والوں کو جنت کی بشارت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ اور چند آدمی حاضر تھے، رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے اٹھ کر کہیں تشریف لے گئے، دیر ہوگئی اور تشریف نہیں لائے، ہم ڈرے کہ نصیب دشمناں کہیں کوئی خطرہ تو پیش نہیں آیا، ہم سب گھبرائے اور اٹھ کر کھڑے ہوئے، سب سے پہلے میں ہی گھبرایا میں رسول اللہ ﷺ کی تلاش میں نکلا، تلاش کرتے کرتے انصار کے ایک باغ کی طرف آیا (آگے انہوں نے پوری تفصیل سناتے ہوئے کہا کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جاؤ جو تمہیں باغ کے پار ملے اور سچے دل کے ساتھ گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اس کو جنت کی بشارت دو۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ کا امت کے لئے بیقرار ہونا

حضرت عبد اللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے حضرت

---

(۱) جو چاہے کرے کا مطلب یہ ہے کہ جب تک گناہ کے بعد توبہ کرتا رہے، میں اس کو بخش دوں گا کیونکہ توبہ کرنا گذشتہ عمل کو دھو دیتا ہے۔

ابراہیم علیہ السلام کا یہ کہنا دہرایا جو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں نقل فرمایا ہے:

﴿ رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ ﴾ (ابراہیم/۳۶)

اے پروردگار بیشک ان معبودانِ باطل نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا، بس جو میری اتباع کرے گا وہ مجھ سے ہے۔

پھر حضرت عیسیٰؑ کا یہ قول پڑھا:

﴿ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴾ (المائدہ/۱۱۸)

''اگر تو ان پر عذاب کرے تو یہ تیرے بندے ہیں (تجھے ہر طرح اختیار ہے) اگر تو ان کو بخش دے تو بیشک تو زبردست حکمت والا ہے۔''

پھر آپ نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اَللّٰهُمَّ اُمَّتِيْ اُمَّتِيْ (۱) اور یہ فرما کر رو دیئے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریلؑ سے فرمایا کہ محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور پوچھو کہ آپؐ کیوں روئے، حالانکہ تمہارا رب خوب واقف ہے، حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت جبریلؑ کو اپنے رنج کا سبب بتایا، اللہ تعالیٰ جانتا ہی تھا، فرمایا اے جبریل محمد ﷺ کے پاس جاؤ اور کہو کہ عنقریب تمہاری امت کے بارے میں ہم خوش کر دیں گے اور تمہیں رنج نہ دیں گے۔ (مسلم)

اللہ کا حق بندوں پر اور بندوں کا حق اللہ پر

حضرت معاذؓ بن جبل سے روایت ہے کہ میں گدھے پر رسول اللہ ﷺ کے پیچھے تھا، آپؐ نے فرمایا اے معاذ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسولؐ زیادہ جانتے ہیں، فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں، اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں، اور بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ جس نے

---

(۱) اے اللہ میری امت میری امت۔

اس کا شریک نہ ٹھہرایا ہو اس پر عذاب نہ کرے، میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو خوشخبری دیدوں؟ فرمایا نہیں وہ بھروسہ کرلیں گے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت براءؓ بن عازب سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان سے جب قبر میں پوچھا جاتا ہے وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں، یہ معنی اس ارشاد کے ہیں:

﴿ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ﴾ (ابراہیم/۲۷)

اللہ ایمان والوں کو مضبوط کرتا ہے پکی بات کے ساتھ دنیا کی زندگی اور آخرت کی زندگی میں۔ (۱)

مومن کو نیک کاموں کا اجر دنیا اور آخرت دونوں میں ملتا ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جب کافر کوئی بھلائی کرتا ہے تو اس کو دنیا میں اس کا کچھ، نہ کچھ انعام مل جاتا ہے اور مومن کی بھلائی کا ذخیرہ اس کو آخرت میں ملے گا اور دنیا میں بھی اس کو طاعت پر رزق ملتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی مومن کے ساتھ بھلائی کے معاملہ میں کوئی کمی نہیں فرماتا دنیا میں بھی دیتا ہے اور آخرت میں بھی بدلہ دے گا، لیکن کافر جب کوئی بھلائی اللہ کے لئے کرے گا تو اس کو دنیا میں اس کا پھل مل جائے گا اور آخرت میں اس کے لئے کوئی نیکی نہ ہوگی جس کا بدلہ دیا جائے۔ (مسلم)

نمازوں کی مثال

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ وقت کی نمازوں کی مثال رواں بھری ہوئی نہر کی مثال ہے، جو تم میں سے کسی کے دروازہ پر ہو، وہ اس نہر میں

---

(۱) یعنی جن لوگوں نے سچے دل سے دنیا میں کلمہ پڑھا اور ایمان لائے اور اس کلمہ نے ان کے دل میں جڑ پکڑلی تو ایسے آڑے وقت پر بھی کہ خود ان کے حواس بجا نہ ہوں گے، اللہ ان کی مدد فرمائے گا اور ان کی زبان سے بھی سچی بات نکلوائے گا۔

ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو۔ (مسلم)

چالیس مُوحّد مسلمانوں کی شفاعت مردہ کے حق میں قبول ہوگی

حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ کوئی مسلمان آدمی مرجائے اور اس کے جنازہ پر ایسے چالیس آدمی ہوں جو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتے ہوں تو اللہ ان کی شفاعت اس کے حق میں قبول فرمائے گا۔ (مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تقریباً چالیس اشخاص کے ایک خیمہ میں تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم راضی ہو کہ چوتھائی جنت والوں میں ہو، ہم نے کہا ہاں، فرمایا کیا تہائی جنتی ہونا پسند ہے؟ ہم نے کہا ہاں، فرمایا قسم ہے اس کی جس سے قبضہ میں محمد کی جان ہے بیشک میں امید کرتا ہوں کہ تم نصف جنتی ہو، کیونکہ جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہوں گے اور تمہاری نسبت اہل شرک میں ایسی ہے جیسے ایک سفید بال بیل کی کھال میں یا ایک کالا بال بیل کی سرخ کھال میں۔ (بخاری، مسلم)

بخشش ایزدی

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن پر مسلمان کو ایک یہودی یا نصرانی دے گا، اور فرمائے گا یہ تمہارا آگ سے فدیہ ہے۔

حضرت موسیٰ اشعریؓ سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مسلمان پہاڑ جیسے گناہوں میں لدے پھندے آئیں گے، اور اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے گا۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ کے عفو و کرم کی نظر

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ قیامت

کے دن مومن اللہ تعالیٰ کے قریب کیا جائے گا اور وہ اس پر اپنی رحمت کا سایہ کرے گا اور اس سے اس کے گناہوں کا اقرار لے گا، اور فرمائے گا کیا تم اس گناہ کو جانتے ہو، وہ کہے گا اے ہمارے پروردگار ہم اس کو جانتے ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں تمہاری ستر پوشی کی اور آج بھی میں تم کو بخش دیتا ہوں، پھر اس کی نیکیوں کا اعمال نامہ اس کو دے گا۔ (بخاری، مسلم)

نماز گناہوں کا کفارہ ہے

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص ایک عورت سے ایک گناہ کر کے اپنے دل میں بہت نادم ہوا، وہ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے اس گناہ کا ذکر کیا، اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی:

﴿اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفاً مِّنَ اللَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ﴾ (ہود/۱۱۴)

نماز کو قائم کرو دن کے دونوں سروں پر اور رات کے کچھ حصوں میں بیشک نیک کام برے کاموں کو مٹا دیتے ہیں۔

اس آدمی نے کہا کیا یہ حکم میرے لیئے ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں ساری امت کے لیے ہے۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھنے سے گناہ معاف ہو گیا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا، عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک جرم کا مرتکب ہو گیا ہوں، آپؐ مجھ پر حد قائم کیجئے، اتنے میں نماز کا وقت آ گیا، اس نے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، جب نماز پوری ہو گئی تو عرض کیا یا رسول اللہ میں ایک جرم کا مرتکب ہوا ہوں، پس اللہ تعالیٰ کا حکم میرے بارہ میں نافذ کیجیے، آپؐ نے فرمایا تم نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی عرض کیا ہاں، فرمایا بس تم بخش دیئے

گئے۔[1] (بخاری، مسلم)

کھانے اور پینے پر اللہ کی تعریف

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ایسے بندہ سے اتنی ہی بات پر خوش ہو جاتا ہے جو کھانا کھائے تو اللہ کی تعریف اور شکر ادا کرے اور پانی پیئے تو اس کی تعریف اور شکر ادا کرے۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ کا مومن بندہ کی توبہ کو چاہنا

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ رات کو اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ دن کا گنہگار توبہ کرے، اور اپنا ہاتھ دن کو پھیلاتا ہے تاکہ رات کا گنہگار توبہ کرے یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے۔[1] (مسلم)

وضو اور نماز کی خاصیت

حضرت عمروؓ بن عتبہ سے روایت ہے کہ میں جاہلیت میں گمان کرتا تھا کہ لوگ گمراہی پر ہیں، ان کے پاس کچھ بھی حق و ہدایت نہیں ہے اور وہ بتوں کو پوجتے ہیں، پھر میں نے سنا کہ مکہ میں ایک صاحب آسمانی خبر دیتے ہیں، میں اپنی سواری پر بیٹھ کر ان کے پاس آیا، میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ پوشیدہ رہتے ہیں اور آپؐ کی قوم بڑی گستاخ ہے، میں نے چھپے چوری آپؐ سے ملنے کی تدبیر کی، یہاں تک کہ میں آپؐ کے پاس پہنچ گیا، میں نے عرض کیا کہ آپؐ کون ہیں؟ فرمایا میں نبی ہوں، میں نے کہا نبی کس کو کہتے ہیں؟ فرمایا مجھے اللہ نے بھیجا ہے، میں نے عرض کیا کس چیز کے ساتھ، فرمایا مجھ کو اس پیغام کے ساتھ بھیجا ہے کہ رشتوں کو جوڑا جائے اور بتوں کو توڑا جائے اور اللہ کو ایک سمجھا جائے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جائے، میں نے کہا آپؐ کے ساتھ کون ہے؟ فرمایا آزاد

---

(۱) یہ کوئی ایسا ہی گناہ تھا جیسا پچھلی حدیث میں سائل ناواقفیت سے یہ سمجھتا تھا کہ اس پر حد شرعی قائم ہوگئی وہ نماز سے معاف ہوگیا۔ (۲) یعنی دن رات اس کے لئے دراجابت کھلا اور اس کے عفو کا دامن ہر وقت پھیلا رہتا ہے۔

اور غلام، اور اس دن آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت بلالؓ تھے، میں نے کہا میں آپ کی پیروی کرنا چاہتا ہوں، آپؐ نے فرمایا اس وقت ایسا کرنا تمہارے لیئے بہت مشکل ہے، کیا تم کو میرے اور لوگوں کے حال کی خبر نہیں، جب سننا کہ میں غالب آ گیا تو میرے پاس آنا، میں اپنے گھر چلا آیا اور رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لے گئے، جب آپؐ مدینہ پہنچ گئے تو میں لوگوں سے خبریں معلوم کرنے لگا پھر مدینہ کے کچھ لوگ آئے، میں نے ان سے کہا جو صاحب مدینہ تشریف لے گئے ہیں ان کا کیا حال ہے؟ انہوں نے جواب دیا، لوگ ان پر ٹوٹے پڑتے ہیں، ان کی قوم نے ان کے قتل کا ارادہ کیا تھا مگر کچھ نہ کر سکے، یہ سن کر میں مدینہ آیا اور حاضر خدمت ہوا، میں نے عرض کیا آپؐ نے مجھے پہچانا؟ فرمایا تم وہی ہو جو مکہ میں مجھ سے ملے تھے، میں نے کہا یا رسول اللہ جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو سکھایا ہے مجھے سکھایئے، میں اس سے ناواقف ہوں اور مجھے نماز کے متعلق بھی بتایئے، آپؐ نے فرمایا صبح کی نماز پڑھو، پھر ٹھہر جاؤ، یہاں تک کہ سورج نکل آئے اور بلند ہو جائے، کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے نکلتا ہے، اس وقت کافر اس کو سجدہ کرتے ہیں، پھر نماز پڑھو اس لیے کہ نماز کے وقت رحمت کے فرشتے موجود رہتے ہیں، پھر ٹھہر جاؤ، جب سایہ نیزے کے برابر ہو جائے تو رک جاؤ اس لئے کہ اس وقت دوزخ دہکائی جاتی ہے پھر جب سایہ بڑھنے لگے (زوال ہو جائے) تو نماز پڑھو، کیونکہ اس وقت بھی رحمت کے فرشتے موجود رہتے ہیں، یہاں تک کہ تم عصر پڑھو پھر سورج کے غروب تک ٹھہر جاؤ، اس وقت شیطان دو سینگوں کے درمیان چھپتا ہے، اس وقت کافر اس کو سجدہ کرتے ہیں، میں نے کہا اے اللہ کے نبی وضو کے متعلق بتایئے، آپؐ نے فرمایا جب کوئی شخص وضو کا ارادہ کرتا ہے تو کلی کرتا ہے، ناک میں پانی ڈالتا ہے، پھر ناک صاف کرتا ہے تو اس کے چہرہ سے منہ اور بانسوں سے گناہ جھڑ جاتے ہیں، پھر وہ اپنا چہرہ دھوتا ہے، اس کے چہرے کی خطائیں پانی کے ساتھ اس کے داڑھی کے کناروں سے نکل جاتی ہیں پھر اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھوتا ہے تو اس کے ہاتھ کی خطائیں پانی کے ساتھ اس کی انگلیوں سے نکل جاتی ہیں،

پھر اپنے سر کا مسح کرتا ہے تو اس کے سر کی خطائیں پانی کے ساتھ اس کے بالوں کے کنارے سے نکل جاتی ہیں، پھر وہ اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوتا ہے تو اس کے پاؤں کی خطائیں پانی کے ساتھ اس کی انگلیوں سے نکل جاتی ہیں (۱)، پھر وہ نماز پڑھتا ہے اس میں اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کرتا ہے اور ایسی بزرگی جس کا وہ اہل ہے اور اپنے دل کو اللہ کی طرف یکسو کر دیتا ہے تو وہ اپنی خطاؤں سے اس طرح پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسے لڑکا پیدائش کے دن، عمروؓ بن عبسہ نے یہ حدیث ابوامامہؓ سے بیان کی (ابوامامہ صحابی تھے) تو انہوں نے ان سے کہا دیکھو کیا کہتے ہو، ایک جگہ پر اتنا مرتبہ آدمی کو دیا جائے گا، عمروؓ نے کہا اے ابوامامہ سمجھ کر کہو میری عمر بڑی ہوگئی اور میری ہڈی کمزور ہوگئی، موت میرے قریب آگئی، مجھے ضرورت نہیں کہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ پر جھوٹ بولوں، اگر میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے نہ سنا ہوتا ایک مرتبہ، دو مرتبہ، تین مرتبہ (یہاں تک کہ سات تک گن گئے) تو میں کبھی نہ کہتا لیکن میں نے اس سے زیادہ اس کو سنا ہے۔ (مسلم)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی امت پر رحمت کا ارادہ کرتا ہے تو ان کے نبی کو ان سے پہلے اپنے پاس بلا لیتا ہے اور ان کو اس امت کا پیش رو بنا دیتا ہے، اور جب کسی امت پر ہلاکت کا ارادہ کرتا ہے تو ان پر ان کے نبی کی زندگی میں عذاب بھیجتا ہے اور وہ اس کو ملاحظہ فرماتے ہیں، ان کی آنکھیں ان کی ہلاکت سے ٹھنڈی کرتا ہے اس لیئے کہ انہوں نے ان کو جھٹلایا اور ان کے حکم کی نافرمانی کی۔ (مسلم)

---

(۱) ہاتھ، پاؤں، آنکھ، کان ناک سب سے گناہ ہو سکتے ہیں، ناجائز چیز کی طرف ہاتھ بڑھانا، اس کی طرف پاؤں سے چل کر جانا، اس کو آنکھ اٹھا کر دیکھنا، ناجائز بات کو سننا، ناجائز خوشبو سونگھنا یہ سب ان اعضاء کے گناہ ہیں جو وضو کے پانی سے دھلتے اور جھڑتے جاتے ہیں، البتہ اس کا یقین ہونا چاہیئے کہ وضو میں یہ خاصیت ہے اور رسول اللہ ﷺ کا یہ خبر دینا کہ وضو میں یہ خاصہ ہے برحق ہے اور وضو کرتے وقت اس کا شوق اور لالچ ہونا چاہیئے کہ یہ صغائر جو صبح سے شام تک بے خبری میں ہوتے رہتے ہیں وضو میں دھل جائیں اور ان گناہوں سے ہم وضو کر کے پاک وصاف ہو کر اٹھیں، اس نیت، خیال اور دھیان کے ساتھ وضو ہونا چاہیئے اس طرح وضو میں خاص نورانیت اور روحانیت پیدا ہو جائے گی۔

اللہ سے امید

آیات قرآنی

﴿وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ فَوَقٰہُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا﴾ (مومن/۴۴-۴۵)

میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بیشک اللہ تعالیٰ سب بندوں کا نگراں ہے، پھر اللہ تعالیٰ نے اسی (مومن) کو ان کی مضرت تدبیروں سے بچالیا۔

احادیث

بندہ کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کی خوشی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ میں اپنے بندہ کے گمان کے مطابق ہوں، میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جہاں وہ مجھے یاد کرتا ہے، اور خدا کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی اپنے کھوئے اونٹ کو کسی میدان میں پالے اور فرماتا ہے وہ مجھ سے ایک بالشت قریب ہوتا ہے میں اس کے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہوں اور جو مجھ سے ایک ہاتھ قریب ہوتا ہے میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوتا ہوں، جو میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں۔ (بخاری، مسلم)

اللہ سے حسن ظن رکھنا

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے آپ کی وفات سے تین دن پہلے سنا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھتے ہوئے مرو۔ (مسلم)

اللہ کو پکارنے والا اور بخشش چاہنے والا محروم نہیں رہ سکتا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے اے ابن آدم اگر تو مجھے پکارے گا اور مجھ سے امید رکھے تو میں تجھ کو بخش دوں گا خواہ تیرا کیسا ہی عمل ہو، مجھے پرواہ نہیں، اے ابن آدم اگر تیرے گناہ آسمان تک پہنچ جائیں اور تو مجھ سے بخشش چاہے گا تو میں تجھے بخش دوں گا، اے ابن آدم اگر تو زمین بھر گناہوں کے ساتھ میرے پاس آئے اور میرا شریک نہ ٹھہرائے تو میں اس کے برابر مغفرت کے ساتھ آؤں گا۔ (ترمذی)

خوف وامید

آیات قرآنی

﴿فَلَا يَأْمَنُ مَكْرَ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخٰسِرُوْنَ﴾
(اعراف/۹۹)

سو (سمجھ رکھو) خدا تعالیٰ کی پکڑ سے بجز ان کے جن کی شامت ہی آگئی ہو کوئی بے فکر نہیں ہوتا۔

﴿اِنَّهٗ لَا يَايْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ﴾ (یوسف/۸۷)

بے شک اللہ کی رحمت سے وہی لوگ ناامید ہوتے ہیں جو کافر ہیں۔

﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّ تَسْوَدُّ وُجُوْهٌ﴾
(آل عمران/۱۰۶)

اس روز بعض چہرے سفید ہوں گے اور بعض چہرے سیاہ ہوں گے۔

﴿اِنَّ رَبَّكَ لَسَرِيْعُ الْعِقَابِ وَاِنَّهٗ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (اعراف/۱۶۷)

یقیناً تمہارا رب جلد سزا دینے والا ہے اور واقعی بڑی مغفرت ومہربانی کرنے والے ہے۔

﴿اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ وَّاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ﴾ (انفطار/۱۳-۱۴)

بیشک نیک لوگ آسائش میں ہوں گے اور بدکار (یعنی کافر) دوزخ میں ہوں گے۔

﴿فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ وَمَآ اَدْرٰكَ مَاهِيَهْ نَارٌ حَامِيَةٌ﴾
(القارعۃ/۶-۹)

پھر وزنِ اعمال کے بعد جس شخص کا پلہ (ایمان کا) بھاری ہوگا وہ خاطر خواہ آرام میں ہوگا اور جس شخص کا پلہ (ایمان کا) ہلکا ہوگا تو اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا اور تم جانتے ہو ہاویہ کیا چیز ہے وہ ایک دہکتی ہوئی آگ ہے۔

احادیث

اللہ کی رحمت اور عذاب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مومن اللہ کے عذاب کو جان لے تو کبھی کوئی جنت کی امید نہ کرے اور اگر کافر اللہ کی رحمت کو جان لے تو کوئی جنت سے مایوس نہ ہو۔[1] (مسلم)

اچھے اور برے مردہ کی خواہش

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور لوگ اس کو اٹھاتے ہیں، اگر مرنے والا نیک ہے تو کہتا ہے کہ آگے بڑھاؤ آگے بڑھاؤ، اور اگر برا ہے تو کہتا ہے خرابی ہو، ہمیں کہاں لیے جاتے ہو، انسان کے سوا سب اس کی آواز سنتے ہیں، اگر وہ سنے تو بیہوش ہو جائے۔ (بخاری)

جنت و دوزخ انسان سے بہت زیادہ قریب ہیں

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت تمہارے جوتے کے تسمہ سے زیادہ قریب ہے اور دوزخ بھی اسی طرح قریب ہے۔ (بخاری)

اللہ کے خوف اور اس کے شوق میں رونا

آیات قرآنی

﴿وَيَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ يَبْكُوْنَ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا﴾ (سجدہ) (بنی اسرائیل/۱۰۹)

اور ٹھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور (یہ قرآن) ان کا خشوع اور بڑھا دیتا ہے

---

(۱) یعنی دونوں اپنی جگہ پر اتنی ہی زیادہ ہیں، اگر ایک پہلو کو دیکھا جائے تو دوسرا نظر ہی نہ آئے لیکن مسلمانوں کو دونوں رخ دکھائے گئے ہیں "نَبِّئْ عِبَادِيْ اَنِّيْ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ وَاَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ" اس لئے اس کا دل خوف و امید کے بیچ میں رہتا ہے۔

﴿اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ تَعْجَبُوْنَ وَ تَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ﴾ (نجم/۵۹-۶۰)

سو کیا (ایسی باتیں سن کر بھی) تم لوگ اس کلام (الٰہی) سے تعجب کرتے ہو، ہنستے ہو اور (خوف عذاب سے) روتے نہیں ہو۔

احادیث

رسول اللہ ﷺ کا قرآن سننا اور گریہ فرمانا

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ قرآن پڑھو، میں نے کہا میں آپ کو پڑھ کر سناؤں آپ پر تو اتارا گیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ دوسرے سے سنوں، تو میں نے سورۂ نساء پڑھی اور جب اس آیت پر پہنچا ﴿فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ ۢ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰٓؤُلَآءِ شَهِيْدًا﴾ (۱) آپؐ نے فرمایا بس کرو میں نے آپؐ کی طرف دیکھا تو آپؐ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔

(بخاری، مسلم)

دل کی سختی اور آنکھوں کی خشکی کا سبب

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا خطبہ فرمایا کہ میں نے اس سے پہلے کبھی نہ سنا تھا، فرمایا جو میں جانتا ہوں اگر تم جان لو تو کم ہنسو اور زیادہ روؤ، اصحاب رسول اللہ ﷺ نے اپنے چہروں کو چھپالیا اور وہ سسکیاں لے رہے تھے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کے ڈر سے رونے والے کا دوزخ میں جانا اس طرح مشکل ہے جس طرح دوہے ہوئے دودھ کا تھن میں واپس ہونا اور اللہ کے راستہ کا غبار اور جہنم کا دھواں جمع نہ ہوں گے۔ (۲) (ترمذی)

---

(۱) وہ کیسا وقت ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لائیں گے اور تمہیں ان سب پر گواہ بنائیں گے (سورۂ نساء/ع۶)

(۲) یعنی جس نے اللہ کے راستہ کا غبار اڑایا اور جادۂ تبلیغ اور دین کے راستہ میں اس کے پاؤں گرد آلود یا کپڑے غبار آلود ہوئے اور راستہ کی خاک و دھول اس کو پہنچی تو اس کو جہنم کا دھواں نہیں پہنچ سکتا۔

اللہ کے سایہ میں سات آدمی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس دن اللہ کے سایہ کے سوا کسی کا سایہ نہ ہوگا اس دن سات آدمیوں پر اللہ اپنا سایہ فرمائے گا (۱) منصف بادشاہ (۲) اس نوجوان پر جس نے اللہ کی عبادت میں نشو ونما پائی (۳) اس آدمی پر جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے (۴) وہ دو آدمی جو اللہ کے لیے محبت کریں، الگ ہوں تو اللہ کے لیے اور ملیں تو اللہ کے لیے (۵) وہ جس کو کوئی اعزاز اور حسن والی عورت بلائے تو وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں [۱] (۶) وہ آدمی جو اتنا چھپا کے صدقہ کرے کہ بائیں ہاتھ تک کو خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا (۷) وہ آدمی جو اللہ کو تنہائی میں یاد کرے اور اس کی آنکھیں اشکبار ہوں۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ کا نماز میں رونا

حضرت عبد اللہ ابن شخیرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ نماز میں تھے اور آپؐ کے پیٹ میں سے رونے کی وجہ سے ہانڈی کی طرح آواز نکل رہی تھی۔ (ابوداؤد، ترمذی)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اُبی بن کعبؓ سے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تم کو (لم یکن الذین کفروا) پڑھ کر سناؤں، انھوں نے عرض کیا، کیا اللہ تعالیٰ نے میرا نام لے کر فرمایا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں، تو اُبی بن کعبؓ رو دیئے۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ اُبی بن کعبؓ رونے لگے۔

ام ایمنؓ اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کا سلسلۂ وحی کے بند ہو جانے پر رونا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ سے (رسول اللہ ﷺ

---

(۱) یعنی پاکدامنی میں حضرت یوسف علیہ السلام کے نقش قدم پر چلے۔

کی وفات کے بعد) کہا کہ چلو حضرت ام ایمنؓ سے ملاقات کریں، جیسے حضورؐ کرتے تھے، جب یہ دونوں حضرات وہاں پہنچے تو وہ رونے لگیں، دونوں نے عرض کیا آپ کیوں روتی ہیں، کیا آپ کو معلوم نہیں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے بہتر ہے، وہ بولیں میں اس لیے نہیں روتی، میں جانتی ہوں جو اللہ کے پاس ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بہتر ہے، میں تو اس لیے روتی ہوں کہ وحی آنے کا سلسلہ منقطع ہوگیا، یہ سن کر وہ دونوں بھی رونے لگے۔ (مسلم)

حضرت ابوبکرؓ کی رقیق القلبی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی علالت جب زور پکڑ گئی اور آپؐ سے نماز پڑھانے کے لئے کہا گیا تو آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہو وہ نماز پڑھائیں، حضرت عائشہؓ نے عرض کیا ابوبکرؓ بڑے نرم دل ہیں قرآن پڑھنے سے ان کا دل بے قابو ہوجائے گا، آپؐ نے فرمایا ابوبکرؓ سے کہو نماز پڑھائیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ ابوبکرؓ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگ ان کی آواز بھی رونے کی وجہ سے نہ سن سکیں گے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کا رونا اور دنیا کی دولت سے ڈرنا

حضرت ابراہیم بن عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے روایت ہے کہ عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے سامنے کھانا رکھا گیا وہ روزہ سے تھے کہنے لگے مصعب بن عمیرؓ شہید ہوگئے اور وہ مجھ سے بہتر تھے، اتنا کپڑا نہیں تھا کہ وہ اس میں کفنائے جائیں، ایک چادر تھی اگر سر ڈھانکا جاتا تو پاؤں کھل جاتے، اور پاؤں ڈھانکتے تو سر کھل جاتا، اس کے بعد دنیا کی دولت کی وہ فراوانی ہوئی جو آج ہم دیکھ رہے ہیں اور وہ کچھ ہمیں ملا کہ ہم ہی جانتے ہیں، ہمیں یہ ڈر

ہے کہ کہیں بھلائی کی سب چیزیں ہمیں یہیں دنیا میں دے دی گئی ہوں (اور آخرت کے لئے کچھ نہ رہا ہو) پھر اتنا روئے کہ کھانا چھوڑ دیا۔ (بخاری)

اللہ کی محبوب ترین چیز

حضرت ابوامامہؓ صُدَی بن عجلان باہلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو کوئی چیز اتنی محبوب نہیں جتنا دو قطرے اور دو نشان، دو قطروں میں سے ایک وہ قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہایا جائے دوسرا وہ جو اللہ کے ڈر سے گرے، اور ایک نشان قدم وہ جو اللہ کے راستہ میں ہو اور دوسرا جو اللہ کے فرائض میں سے کسی ایک فرض کے سلسلہ میں لگے۔ (بخاری)

حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایک وعظ فرمایا کہ ہمارے دل لرز گئے اور آنکھیں بہہ پڑیں۔ (ابوداؤد)

فقر و زہد

آیات قرآنی

﴿اِنَّمَا مَثَلُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ مِمَّا يَاْكُلُ النَّاسُ وَالْاَنْعَامُ حَتّٰى اِذَا اَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ وَظَنَّ اَهْلُهَآ اَنَّهُمْ قٰدِرُوْنَ عَلَيْهَا اَتٰهَا اَمْرُنَا لَيْلاً اَوْ نَهَاراً فَجَعَلْنٰهَا حَصِيْداً كَاَنْ لَّمْ تَغْنَ بِالْاَمْسِ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ﴾ (سورۂ یونس/۲۴)

بس دنیوی زندگی کی حالت تو ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس (پانی) سے زمین کی نباتات جن کو آدمی اور چوپائے کھاتے ہیں خوب گنجان ہو کر نکلے یہاں تک کہ جب وہ زمین اپنی رونق کا پورا حصہ لے چکی اور اس کی خوب زیبائش ہو گئی اور اس زمین کے مالکوں نے سمجھ لیا کہ اب ہم اس پر بالکل قابض ہو چکے تو ایسی حالت میں دن میں یا رات میں اس پر ہماری طرف سے کوئی حادثہ آپڑا (جیسے پالا، خشکی یا اور کچھ) گویا کل یہاں کچھ تھا ہی نہیں ہم اسی طرح صاف صاف بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو فکر کرتے ہیں۔

﴿وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَآءٍ اَنْزَلْنَاهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتُ الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْماً تَذْرُوْهُ الرِّيَاحُ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ مُّقْتَدِراً اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَاباً وَّخَيْرٌ اَمَلاً﴾

(کہف/۴۵-۴۶)

ان لوگوں سے دنیوی زندگی کی حالت بیان کرو کہ وہ ایسی ہے جیسے ہم نے آسمان سے پانی برسایا پھر اس کے ذریعہ سے زمین کی نباتات خوب گنجان ہوگئی ہوں پھر وہ ریزہ ریزہ ہوجائے کہ اس کو ہوا اڑائے لیے پھرتی ہو، اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری قدرت رکھتا ہے مال واولاد تو دنیا کی رونق ہے اور جو اعمال باقی رہنے والے ہیں وہ تمہارے رب کے نزدیک ثواب کے اعتبار سے ہزار درجہ بہتر ہیں اور امید کے اعتبار سے بھی ہزار درجہ بہتر ہیں۔

﴿اِعْلَمُوْآ اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ فَتَرٰهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَاماً وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ وَّمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ (حدید/۲۰)

تم خوب جان لو کہ آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی محض لہو لعب ہے اور ایک ظاہری زینت ہے ایک دوسرے پر فخر کرنا اور مال و دولت میں ایک دوسرے سے زیادہ بتلانا ہے جیسے مینھ برستا ہے اس کی پیداوار کاشت کاروں کو اچھی لگتی ہے پھر وہ خشک ہوتی ہے پھر تم اس کو زرد دیکھتے ہو، پھر وہ چورا چورا ہوجاتی ہے اور آخرت میں سخت عذاب ہے اور خدا کی طرف مغفرت اور رضا مندی ہے اور دنیوی زندگی تو محض دھوکہ کا اسباب ہے۔

﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ﴾ آل عمران/۱۴)

اکثر لوگوں کو محبت مرغوب چیزوں سے ہے، مثلاً عورتیں، بیٹے اور سونے چاندی کے ڈھیر اور نمبر لگے ہوئے گھوڑے یا دوسرے مواشی اور زراعت لیکن یہ سب استعمال کرنے والی چیزیں دنیا کی زندگی کی ہیں اور انجام کار کی خوبی تو اللہ ہی کے پاس ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ﴾ (سورہ فاطر/۵)

اے ایمان والو! بیشک اللہ کا وعدہ سچا ہے تو تم کو دنیا کی زندگی دھوکہ میں نہ ڈالے اور نہ تم کو دھوکہ باز شیطان اللہ سے دھوکہ میں ڈالے۔

﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾

(سورہ تکاثر/۱-۵)

دنیاوی ساز وسامان پر فخر کرنا تم کو آخرت سے غافل کیئے رکھتا ہے یہاں تک کہ تم قبرستان میں پہنچ جاتے ہو، ہرگز نہیں تم کو بہت جلد قبر میں جاتے ہی معلوم ہوجائے گا، پھر (دوبارہ تم کو متنبہ کیا جاتا ہے) ہرگز تمہاری حالت ٹھیک نہیں، اگر تم یقینی طور پر اس بات کو جان لیتے، واللہ تم لوگ ضرور دوزخ کو خود دیکھ لیتے پھر تم اس کو ایسا دیکھنا دیکھو گے جو کہ یقینی ہے، پھر اور بات سنو اس روز تم سے سب نعمتوں کی پوچھ ہوگی۔

احادیث

رسول اللہ ﷺ کا اپنی امت کے لیے دنیا کی زیب وزینت سے ڈرنا

حضرت عمرو بن عوف انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح کو جزیہ لینے کے لئے بحرین بھیجا، وہ بحرین سے مال لے کر آئے، انصار نے سنا کہ حضرت ابوعبیدہؓ آگئے تو وہ صبح کی نماز میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ شریک ہوگئے، جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو سامنے آئے آپؐ ان کو دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا میرا خیال ہے کہ تم نے سن لیا، ابوعبیدہؓ بحرین سے کچھ لائے ہیں، انہوں نے کہا جی ہاں، آپؐ نے فرمایا مبارک ہو اور خوشی کی امید رکھو، خدا کی قسم میں تمہارے لیئے فقر کو نہیں ڈرتا لیکن مجھے خوف ہے کہ تمہارے لیئے بھی دنیا اسی طرح نہ پھیلا دی جائے جیسے تم سے اگلوں کے لئے پھیلائی گئی تھی تو جیسے ان کو ہلاک کیا تم کو بھی کہیں نہ ہلاک کردے۔ (۱) (بخاری، مسلم)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف رکھتے تھے اور سب آپؐ کے گرد بیٹھے تھے آپؐ نے فرمایا مجھے یہ ڈر رہتا ہے کہ میرے بعد تم پر دنیا کی آرائش اور اس کی زینت کھول نہ دی جائے۔ (بخاری، مسلم)

---

(۱) یہ اندیشہ صحیح نکلا مسلمانوں کی بربادی فقر وتنگدستی سے نہیں ہوئی بلکہ دنیا کی محبت ودولت کی ہوس اور زندگی میں بیحد انہماک اور خود فراموشی کی وجہ سے ہوئی ہر زمانہ میں مسلمانوں کا اصلی مرض یہی ہے۔

اور ان ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا سرسبز اور میٹھی ہے، اللہ تعالیٰ تم کو اس میں جانشین بنائے گا، پھر وہ دیکھے گا کہ تم کیا کرتے ہو، تو دنیا اور عورتوں سے ڈرنا۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی دعا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ اصلی زندگی تو آخرت کی زندگی ہے۔ (بخاری، مسلم)

میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں، اس کا مال اس کے گھر والے، اور اس کے اعمال، دو چیزیں پلٹ کر آتی ہیں، گھر والے اور مال پلٹ آتے ہیں عمل باقی رہتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

دوزخ جنت کا منظر دیکھ کر دنیا کی مصیبت وراحت بھول جانا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن دنیا کے سب سے زیادہ آرام پانے والے کو لایا جائے گا جو دوزخی ہوگا، اس کو آگ میں ایک غوطہ دیا جائے گا، پھر کہا جائے گا کہ اے ابن آدم کیا تو نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی، کیا کسی بھلائی کا تیرے پاس کبھی گزر ہوا، وہ کہے گا اے میرے پروردگار کبھی نہیں، پھر دنیا کے سب سے زیادہ مصیبت زدہ کو لایا جائے گا جو جنتی ہوگا، اس کو جنت کا ایک غوطہ دے کر کہا جائے گا دنیا میں کیا کبھی تجھ پر تکلیف کی کوئی ساعت گزری، وہ کہے گا اے میرے پروردگار میں نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دیکھی اور نہ کسی مصیبت سے دوچار ہوا۔ (مسلم)

آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی بے حقیقتی

حضرت مستورِدؓ بن شداد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آخرت

کے مقابلہ میں دنیا کو ایسی ہی نسبت ہے جیسے سمندر میں کوئی اپنی انگلی ڈالے اور دیکھے کہ اس پر کیا تری لگی رہ گئی۔ (مسلم)

اللہ کے نزدیک دنیا کی حقیقت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ایک بازار سے گزر ہوا اور لوگ آپؐ کے دائیں بائیں تھے، ایک مری ہوئی کنکٹی بکری کے پاس سے گزرے تو اس کے کان پکڑ کر اٹھایا اور فرمایا تم اس کو ایک درہم کے بدلہ لینا چاہتے ہو، لوگوں نے عرض کیا ہم اس کو کسی چیز کے بدلہ لینا نہیں چاہتے، ہم اس کو لے کر کیا کریں گے، آپؐ نے فرمایا کیا تمہاری خواہش ہے کہ تم کو مل جائے، انہوں نے عرض کیا واللہ اگر یہ زندہ بھی ہوتی تو عیب دار ہوتی، یہ تو مری ہوئی ہے، آپؐ نے فرمایا اللہ کی قسم جتنی حقیر تمہاری نظر میں یہ ہے، اللہ کی نظر میں دنیا اس سے کہیں زیادہ حقیر ہے۔ (مسلم)

دولت کے ساتھ سلوک

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مدینہ کی پتھریلی جگہ میں چل رہا تھا، اُحد پہاڑ سامنے آیا، آپؐ نے فرمایا اے ابوذرؓ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ، فرمایا مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس اُحد کے برابر سونا ہو اور مجھ پر تین دن گزر جائیں اور میرے پاس اس سے ایک دینار بھی بچ رہے ہاں بس اتنا کہ میں قرض کے لئے روک لوں یا یہ کہ اس کو اللہ کے بندوں میں تقسیم کروں اس طرح اس طرح اور اس طرح اپنے دائیں بائیں اور پیچھے اشارہ فرمایا[1]، پھر آگے چلے اور فرمایا آج جو بڑے دولت مند ہیں کل قیامت کے دن بے بضاعت ہوں گے مگر وہی جو مال کو اس طرح تقسیم کریں پھر اپنے دائیں بائیں اور پیچھے اشارہ فرمایا اور فرمایا کہ ایسے لوگ بہت کم ہیں، پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا تم اسی جگہ رہنا جب تک میں نہ آجاؤں، یہاں سے نہ ہٹنا، پھر آپؐ

---

(۱) یعنی دونوں ہاتھوں سے بھر بھر کے دائیں بائیں آگے پیچھے لٹاؤں۔

رات کی تاریکی میں کہیں تشریف لے گئے یہاں تک کہ نظروں سے اوجھل ہو گئے اتنے میں میں نے ایک بلند آواز سنی، مجھے خوف ہوا کہ کوئی نئی بات تو نہیں پیش آئی، میں نے آپؐ کے پاس جانے کا ارادہ کرلیا مگر آپؐ کی بات یاد آگئی کہ یہاں سے نہ ہٹنا، اس خیال کے آتے ہی میں ٹھہر گیا، تھوڑی دیر میں آپؐ تشریف لے آئے، عرض کیا کہ میں نے اک آواز سنی تھی جس سے میں ڈر گیا تھا اور پورا قصہ کہہ سنایا، آپؐ نے فرمایا تم نے سنا تھا؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا وہ جبریلؑ تھے، مجھے خبر دی ہے کہ میری امت میں اگر کوئی اس حال میں مرجائے کہ اس نے شرک نہ کیا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا میں نے کہا اگرچہ وہ بدکار ہو اور چور ہو، فرمایا اگرچہ وہ بدکار ہو یا چور ہو۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس اُحد کے برابر سونا ہوتا تو میں اس حالت میں تین راتیں گزارنا پسند نہیں کرتا، ہاں صرف اتنا کہ قرض کے کام آسکے۔ (بخاری، مسلم)

آدمی اپنے سے کمتر کو دیکھے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے سے کم درجہ والوں کو دیکھو، بڑے درجہ والوں کو نہ دیکھو، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم اللہ کی نعمت کو حقیر نہ سمجھو گے۔[1] (مسلم)

اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ تم میں کوئی اگر ایسے کو دیکھے جو مال اور تخلیق میں اس سے فضیلت رکھتا ہو تو اس کو اپنے سے کمتر کو دیکھنا چاہئے۔

روپیہ پیسہ کا بندہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کی نبی ﷺ نے فرمایا دینار و درہم کا بندہ اور شال

---

(۱) اس زمانہ میں عمل اس کے بالکل خلاف ہے، دولت اور اعزاز کے معاملہ میں اپنے سامنے بلند نمونہ رکھا جاتا ہے اور اس کی ریس کی جاتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اپنی حالت خواہ کتنی ترقی کر جائے حقیر ہی معلوم ہوتی ہے اور طبیعت ہمیشہ کڑھتی رہتی ہے۔

دوشالہ کا پرستار، ہلاک ہو، اگر اس کو یہ چیزیں دے دی جائیں تو راضی ہوتا ہے ورنہ ناراض ہو جاتا ہے۔ (بخاری)

اہل صفہ کی حالت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے اہل صفہ کے ستر آدمیوں کو دیکھا ان میں سے کوئی ایسا نہ تھا کہ اس کے پاس اوڑھنے باندھنے کے لئے پورا کپڑا ہوتا، کسی کے پاس صرف چادر ہوتی تھی کسی کے پاس صرف تہہ بند جس کو وہ اپنی گردنوں میں باندھ لیتے تھے، وہ کسی کے نصف پنڈلی تک پہنچتا اور بعض کے ٹخنوں تک، وہ اپنے ہاتھ سے پکڑے رہتے تھے کہ کوئی برہنہ نہ دیکھے۔ (بخاری)

دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا مومن کے لئے دنیا قید خانہ اور کافر کے لئے باغ و بہار ہے۔ (مسلم)

دنیا میں مسافروں کی سی زندگی گزارو

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا دنیا میں اس طرح رہو جیسے ایک مسافر یا راہگیر، اور حضرت ابن عمرؓ اکثر فرماتے کہ شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کرو، صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کرو، مرض سے پہلے صحت کو اور موت سے پہلے زندگی کو غنیمت جانو۔ (بخاری)

خدا اور مخلوق کی محبوبیت کا نسخہ

حضرت سہل بن سعدؓ ساعدی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا عمل بتایئے جس کو اختیار کروں تو اللہ تعالی

محبت کرنے لگے اور لوگ بھی محبت کریں، آپؐ نے فرمایا کہ دنیا کے بارہ میں زہد اختیار کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور جو لوگوں کے پاس ہے اس کی طمع نہ کرو، بے فکر اور غنی ہو جاؤ، لوگ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔ (ابن ماجہ)

بھوک سے رسول اللہ ﷺ کی حالت

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن الخطاب نے ایک روز لوگوں کی دولت اور فارغ البالی کا ذکر کیا، پھر کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ بھوک سے جھک جاتے تھے اور دوہرے ہو جاتے تھے، خراب کھجور بھی پیٹ بھرنے کے لئے نہ ملتی تھی۔ (مسلم)

حضورؐ نے وفات کے وقت کیا چھوڑا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو میرے گھر میں کوئی چیز نہ تھی کہ اس کو کوئی جاندار کھا سکے، سوائے تھوڑے سے جو کے جو دیوار گیری پر پڑے ہوئے تھے، میں اس کو کھاتی رہی اور زیادہ دن تک کھاتی رہی، مگر جب میں نے ان کو ناپا تو وہ ختم ہو گئے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ام المومنین جویریہؓ کے بھائی حضرت عمروؓ بن الحارث سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت درہم، دینار، لونڈی، غلام کچھ نہیں چھوڑے، مگر ایک سفید خچر جس پر آپؐ سوار ہوتے تھے اور ہتھیار اور ایک زمین جس کو مسافروں کے لئے صدقہ کر دیا تھا۔ (بخاری)

حضرت معصبؓ بن عمیر کو پورا کفن بھی میسر نہ ہوا

حضرت خبابؓ بن الارت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اللہ کے لیے ہجرت کی اور اللہ ہی سے اجر کی توقع ہے لیکن بعض تو ایسے تھے کہ انہوں نے اپنی نیکی کا کوئی پھل (دنیا میں) نہ پایا وہ مصعبؓ بن عمیر تھے، جب احد کے دن شہید

ہوئے تو ایک کمبل چھوڑا تھا، جب ہم ان کا سر ڈھانکتے تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں ڈھانکتے تو سر کھل جاتا، رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم دیا کہ ان کے سر کو چھپادیں اور پاؤں پر اذخر (۱) رکھ دیں (۲) اور اب ہم میں سے بعض ایسے ہیں جو ان محنتوں کے پکے ہوئے پھل مزے مزے سے کھا رہے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

اللہ کے نزدیک دنیا کی حقیقت مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں

حضرت سہل بن سعدؓ ساعدی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی حقیقت رکھتی تو کافر کو اس سے ایک گھونٹ پانی نہ پلاتا۔ (ترمذی)

خالص دنیا اللہ کی رحمت سے دور ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، دنیا اللہ کی رحمت سے دور اور اس کی ہر چیز اللہ کی رحمت سے دور ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور جو اس سے متعلق ہے اور سوائے علم سکھانے اور سیکھنے (۳) والے کے۔ (ترمذی)

حضورؐ کا جائداد بنانے سے صحابہؓ کو منع کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جائداد نہ

---

(۱) یہ ایک قسم کی خوشبودار گھاس ہے۔

(۲) یہ مصعبؓ بن عمیر اپنی ماں کے بڑے لاڈلے تھے جس وقت مکہ میں سوار ہو کر نکلتے تو آگے پیچھے غلام ہوتے تھے اور جسم پر ذو سو کی پوشاک ہوتی تھی، اسلام لائے تو اس سب عیش و آرام کو لات ماری اور اس شان سے جان دی کہ فراغت سے کفن بھی نہ ملا رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ۔

(۳) دراصل جس چیز کی نسبت اللہ سے نہیں ہے وہ مردار ہے اور اللہ کی رحمت سے دور ہے بالکل جیسے کوئی جانور غیر اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا ہو اور جس چیز کی نسبت اور علاقہ اللہ سے ہو جائے اور اس کی رضا کی نیت ہو وہ سراسر عبادت اور رحمت ہے دنیا کی تمام چیزوں کو اس پر قیاس کرلو، اگر محض پیٹ بھرنا، تن ڈھانکنا، عیش و آرام، فخر و غرور، جاہ و اعزاز مقصود ہے تو وہ اللہ کی رحمت سے دور ہے، اگر اللہ کے حکم کی تعمیل بیوی بچوں کے حقوق کی ادائیگی اور طاعت و عبادت کی قوت حاصل کرنا مقصود ہے تو عین طاعت و عبادت ہے۔ غرض دنیا کی جس چیز میں نور اور روح پیدا ہوتی ہے وہ اللہ سے تعلق اور نسبت کی بنا پر، ورنہ ہر چیز بے نور و بے روح ہے۔

بناؤ تم کو دنیا کی رغبت ہو جائے گی۔[1] (ترمذی)

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے گذرے اور ہم اپنے ایک چھپر کی مرمت کر رہے تھے، آپؐ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ موت اس سے بھی زیادہ قریب ہے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

مال فتنہ ہے

حضرت کعبؓ بن عیاض سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ہر امت کے لیے ایک فتنہ تھا اور میری امت کا فتنہ مال ہے۔ (ترمذی)

زندگی کی اصل ضرورتیں

حضرت امیر المومنین عثمانؓ بن عفان سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا ابن آدم کے لئے تین چیزوں کے سوا کچھ حق نہیں ہے، رہنے کے لیے گھر، بدن ڈھانکنے کے لیے کپڑا، کھانے کے لیے روٹی اور پانی۔ (ترمذی)

اپنے مال میں انسان کا اصلی حصہ

حضرت عبداللہؓ بن شخیر سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ" تلاوت فرما رہے تھے، فرمایا آدمی کہتا ہے میرا مال میرا مال، اے آدم کے بیٹے تیرے مال سے اس کے سوا کیا ہے، جو تو نے کھایا فنا کیا، جو پہنا پرانا کیا یا صدقہ کیا تو اس کو آخرت کے لئے ذخیرہ بنالیا۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ سے محبت کرنا فقر کے لئے تیار ہونا ہے

حضرت عبداللہؓ بن مغفل سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے

---

(۱) ایسی چیز سے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کو روکا ہے جس سے وہ دنیا میں پھنس جائیں اور جہاد و قربانی ان کے لیے مشکل ہو جائے، جائداد و جاگیر کی یہی خاصیت ہے۔

عرض کیا میں آپ سے محبت کرتا ہوں، آپؐ نے فرمایا دیکھو کیا کہتے ہو، اس نے کہا اللہ کی قسم میں آپ سے محبت کرتا ہوں (تین مرتبہ کہا) آپؐ نے فرمایا اگر تم مجھ سے محبت کرتے ہو تو فقر کے لیے تیار ہو جاؤ۔ بیشک جو مجھ سے محبت کرتا ہے تو فقر اس کے پاس سیلاب سے بھی زیادہ تیز پہنچتا ہے۔ (ترمذی)

بھوکے بھیڑیئے سے زیادہ آدمی کے لئے مال کی حرص خطرناک ہے

حضرت کعبؓ بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے گلّہ میں چھوڑ دیئے جائیں اور ان کا ستیاناس کریں تو وہ اتنے خطرناک نہیں جتنی آدمی کے دین کے لیے دولت وعزت کی حرص خطرناک ہوتی ہے۔ (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ کا دنیا کو سرائے فانی سمجھنا

حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چٹائی پر آرام فرمایا اس سے آپؐ کے پہلوؤں پر نشان پڑ گئے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم آپ کے لیے کوئی نرم بستر تیار نہ کر دیں، آپؐ نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا مطلب، میں دنیا میں اس سوار کی طرح ہوں جو ایک درخت کے نیچے سایہ لے پھر چلا جائے اور اس کو چھوڑ دے۔ (ترمذی)

فقراء امراء سے بہت پہلے جنت میں داخل ہوں گے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فقراء امراء سے پانچ سو سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔ (ترمذی)

حضرت ابن عباسؓ اور عمران بن الحصینؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے جنت کا معائنہ کیا تو دیکھا کہ اکثر اس میں فقراء ہیں اور دوزخ کو دیکھا تو زیادہ تر

عورتیں دیکھیں۔[1] (بخاری، مسلم)

حضرت اسامہؓ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا میں نے جنت کے دروازہ پر کھڑا ہوا دیکھا تو اس میں اکثر مساکین تھے اور دولت مند روک دیئے گئے تھے اور دوزخ والوں کو دوزخ کی طرف جانے کا حکم دے دیا گیا تھا۔ (بخاری، مسلم)

اللہ کے سوا ہر چیز بے حقیقت ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سب سے اچھی بات جو ایک شاعر کی زبان سے سہوا ہوئی ہے (یہ مصرع ہے) جو لبید (شاعر) نے کہا ہے سن لو اللہ کے سوا ہر چیز باطل (بے حقیقت) ہے۔ (بخاری، مسلم)

فاقہ، تنگی اور قناعت کی فضیلت اور نفس پرستی کی برائی

آیات قرآنی

﴿فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ شَيْئًا﴾ (سورہ مریم/۵۹-۶۰)

پھر ان کے بعد (بعضے) ایسے ناخلف پیدا ہوئے جنھوں نے نماز کو برباد کیا اور نفسانی خواہشات کی پیروی کی، سو یہ لوگ عنقریب آخرت میں خرابی دیکھیں گے، ہاں مگر جس نے توبہ کرلی اور ایمان لے آیا اور نیک کام کرنے لگا سو یہ لوگ جنت میں جائیں گے اور ان کا ذرا نقصان نہ کیا جائے گا۔

---

(۱) رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے ایک مجمع میں وجہ بیان فرمائی کہ تم ناشکری بہت کرتی ہو، اگر کوئی کسی عورت کے ساتھ عمر بھر احسان کرے پھر ذرا سی کمی اس سے ہو جائے تو وہ عورت ساری عمر کے احسانات اور سلوک پر پانی پھیر دیتی ہے اور کہتی ہے کہ آج تک تم نے کوئی بھلائی نہیں کی۔

﴿فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ قَالَ الَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَآ اُوْتِيَ قَارُوْنُ اِنَّهٗ لَذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً﴾ (قصص/۷۹-۸۰)

(پھر ایک بار ایسا اتفاق ہوا) کہ وہ اپنی آرائش (اور شان) سے اپنی برادری کے سامنے نکلا، جو لوگ اس کی برادری میں دنیا کے طالب تھے کہنے لگے کیا خوب کہ ہم کو بھی وہ ساز وسامان ملتا جیسا قارون کو دیا گیا ہے واقعی وہ بڑا صاحب نصیب ہے اور جن لوگوں کو دین کی فہم عطا ہوئی تھی وہ (ان حریصوں سے) کہنے لگے کہ ارے تمہارا ستیاناس ہو (تم اس دنیا پر کیا للچاتے ہو) اللہ تعالیٰ کے گھر کا ثواب اس دنیاوی کروفر سے ہزار درجہ بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لائے۔

﴿ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ﴾ (التکاثر/۸)

پھر اور بات سنو کہ اس روز تم سب سے نعمتوں کی پوچھ ہوگی۔

﴿مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعَاجِلَةَ عَجَّلْنَا لَهٗ فِيْهَا مَا نَشَآءُ لِمَنْ نُّرِيْدُ ثُمَّ جَعَلْنَا لَهٗ جَهَنَّمَ يَصْلٰهَا مَذْمُوْماً مَّدْحُوْراً﴾ (بنی اسرائیل/۱۸)

جو شخص دنیا (کے نفع) کی نیت رکھے گا ہم ایسے شخص کو دنیا میں جلدی چاہیں گے جس کے واسطے چاہیں گے فی الحال دے ہی دیں گے پھر اس کے لیے جہنم تجویز کریں گے، وہ اس میں بدحال (راندۂ درگاہ) ہو کر داخل ہوگا۔

احادیث

اہل بیت نے دو دن متواتر سیر ہو کر نہیں کھایا

حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والے دو دن متواتر جو کی روٹی سے سیر نہ ہوئے حتی کہ آپؐ کی وفات ہوگئی۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے گھر والے تین رات متواتر گیہوں

کے کھانے سے سیر نہیں ہوئے حتی کہ آپؐ کی وفات ہوگئی۔

دو دو مہینے رسول اللہ ﷺ کے گھر میں آگ نہیں جلتی تھی

حضرت عروہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ فرماتی تھیں کہ خدا کی قسم اے میرے بھانجے ہم چاند کو دیکھتے تھے، ایک چاند، پھر دوسرا چاند، پھر تیسرا چاند، دو مہینے میں اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہیں جلتی تھی، میں نے کہا اے خالہ پھر آپ کیسے زندگی گذارتی تھیں، فرمایا دو چیزوں پر، کھجور اور پانی پر، بعض انصار، رسول اللہ ﷺ کے پڑوسی تھے ان کے پاس دودھ دینے والے جانور ہوتے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کو دودھ بھیجتے تو ہم لوگ بھی پیتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کا خیال کر کے دعوت کو رد کر دینا

سعید المقبری سے روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کچھ لوگوں کے پاس سے گذرے ان کے پاس بھنی ہوئی بکری تھی، ان لوگوں نے ان کو دعوت دی حضرت ابو ہریرہؓ نے انکار کیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے وفات پا گئے اور جو تک کی روٹی سے سیر نہ ہوئے۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی گزران

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوگئی نہ چوکی پر کھانا کھایا نہ چپاتی کھائی۔ (بخاری)

ایک روایت میں ہے کہ بھنی ہوئی بکری آنکھ سے کبھی دیکھی نہیں۔

حضرت نعمانؓ بن بشیر سے روایت ہے کہ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو نہیں دیکھا کہ آپ ردی کھجور ہی سے پیٹ بھر سکتے۔ (مسلم)

بھوک کا غلبہ اور ایک انصاری کی ضیافت

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نبوت کے زمانہ سے

لے کر انتقال فرمانے تک میدہ نہیں دیکھا، ان لوگوں نے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں چھلنیاں نہیں تھیں؟ بولے نہیں، آپؐ کی وفات ہوگئی مگر چھلنیاں نہیں دیکھیں، پوچھا بغیر چھانے جو کیسے کھاتے تھے؟ بولے ہم جو کو پیس کر پھونکتے تھے تو چوکر اڑ جاتا تھا اور آٹے کو گوندھ لیتے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن یا رات کو باہر تشریف لائے، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی باہر تھے، آپؐ نے فرمایا کیوں باہر نکلے، دونوں حضرات نے عرض کیا یا رسول اللہؐ بھوک کے سبب سے، آپؐ نے فرمایا اس کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں بھی اسی وجہ سے نکلا ہوں۔

پھر آپؐ نے فرمایا کھڑے رہو، وہ دونوں آپؐ کے ساتھ رہے، پھر ایک انصاری کے پاس آئے معلوم ہوا کہ وہ اس وقت گھر پر نہیں ہیں، ان کی بیوی نے خوش آمدید کہا، آپؐ نے فرمایا تمہارے شوہر کہاں ہیں؟ کہا میٹھا پانی لینے گئے ہیں، اتنے میں انصاری آگئے، آپ کو اور آپؐ کے ساتھیوں کو دیکھ کر عرض کیا، الحمدللہ آج کے دن مجھ سے زیادہ اچھے مہمان رکھنے والا کوئی نہیں، پھر گھر جا کر ایک کھجور کی گود لے آئے، جس میں گدر، خشک اور پکے کھجور تھے، عرض کیا نوش فرمایئے، پھر ایک چھری لی آپؐ نے فرمایا دیکھنا دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا انہوں نے ایک بکری ذبح کی، آپؐ نے بکری کا گوشت اور کھجور کھائے، پانی پیا، یہاں تک کہ سیر ہوگئے، آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ تم سے قیامت کے دن ان نعمتوں کا سوال ہوگا، بھوک نے تم کو تمہارے گھروں سے نکالا اور تم نعمت کھا کر ہی پلٹے۔ (مسلم)

ایک صحابی کی تقریر

خالد بن عمر العدوی سے روایت ہے کہ حضرت عتبہؓ بن غزدان (یہ بصرہ کے حاکم تھے) نے تقریر کی، اللہ کی حمد وثنا کے بعد کہا امابعد! دنیا نے جدائی کا اعلان کیا اور تیز چلی اور

اب اس میں کچھ تلچھٹ، برتن کی تلچھٹ کی طرح باقی رہ گئی ہے، اس کو اس کا مالک جمع کرتا ہے اور تم ایسی جگہ جانے والے ہو جس کو زوال نہیں، پس تم بھلائیوں کے ساتھ جاؤ، ہم نے سنا ہے کہ پتھر جہنم میں گرایا جائے گا، تو وہ ستر سال میں بھی اس کی تھاہ نہ پائے گا، خدا کی قسم وہ گہری دوزخ آدمیوں سے بھری جائے گی، کیا تم کو حیرت ہے؟ اور ہم نے سنا ہے کہ جنت کے دروازہ کے ایک بازو سے دوسرے بازو کی چوڑائی چالیس سال کی مسافت ہے اور اس پر ایسا دن آئے گا کہ ہجوم سے بالکل بھری ہوگی، مجھے آج یاد ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سات ہم ساتھ آدمی تھے اور ہمارے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہوتا تھا، درخت کے پتے چباتے تھے یہاں تک کہ ہمارے مسوڑھے زخمی ہو جاتے تھے، میں نے ایک چادر لی اس کے دو ٹکڑے کیے، ایک ٹکڑا میں نے باندھا اور دوسرا سعد بن مالکؓ نے، اب ہم میں سے آج کوئی ایسا نہیں ہے جو شہر پر حاکم نہ ہو، اللہ سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نزدیک بڑا ہوں اور اللہ کے نزدیک حقیر ہوں۔ (مسلم)

لباس جس میں رسول اللہ ﷺ نے وفات پائی

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ایک چادر اور ایک تہہ بند نکال کر دکھایا اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے انھیں دو کپڑوں میں وفات پائی۔ (بخاری، مسلم)

صحابہؓ نے پتے کھا کھا کر جہاد کیا

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کے راستہ میں تیر چلایا، ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں ہوتے تھے جب کھانے کو کچھ نہ ہوتا تو خُبلَہ (۱) کے اور ببول کے پتے کھاتے تھے یہاں تک کہ ہمارا پائخانہ بکری کی مینگنی کی طرح خشک ہونے لگا تھا۔ (بخاری، مسلم)

---

(۱) ایک جنگلی درخت ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ آل محمد کو بقدر ضرورت رزق دے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ کی بھوک اور رسول اللہ ﷺ کی فراست وضیافت

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں بھوک کی شدت سے زمین پر اپنا پیٹ لگالیتا تھا اور پیٹ پر پتھر باندھ لیتا تھا، ایک دن بھوک کی بیتابی سے میں گزرگاہ پر بیٹھ گیا، نبی ﷺ ادھر سے گزرے، مجھے دیکھا تو مسکرائے، میرے چہرہ سے بھوک اور نقاہت کو تاڑ لیا اور جو دل میں تھا سمجھ گئے، پھر فرمایا اے ابو ہریرہؓ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ، پھر فرمایا میرے ساتھ آؤ۔ میں آپؐ کے پیچھے چلا، آپؐ گھر تشریف لے گئے اور میرے لئے اجازت چاہی، جب مجھے اجازت ملی تو میں گیا، دیکھا دودھ کا ایک پیالہ رکھا ہے، آپؐ نے فرمایا کہاں سے آیا لوگوں نے کہا فلاں صاحب یا فلاں خاتون نے آپؐ کو ہدیہ بھیجا ہے آپؐ نے فرمایا اے ابو ہریرہؓ، میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ، فرمایا اہل صفہؓ کو بلاؤ[1]، مجھ پر یہ بات بہت گراں گزری، میں نے اپنے دل میں کہا یہ دودھ اہل صفہ کو کیا کافی ہوگا، میں پینے کا زیادہ مستحق ہوں کہ کچھ قوت آئے، بہر حال ان کو بلایا، وہ لوگ آئے اور اجازت کے بعد اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے، آپؐ نے فرمایا ابو ہریرہؓ، میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ، فرمایا یہ لو اور ان کو دو حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ مجھے امید نہ تھی کہ دودھ مجھے بھی ملے گا مگر اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت سے کوئی چارہ نہ تھا، میں نے لیا اور ایک آدمی کو دیا، اس نے پیا یہاں تک کہ سیراب ہوگیا اور پیالہ

---

(۱) اہل صفہ اسلام کے مہمان تھے ان کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا نہ گھر تھا نہ مال اور نہ کوئی سہارا تھا جب رسول اللہ ﷺ کو صدقہ کا مال آتا آپؐ ان کو بھیجتے تھے اور اس کو نوش نہیں فرماتے تھے اور جب ہدیہ آتا تھا تو نوش فرماتے اور ان کو بھی شریک کرتے تھے۔

پلٹا دیا، میں اسی طرح نوبت بہ نوبت پلاتا ہوا حضورؐ تک پہنچا اور پوری جماعت سیراب ہو چکی تھی، آپؐ نے پیالہ لیا اور اپنے مبارک ہاتھوں پر رکھ کر میری طرف دیکھا اور مسکرائے، پھر فرمایا ابو ہریرہؓ میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ، فرمایا ہم اور تم باقی رہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے سچ فرمایا، فرمایا بیٹھو اور پیو، میں بیٹھ گیا اور پینے لگا، آپؐ نے فرمایا پیو، میں نے پیا، آپؐ برابر یہی فرماتے رہے کہ پیو، میں نے کہا اسی کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے اب پینے کی گنجائش نہیں ہے، آپؐ نے فرمایا مجھے دکھاؤ، میں نے پیالہ آپ کو دیا، آپؐ نے اللہ کی تعریف کی اور بچا ہوا دودھ نوش فرمالیا۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ ہی فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے منبر اور حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے درمیان گر پڑتا تھا اور غشی طاری ہو جاتی تھی، لوگ آتے تھے اور میری گردن پر پاؤں رکھ دیتے تھے (۱)، وہ سمجھتے تھے کہ میں مجنون ہوں، حالانکہ میں مجنون نہیں تھا، بھوک کی وجہ سے میری حالت مجنونوں کی سی ہو جاتی تھی۔ (بخاری)

جو کے لئے رسول اللہ ﷺ کی زرہ رہن رکھی ہوئی تھی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات کے وقت آپؐ کی ایک زرہ کسی یہودی کے پاس تیس صاع جو پر رہن رکھی ہوئی تھی۔ (بخاری، مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک زرہ جو پر رہن رکھی تھی، میں رسول اللہ ﷺ کے پاس جو کی روٹی اور چکٹی ہوئی چربی لے کر گیا آپ فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ کے نو گھروں میں کسی گھر میں صبح و شام کے لئے ایک صاع بھی نہیں ہے۔ (بخاری)

اہل صفہؓ کی گزران

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ستر اہل صفہؓ کو دیکھا ان میں سے کوئی ایسا نہ تھا کہ اس کے پاس اوڑھنے، باندھنے کو پورا کپڑا ہو، چادر ہوتی تھی یا تہبند، وہ اپنی گردنوں

---

(۱) اس زمانہ میں مجنون کا علاج ایسا ہی ہوتا تھا کہ گردن پر پاؤں رکھ کر دباتے تھے۔

میں اس کو گرہ دے کر باندھ لیتے تھے، کسی کی نصف پنڈلی تک پہنچتی تھی اور بعض کے ٹخنوں تک، وہ اس خطرہ سے اس کو سمیٹ لیتے تھے کہ لوگ ان کو ننگے بدن نہ دیکھیں۔ (بخاری)

رسول اللہ ﷺ کا بستر

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بستر چمڑے کا ہوتا تھا اس میں کھجور کے ریشے بھرے ہوتے تھے۔ (بخاری)

صحابہ کرامؓ کی گزران

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے ایک انصاری نے آپؐ کو سلام کیا اور پھر پیچھے پھر گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے بھائی میرے بھائی سعدؓ بن عبادہ کیسے ہیں، عرض کیا اچھے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کون کون ان کی عیادت کو چلے گا، پھر آپؐ کھڑے ہوگئے، آپؐ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوئے، ہم کچھ اوپر دس آدمی تھے نہ ہمارے پاس جوتے تھے نہ موزے تھے نہ ٹوپیاں اور نہ کُرتے تھے، ہم لوگ یونہی اس سنگلاخ زمین پر چل کھڑے ہوئے، یہاں تک کہ ان کے پاس آئے تو جو لوگ ان کے پاس بیٹھے تھے وہ ہٹ گئے رسول اللہ ﷺ اور ہم لوگ ان سے قریب ہوگئے۔ (مسلم)

امت کے طبقے

حضرت عمرانؓ بن الحصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے اچھی نسل وہ ہے جو اس وقت میرے ساتھ موجود ہے، پھر جو ان کے بعد آنے والی نسلیں ہیں، پھر جو ان کے بعد آنے والی نسلیں ہیں، حضرت عمرانؓ کہتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں آپؐ نے دو مرتبہ فرمایا یا تین مرتبہ، پھر ان کے بعد ایسے لوگ آئیں گے جو گواہی دیں گے، حالانکہ ان سے گواہی [1] طلب نہیں کی جائے گی اور خیانت کریں گے اور

---

(۱) یعنی جھوٹی گواہی بڑے شوق سے دیں گے۔

اعتبار نہ کیا جائے گا، اور نذر مانیں گے لیکن پورا نہ کریں گے، اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔ (۱) (بخاری، مسلم)

خرچ کرنے کے اصول

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے آدم کے بیٹے اگر تو فاضل چیزیں خرچ کر ڈالے گا تو تیرے لئے بہتر ہوگا اور اگر تو اس کو روک رکھے گا تو یہ تیرے لئے برا ہوگا، ہاں بقدر ضرورت رکھنے پر تجھے ملامت نہ کی جائے گی اور پہلے اس شخص سے ابتدا کر جس کا تو کفیل ہے۔ (ترمذی)

دنیا کی خوش نصیبی

حضرت عبیداللہ بن محصن انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے گھر میں اطمینان سے ہے، تندرستی اور اس کے پاس پورے دن کی روزی ہے تو گویا دنیا کا پورا عیش اور زندگی کی سب نعمتیں اس کو حاصل ہیں، (ترمذی)

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ بڑا خوش نصیب ہے جس کو اسلام کی دولت نصیب ہوئی اور اس کے پاس بقدر ضرورت رزق بھی ہے، اللہ نے جو کچھ اس کو عطا فرمایا اس کو اس پر قانع بنا دیا۔ (مسلم)

حضرت فضالۃ بن عبید انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوش نصیب ہے وہ جس کو اسلام کی توفیق ملی اور اس کو بقدر ضرورت زندگی کا سامان حاصل ہے اور وہ اس پر قانع ہے۔ (۲) (ترمذی)

---

(۱) یعنی بڑے ناز پروردہ تن آسان اور راحت طلب ہوں گے، بیٹھے بیٹھے کھانے اور آرام کی زندگی گزارنے سے فربہی اور موٹاپا پیدا ہوگا۔

(۲) اصل چیز جو زندگی کو تلخ اور دنیا کو دوزخ کا نمونہ بناتی ہے اور ہر وقت بے چین رکھتی ہے وہ دولت و اعزاز کی بڑھی ہوئی حرص و ہوس ہے جو کسی حد پر جا کر رکتی نہیں، حدیث میں جس کو دنیا کا عیش کہا گیا ہے وہ اس وقت لاکھوں انسانوں کو حاصل ہے مگر پھر بھی آرام نہیں کیونکہ آخری چیز یعنی قناعت نہیں۔

راتوں کا فاقہ

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اور آپؐ کے گھر والے متواتر کئی راتیں خالی پیٹ گذارتے تھے کہ رات کا کھانا میسر نہ آتا تھا اور ان کی روٹیاں جو کی ہوتی تھیں۔ (ترمذی)

فاقہ کی فضیلت

حضرت فضالۃ بن عبید انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو نماز پڑھاتے تو لوگ بھوک کی وجہ سے نماز میں گر گر پڑتے اور وہ اصحاب صفہؓ تھے، دیہاتی کہتے تھے کہ یہ مجنون ہیں، جب آپؐ نماز پوری کرتے اور ان کی طرف پھرتے تو فرماتے اگر تم کو معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں تم کو کیا کیا نعمتیں ملیں گی تو تم اپنی اس حالت (فقر و تنگی) کو اور بھی پسند کرنے لگو۔ (ترمذی)

آدمی کے لئے کتنا کھانا ضروری ہے

حضرت مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آدمی نے کسی برتن کو پیٹ سے بدتر نہیں بھرا، آدم کے بیٹے کو اتنا کھانا کافی ہے کہ اس کی پیٹھ سیدھی رہے، اگر اس کے بعد بھی کچھ ضروری ہے تو ایک تہائی اس کے کھانے کے لیے اور ایک تہائی اس کے پینے کے لیے اور ایک تہائی اس کی سانس کے لئے۔ (ترمذی)

سادگی و جفاکشی

حضرت ایاس بن ثعلبۃ انصاریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھیوں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کے سامنے دنیا کا ذکر کیا، آپؐ نے فرمایا سنو، سنو سادگی ایمان ہے، سادگی ایمان ہے۔ (ابوداؤد)

جہاد میں غیبی دعوت

حضرت جابرؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو قریش کے قافلہ سے مقابلہ کرنے کے لئے بھیجا اور حضرت ابو عبیدہؓ کو ہمارا امیر مقرر کیا اور ایک تھیلہ کھجور کا زادراہ دیا، حضرت ابو عبیدہؓ روز ہم کو ایک ایک کھجور دیتے تھے اس کے سوا اور کچھ تھا ہی نہیں، لوگوں نے عرض کیا آپ لوگ ایک ایک کھجور پر کیسے بسر کرتے تھے، کہا ہم اس کو اس طرح چوستے تھے جیسے بچہ چوستا ہے پھر اس پر پانی پی لیتے تھے تو ہم کو ایک دن اور ایک رات تک کافی ہوتا تھا، اور درخت پر لکڑی مار کر پتے گرا لیتے، پھر پانی سے گھس کر کھاتے تھے، ایک دن سمندر کے کنارہ کنارہ چلے تو ہم کو سمندر کے کنارہ پر ایک بڑا ٹیلہ دکھائی دیا، جب اس کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہ ایک جانور ہے، جس کو عنبر کہتے ہیں، حضرت ابو عبیدہؓ بولے یہ مردار ہے اور کہا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے بھیجے ہوئے ہیں اور اللہ کے راستہ میں ہیں اور تم سب مضطر ہو (مجبور و پریشان ہو گئے ہو) پس کھاؤ، ہم اس کو ایک مہینہ تک کھاتے رہے اور ہم سب تین سو تھے ہم لوگ اس کو کھا کر موٹے ہو گئے، اس کی آنکھوں میں گھڑا ڈبو کر چربی نکالتے تھے، اور گائے کے ٹکڑوں کی طرح اس کے ٹکڑے کاٹتے تھے، حضرت ابو عبیدہؓ نے فوج سے تیرہ آدمی لئے اس کی آنکھ کے گڑھے میں بٹھا دیا اور اس کی پسلیوں میں سے ایک پسلی لے کر اس کو کھڑا کیا پھر ایک بڑے اونٹ پر کجاوہ کس کر اس کو اس کے نیچے سے گذار دیا، ہم نے ناشتہ کے لئے پارچے بنائے، پھر مدینہ آئے، جب ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپؐ سے اس کا ذکر کیا تو آپؐ نے فرمایا وہ تمہارا رزق تھا، اللہ نے تم کو دیا تھا، اگر تمہارے پاس اس کا کچھ گوشت ہو تو ہم کو کھلاؤ، پھر ہم نے آپؐ کو بھیجا تو آپؐ نے کھایا۔ (مسلم)

حضرت اسماءؓ بنت یزید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی قمیص کی آستین گٹے تک ہوتی تھی۔ (ابوداؤد، ترمذی)

ایک دعوت میں رسول اللہ ﷺ کے اعجاز سے کھانے میں برکت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ہم خندق کھود رہے تھے ایک سخت پتھر آ گیا لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور عرض کیا کہ خندق میں ایک سخت پتھر آ گیا ہے، آپؐ نے فرمایا میں اتروں گا، اور آپؐ کے پیٹ پر بھوک کی وجہ سے پتھر بندھا تھا، تین دن سے ہم لوگوں نے کچھ نہیں کھایا تھا، نبی ﷺ نے ایک کدال لی اور پتھر پر ایسا مارا کہ اس کو بالو کی طرح ریزہ ریزہ کر دیا، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے گھر جانے کی اجازت طلب کی، آپؐ نے اجازت دی تو میں گھر آیا اور میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی ایسی حالت دیکھی کہ مجھ سے صبر نہ ہو سکا، تمہارے پاس کچھ ہے؟ بولیں میرے پاس کچھ جو ہیں اور ایک چھوٹا بکری کا بچہ ہے میں نے بچہ کو ذبح کیا اور بیوی نے جو پیسے، میں نے گوشت کے ٹکڑے کاٹ کر ہانڈی میں ڈالے، اور رسول اللہ ﷺ کے پاس اس وقت آیا کہ ہانڈی چولھے پر چڑھ چکی تھی اور تیار ہونے کے قریب تھی اور آٹا بھی گوندھ چکا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ تھوڑا سا کھانا تیار کرایا ہے آپؐ تشریف لے چلیئے اور اپنے ساتھ دو چار آدمیوں کو بھی لیتے چلئے، آپ نے فرمایا کتنا کھانا ہے؟ میں نے بتایا، آپؐ نے فرمایا بہت ہے اور اچھا ہے، اپنی بیوی سے کہہ دو کہ ہانڈی نہ اتاریں اور تنور سے روٹی اس وقت تک نہ نکالیں جب تک میں نہ آ جاؤں، پھر آپ نے فرمایا کھڑے ہو، تو مہاجرین و انصار کھڑے ہو گئے، میں گھر گیا اور بیوی سے کہا اری نیک بخت رسول اللہ ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور آپؐ کے ساتھ مہاجرین و انصار بھی ہیں، بیوی نے کہا کیا تم سے رسول اللہ ﷺ نے پوچھا تھا، میں نے کہا ہاں (اتنے میں آپؐ تشریف لے آئے) فرمایا آؤ داخل ہوتے جاؤ فکر نہ کرو، پھر روٹی کے ٹکڑے کر کے اس پر گوشت رکھنے لگے، جب ہانڈی سے نکال چکتے تو ہانڈی اور تنور کو ڈھک دیتے تھے، پھر اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھاتے تھے، پھر نکالتے تھے آپؐ برابر توڑتے اور ڈالتے رہے یہاں تک کہ وہ سب سیر ہو گئے، اور بچ بھی گیا، آپؐ نے

فرمایا تم بھی کھاؤ اور لوگ آج بہت فاقہ سے ہیں، ان کو بھی بھیجو۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت جابرؓ نے کہا جب خندق کھودی جا رہی تھی میں نے نبی ﷺ کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا، میں اپنی بیوی کے پاس آیا اور کہا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے نبی ﷺ کو سخت بھوک کی حالت میں دیکھا ہے تو انہوں نے ایک تھیلا نکالا اس میں ایک صاع جو تھے اور گھر میں ایک چھوٹا بکری کا بچہ تھا اس کو ذبح کیا اور جو کو پیسا اور وہ میرے فارغ ہونے تک فارغ ہو گئیں، اس کو ٹکڑے کر کر کے ہانڈی میں ڈالا، پھر میں رسول اللہ ﷺ کی طرف چلا، میری بیوی نے کہا مجھے شرمندہ نہ کرنا[1]، میں آیا اور آپؐ کے کان میں چپکے سے کہا یا رسول اللہ ہم نے ایک جانور ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو پیسے ہیں پس آپ بھی چلیے اور کچھ لوگ اور بھی، رسول اللہ ﷺ نے پکارا اے خندق والو! جابر نے دعوت کی ہے تم سب آؤ، پھر نبی ﷺ نے فرمایا، نہ ہانڈی اتارنا، اور نہ روٹی پکانا جب تک میں نہ آجاؤں، میں آیا اور رسول اللہ ﷺ لوگوں کے آگے آگے تشریف لا رہے تھے میری بیوی مجھے برا بھلا کہنے لگیں، میں نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے وہی عرض کیا تھا جو تم نے کہا تھا، میں نے آٹا نکالا، آپؐ نے لعاب دہن اس میں ڈالا اور برکت کی دعا کی، پھر ہانڈی میں بھی لعاب دہن ڈال کر برکت کی دعا کی اور میری بیوی سے فرمایا، روٹی پکانے والے کو بلاؤ تمہارے ساتھ وہ بھی روٹی پکائے اور ہانڈی نہ اتارنا، چولھے پر ہی سے نکالتے رہو، کھانے والے ایک ہزار تھے خدا کی قسم سب نے کھالیا اور بچ بھی گیا، وہ لوگ چلے گئے اور ہماری ہانڈی ویسی ہی کھدکھدا رہی تھی اور روٹیاں بھی ویسی ہی پک رہی تھیں۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ابوطلحہؓ نے حضرت ام سلیمؓ سے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کی آواز سنی ہے کمزور ہے میں سمجھتا ہوں بھوک کی وجہ سے ہے، تمہارے پاس کچھ ہے، بولیں ہاں، پھر جو کی روٹیاں نکالیں، ان کو اپنے دوپٹہ کے ایک کونہ میں لپیٹ کر میرے بغل میں چھپا دیں اور باقی حصہ میرے سر پر عمامہ میں باندھ دیا اور رسول اللہ ﷺ کی

---

(۱) یعنی مجمع عام میں دعوت کا اعلان کر دو اور ایکدم سے بہت سے آدمی آجائیں، کھانا تھوڑا ہے ناحق مجھے شرمندہ ہونا پڑے۔

خدمت میں پہنچا، آپؐ اس وقت لوگوں کے ساتھ مسجد میں تشریف فرما تھے، میں آپؐ کے قریب کھڑا ہوگیا، آپؐ نے فرمایا کیا تم کو ابوطلحہ نے بھیجا ہے، میں نے کہا جی ہاں فرمایا کھانے کے لئے، میں نے کہا جی، آپؐ نے فرمایا کھڑے ہو اور چلو، اور میں آپؐ سے پہلے چلا اور پہنچ کر حضرت ابوطلحہؓ کو خبر دی کہ حضورؐ لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں، حضرت ابوطلحہؓ نے کہ اے ام سلیم رسول اللہ ﷺ لوگوں کے ساتھ تشریف لا رہے ہیں اور ہمارے یہاں اتنا کھانا نہیں کہ ان کو کافی ہو، انہوں نے کہا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں، پھر حضرت ابوطلحہؓ پیشوائی کو آگے بڑھے اور حضرتؐ کو اپنے ساتھ لائے، آپ نے فرمایا اے ام سلیم جو کچھ تمہارے پاس ہو لاؤ، تو وہ وہی روٹیاں لائیں، آپؐ نے فرمایا ان کو توڑو، انہوں نے توڑا اور اس پر بجائے سالن کے گھی نچوڑ دیا اور رسول اللہ ﷺ نے اس میں برکت کی دعا کی اور فرمایا باری باری سے دس دس کو اجازت دو تو ان کو اجازت دی وہ آتے گئے اور کھاتے گئے یہاں تک کہ سیر ہوگئے اور وہ ستر یا اسی آدمی تھے۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ دس آدمی آتے تھے اور دس جاتے تھے اور ان میں سے کوئی نہیں بچا جو نہ داخل ہوا ہو اور اس نے نہ کھایا ہو اور نہ سیر ہوا ہو، اور جب کھانے کو دیکھا تو وہ اسی طرح تھا جیسے کھانا شروع کرنے سے پہلے تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ دس دس نے مل کر کھایا یہ اسی آدمیوں کی جماعت تھی، پھر رسول اللہ ﷺ نے کھانا نوش فرمایا اور آپؐ کے بعد آپ کے گھر والوں نے پھر بچ گیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ بچا ہوا اپنے ہمسایوں کو بھیجا۔

اور ایک روایت میں حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ایک دن میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپؐ کو آپؐ کے ساتھیوں کے پاس بیٹھا ہوا پایا آپ کے پیٹ پر پٹی بندھی تھی، میں نے آپؐ کے بعض ساتھیوں سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے پیٹ میں پٹی کس لئے باندھی ہے؟ لوگوں نے کہا بھوک کی وجہ سے، میں حضرت ابوطلحہؓ کے پاس آیا (وہ ام سلیمؓ کے شوہر تھے) اور عرض کیا اے میرے والد میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، آپؐ کے پیٹ

پر پٹی بندھی تھی، لوگوں سے سبب پوچھا، معلوم ہوا بھوک کی وجہ سے ہے، حضرت ابوطلحہؓ میری ماں کے پاس آئے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے کہا کچھ روٹیوں کے ٹکڑے ہیں اور کھجوریں، اگر رسول اللہ ﷺ تنہا تشریف لائے تو ہم ان کو سیر کردیں گے اور اگر لوگوں کے ساتھ تشریف لائے تو کمی پڑ جائے گی، اس کے بعد پورا قصہ بیان کیا۔ (جو اوپر گزرا)

قناعت

آیات قرآنی

﴿وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا﴾ (ہود/٦)

اور کوئی جاندار زمین پر چلنے والا ایسا نہیں کہ اس کی روزی اللہ کے ذمہ نہ ہو۔

﴿لِلْفُقَرَآءِ الَّذِيْنَ اُحْصِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ضَرْبًا فِي الْاَرْضِ يَحْسَبُهُمُ الْجَاهِلُ اَغْنِيَآءَ مِنَ التَّعَفُّفِ تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ لَا يَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا﴾ (بقرہ/٢٧٣)

(صدقات) اصل حق ان حاجتمندوں کا ہے جو اللہ کی راہ میں مقید ہوں گے (اور اسی وجہ سے) وہ لوگ کہیں ملک میں چلنے پھرنے کا امکان نہیں رکھتے اور ناواقف ان لوگوں کو تونگر خیال کرتا ہے ان کے سوال سے بچنے کے سبب سے (البتہ) تم ان کو ان کے طرز سے پہچان سکتے ہو، (فقر و فاقہ سے چہرہ پر اثر ضرور آجاتا ہے اور وہ لوگوں سے لپٹ کر نہیں مانگتے۔)

﴿وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَ لَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا﴾ (فرقان/٦٧)

اور وہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں (افراط وتفریط) کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے۔

﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَ الْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ مَآ اُرِيْدُ مِنْهُمْ مِنْ رِزْقٍ وَّمَآ اُرِيْدُ اَنْ يُّطْعِمُوْنِ﴾ (ذاریات/۵۶-۵۷)

اور میں نے جن اور انسان کو اسی واسطے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کیا کریں میں ان سے (مخلوق کی) رزق رسانی کی درخواست نہیں کرتا اور نہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھے کھلایا کریں۔

احادیث

غنی وہ ہے جو دل کا غنی ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دولت و استغنا مال کی کثرت سے نہیں ہوتا، دولت دل کی دولت ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خوش نصیب ہے وہ جو اسلام لایا اور ضرورت بھر سامان رکھتا ہے اور جو کچھ اللہ نے اس کو دیا اس پر وہ قانع ہے۔ (مسلم)

ایک صحابی کا کسی سے کچھ نہ لینے کا عہد اور اس کی پابندی

حضرت حکیم بن حزامؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا، آپؐ نے مجھے دیا، میں نے پھر مانگا آپؐ نے دیا، پھر مانگا پھر آپؐ نے دیا اور فرمایا اے حکیم یہ مال سرسبز شیریں ہے، جو اس کو بے پرواہی کے ساتھ لے گا تو اس میں برکت ہوگی، اور جو نفس کی طمع کے ساتھ لے گا تو برکت نہ ہوگی، اور یہ مثال ایسی ہے کہ ایک آدمی کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا اور اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے (۱)۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے، میں زندگی بھر آپؐ کے بعد کسی سے کچھ شے لے کر اس کے مال میں کمی نہ کروں گا۔

حضرت ابو بکرؓ اپنی خلافت کے زمانہ میں حضرت حکیمؓ کو بلاتے تھے اور ان کو کچھ

(۱) یعنی احسان کرنے والا ممنون ہونے والے سے اور دینے والا لینے والے سے افضل ہے۔

دینا چاہتے تھے تو وہ انکار کرتے تھے، پھر حضرت عمرؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں ان کو کچھ دینے کے لئے بلایا، انہوں نے ان سے بھی انکار کیا، حضرت عمرؓ نے کہا اے مسلمانو! میں تم کو حکیمؓ کے معاملہ میں گواہ کرتا ہوں کہ میں ان کو وہ حق دیتا ہوں جو مالِ غنیمت میں ان کے لئے رکھا ہے اور یہ انکار کرتے ہیں۔

حضرت حکیمؓ نے نبی ﷺ کے بعد وفات پانے تک کسی سے کچھ نہیں لیا، (بخاری، مسلم)

حضرت ابوموسیٰؓ کا اپنے جہاد کا تذکرہ کر کے پشیمان ہونا

ابو بردہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ ایک غزوہ میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے، ایک اونٹ تھا اس پر یکے بعد دیگرے سوار ہوتے تھے، لوگوں کے پاؤں میں سوراخ ہو گئے اور میرے پاؤں کے تو ناخن تک گر گئے تھے تو ہم لوگوں نے پیروں پر چیتھڑے باندھ لئے، اس لئے اس غزوہ کا نام ''ذات الرقاع'' رکھ دیا گیا، ابو بردہ کہتے ہیں کہ یہ واقعہ بیان کر کے ابوموسیٰؓ کو افسوس ہوا کہ میں نے یہ تذکرہ کیوں کیا، گویا انہوں نے اپنے نیک عمل کو ظاہر کرنا ناپسند کیا۔ (بخاری، مسلم)

دل کے غنی

حضرت عمروؓ بن تغلب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس مال یا قیدی آئے آپؐ نے اس طرح تقسیم کیا کہ بعض کو دیا اور بعض کو نہیں دیا، بعد میں آپؐ کو خبر ملی کہ جن کو نہیں دیا وہ ناراض ہیں، آپؐ نے اللہ کی حمد اور ثنا بیان کی، پھر فرمایا خدا کی قسم میں بعض کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں، وہ مجھے زیادہ محبوب ہے اس شخص سے جس کو دیتا ہوں، لوگوں کو اس وقت دیتا ہوں جب ان کے دلوں میں گھبراہٹ اور بے چینی پاتا ہوں، جن کو نہیں دیتا ان کو اس اطمینان پر نہیں دیتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا دل غنی کر دیا ہے اور خیر رکھی ہے، ان ہی

میں عمروؓ بن تغلب ہیں، حضرت عمرو بن تغلبؓ کہتے ہیں اللہ کی قسم مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ بات سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہے۔ (بخاری)

اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے

حضرت حکیمؓ بن حزام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ کی ابتدا اس سے کرو جس کے تم ذمہ دار ہو اور بہتر صدقہ وہ ہے جو اپنے لئے بقدر ضرورت رکھ کر دیا جائے، اور جو خوددار رہنا چاہے گا اللہ اس کو خوددار رکھے گا، جو غنی رہنا چاہے گا اللہ اس کو غنی رکھے گا۔ (۱) (مسلم)

پیچھے پڑ کر سوال کرنا

حضرت ابوسفیانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لگ لپٹ کر نہ مانگو، اللہ کی قسم اگر تم میں سے کوئی مجھ سے مانگے گا اور میں اس کو ناراض ہو کر دوں گا تو اس میں برکت نہ ہوگی۔ (مسلم)

کسی سے سوال نہ کرنے پر بیعت

حضرت عوف بن مالک اشجعیؓ سے روایت ہے کہ ہم آٹھ نو آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے، آپؐ نے فرمایا رسول اللہ کے ہاتھ پر بیعت کیوں نہیں کرتے؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو آپؐ کے ہاتھ پر ابھی ابھی بیعت کر چکے ہیں، پھر آپؐ نے فرمایا تم رسول اللہ سے بیعت کیوں نہیں کرتے ہم نے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم تو آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں، اب کس بات پر کریں، آپؐ نے فرمایا اس بات پر کہ اللہ کی عبادت کرو گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گے، پانچوں نمازوں

---

(۱) یعنی جو شخص چاہے کہ اس کو کسی کے سامنے دستِ سوال دراز کرنے کی ضرورت پیش نہ آئے تو اللہ اس کی خواہش پوری فرمائے گا۔

کا خیال رکھو گے، اللہ کی اطاعت کرو گے اور ایک بات چپکے سے کہی وہ یہ کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگو گے (راوی کہتے ہیں) میں نے وہاں موجود لوگوں میں سے بعضوں کو دیکھا ہے کہ اگر ان کا کوڑا بھی گر جاتا تو وہ کسی سے اٹھانے کو نہیں کہتے تھے کہ یہ بھی سوال میں داخل ہے۔[1] (مسلم)

سائل کے چہرے پر قیامت میں گوشت نہ ہوگا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بعض آدمی برابر سوال کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسی حالت میں حاضر ہوں گے کہ ان کے چہرہ پر گوشت کا ٹکڑا نہ ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لائے اور صدقہ اور مانگنے سے بچنے کو فرمایا، اور فرمایا اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے، اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے، اونچا ہاتھ دینے والے کا اور نیچا ہاتھ لینے والے کا ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

جمع کرنے کے لئے مانگنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگوں سے جمع کرنے کے لئے مانگتا ہے وہ آگ کی چنگاری مانگتا ہے، اس کو اختیار ہے کہ زیادہ چنگاریاں جمع کرلے یا کم۔ (مسلم)

مانگنے کی اجازت کب ہے

حضرت سمرۃ بن جندبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سوال آدمی کے چہرہ کو چھیل دیتا ہے مگر یہ کہ آدمی مسلمان حاکم سے مانگے اور ضرورت پڑنے پر مانگے۔ (ترمذی)

---

(۱) صحابہ کرامؓ اطاعت رسولؐ میں اپنی مثال آپ تھے۔

اللہ کے سامنے اپنی ضرورت پیش کرنا

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی شخص کو کوئی فاقہ پیش آئے، اگر وہ اس فاقہ کو لوگوں کے سامنے پیش کرے گا تو اس کا فاقہ زائل نہ ہوگا، اور اگر اللہ کے سامنے پیش کرے گا تو اس کو جلد یا بدیر رزق عطا ہوگا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

سوال نہ کرنے پر جنت کی ذمہ داری

حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اس بات کا عہد کرلے کہ میں لوگوں سے کسی قسم کا سوال نہ کروں گا تو میں اس کے لئے جنت کا ذمہ دار ہوں، میں نے کہا میں (ایسا کروں گا) پھر میں نے کسی سے کچھ نہیں مانگا۔ (ابوداؤد)

سوال کس کے لیے جائز ہے؟

حضرت قبیصۃ بن مخارقؓ سے روایت ہے کہ میں نے کچھ مال کی ذمہ داری اپنے سر لی تھی (۱) میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؐ سے اس بارے میں سوال کیا، آپؐ نے فرمایا کہ اتنا ٹھہرو کہ صدقہ کا مال آجائے تو میں تم کو دوں گا پھر فرمایا اے قبیصہ سوال تین آدمیوں کے علاوہ کسی کو جائز نہیں۔ (۱) ایسا آدمی جو کسی بات کا ذمہ دار ہو تو اس کا مانگنا جائز ہے مگر اتنا جو اس کی ضرورت کو کافی ہو، (۲) ایسا شخص جس کو کوئی سخت حادثہ یا مالی نقصان پہنچا ہو تو اس کو اس قدر مانگنا جائز ہے جس میں گزر بسر کرسکے یا یہ فرمایا کہ زندگی بسر کرنے کا سامان اس کو مل جائے، (۳) ایسا آدمی جس کو سخت ضرورت پیش آئے اور اس کی قوم کے تین معتبر آدمی کہیں کہ یہ سخت حاجتمند ہے تو اس کا مانگنا جائز ہے، اس کے سوا ہر ایک پر سوال حرام ہے، جو مانگ کر کھائے وہ حرام کھا رہا ہے۔ (مسلم)

مسکین وغریب کون ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ مسکین نہیں ہے جو

---

(۱) یعنی کسی جنگ کے موقع پر فریقین میں صلح کے لئے کچھ رقم طے ہوئی تھی اس کی ذمہ داری میں نے لی تھی۔

لوگوں کے پاس ایک لقمہ یا دو لقمے، ایک کھجور یا دو کھجوروں کے لئے آئے جائے، مسکین وہ ہے جس کے پاس اتنا نہ ہو جو اس کے لئے کافی ہو اور لوگوں کو اس کے حال کی خبر بھی نہ ہو کہ اس کو صدقہ دیں اور وہ مجمع میں کھڑا ہو کر شرم وغیرت کی وجہ سے سوال بھی نہ کر سکے۔ (۱)
(بخاری، مسلم)

بے مانگے ملے تو لینا جائز ہے

سالمؒ اپنے والد حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ دیتے، تو میں عرض کرتا کہ مجھ سے زیادہ جو محتاج ہو اس کو دیجئے، آپؐ فرماتے اس کو لے لو، جب تمہارے پاس ایسا مال آئے جس میں تمہارا دل نہیں لگا تھا اور نہ تم نے مانگا تھا تو اس کو لے لیا کرو اور بڑھاؤ، اپنے استعمال میں لاؤ چاہے صدقہ کرو، اور جو ایسا نہ ہو تو اس کے پیچھے اپنا دل نہ لگاؤ، سالم کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہؓ کسی سے کچھ نہیں مانگتے تھے مگر جو دیدیتا تھا اس کو واپس بھی نہیں کرتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھانا

آیات قرآنی

﴿فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ﴾ (جمعہ/۱۰)

پھر جب نماز (جمعہ) پوری ہو جائے تو (اس وقت تم کو جازت ہے) تم زمین پر چلو پھرو اور خدا کی روزی تلاش کرو۔

احادیث

محنت ومزدوری کی فضیلت

حضرت زبیرؓ بن عوام سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی رسی

(۱) وہ شریف وسفید پوش بڑی مصیبت میں ہوتا ہے جو خود سوال نہ کر سکے اور نہ لوگوں کو اس کے حال کی خبر ہو، وہی سب سے زیادہ قابل امداد ہے۔

لے کر پہاڑ پر آئے اور لکڑی کا ایک بوجھ اپنی پیٹھ پر لا دلائے، اس کو بیچے، اللہ اس کی وجہ سے بقدرِ ضرورت دیدے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے مانگتا پھرے، لوگوں کی خوشی پر موقوف ہے دیں یا نہ دیں۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو لکڑی کا ایک بوجھ اپنی پیٹھ پر لا دلائے تو یہ اس کے لئے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور وہ دیں یا نہ دیں۔ (بخاری، مسلم)

بڑے بڑے پیغمبر اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاتے تھے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کام کر کے کھاتے تھے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، حضرت زکریا علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے۔ (مسلم)

حضرت مقدام بن معدی کربؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی نے اس سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا کہ آدمی اپنے ہاتھ کی محنت کا کھائے، بیشک اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کام کر کے کھاتے تھے۔ (بخاری)

جود و سخاوت

آیات قرآنی

﴿وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَهُوَ يُخْلِفُهٗ﴾ (سبا/۳۹)

اور جو چیز تم (مواقع حکم الٰہی میں) خرچ کرو گے سو وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اس کے عوض دے گا۔

﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ فَلِاَنْفُسِكُمْ وَمَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ اللّٰهِ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ﴾
(بقرہ/۲۷۲)

اور (اے مسلمانو!) جو کچھ تم خرچ کرتے ہو اپنے فائدے کی غرض سے کرتے ہو اور تم اور کسی غرض سے خرچ نہیں کرتے بجز رضا جوئی ذات پاک حق تعالیٰ کے اور نیز جو کچھ مال خرچ کر رہے ہو وہ سب (یعنی اس کا ثواب) پورا پورا تم کو ملے گا اور تمہارے لئے اس میں ذرا کمی نہ کی جائے گی۔

﴿وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ﴾
(بقر/۲۷۳)

اور جو مال تم خرچ کرو گے حق تعالیٰ کو اس کی اطلاع خوب ملے گی؛

احادیث

رشک کا موقع

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا قابل رشک دو ہی طرح کے آدمی ہیں، ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اللہ کی راہ میں لٹائے اور دوسرا وہ جس کو اللہ حکمت دے تو وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے اور سکھائے۔ (بخاری، مسلم)

آدمی کا اپنا مال

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کس کو اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پسند ہے، لوگوں نے کہا یا رسول اللہ سب کو اپنا مال محبوب ہے آپؐ نے فرمایا آدمی کا اپنا مال وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا (۱) اور اس کے وارث کا مال وہ ہے جو پیچھے چھوڑا۔ (۲) (بخاری)

---

(۱) یعنی اچھے کاموں میں خرچ کر کے آخرت میں ذخیرہ بنایا ہے۔

(۲) یعنی مال و دولت جو ترکہ میں چھوڑی۔

کھجور کا ٹکڑا بھی آگ سے بچا سکتا ہے

حضرت عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگ سے بچو کچھ نہیں تو ایک کھجور کا ٹکڑا ہی دے کر۔ (بخاری، مسلم)

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے کبھی کسی کے سوال پر ''نہیں'' کا لفظ نہیں فرمایا۔ (بخاری، مسلم)

خرچ کرنے سے مال میں برکت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ہر صبح کو دو فرشتے اترتے ہیں، ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والوں کو نعم البدل عطا فرما، دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کو تباہ و برباد کر۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے آدم کے بیٹے خرچ کر تجھ پر خرچ کیا جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

اسلام کی بات

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اسلام میں کون سی خوبی ہے، آپؐ نے فرمایا کھانا کھلاؤ اور سلام کرو جس کو جانتے ہو اور جس کو نہ جانتے ہو۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چالیس خصلتیں ہیں، ان سب سے بلند بکری کا عطیہ (۱) ہے، جو کوئی ان خصلتوں پر ثواب کی امید (۲) اور اس کے وعدہ کی تصدیق میں عمل کرے گا تو اللہ اس کو جنت میں

---

(۱) یعنی بہت سے چھوٹے چھوٹے خیر اور ثواب کے کام ہیں ان میں سب سے بڑا کام یہ ہے کہ کسی کو بکری دیدے کہ اس کے دودھ پر بسر کرے اس کے نیچے اور بہت سے کام ہیں۔ (۲) ثواب کی امید اور اللہ نے جو وعدہ فرمایا ہے اس کا یقین ہی اعمال کی روح ہے جو معمولی سے معمولی کام کو فرش سے عرش تک پہنچا دیتا ہے۔

داخل کرے گا۔ (بخاری)

فاضل چیز کا خرچ کر دنیا باعث برکت ہے

حضرت ابوامامہ صُدی بن عجلانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابن آدمؑ اگر تم اپنے بچے ہوئے مال کو خرچ کر ڈالو گے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہوگا، اور اگر تم اس کو بچا بچا کر رکھو گے تو یہ تمہارے حق میں برا ہوگا اور بقدر ضرورت روکنے پر تمہیں کوئی ملامت نہ کرے گا اور خرچ کی ابتدا اس شخص سے کرو جس کے تم کفیل ہو اور اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (مسلم)

فقر سے نڈر ہو کر سخاوت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اسلام کے بعد جس کسی نے سوال کیا آپؐ نے ضرور دیا، ایک آدمی نے آپؐ سے سوال کیا، آپؐ نے دو پہاڑوں کے درمیان جتنی بکریاں تھیں سب عنایت فرمائیں، وہ اپنی قوم کی طرف پلٹا اور کہا اے قوم مسلمان ہو جاؤ، بیشک رسول اللہ ﷺ ایسا دیتے ہیں کہ فقر سے بھی نہیں ڈرتے، اور بعض آدمی دنیا کے لئے اسلام لاتے تھے لیکن جلد ہی اسلام ان کو دنیا کی تمام چیزوں سے محبوب ہو جاتا تھا۔ (مسلم)

امیر المومنین حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ کچھ مال تقسیم کیا، میں نے کہا یا رسول اللہ ان سے زیادہ اور لوگ مستحق ہیں، آپؐ نے فرمایا یہ لوگ مجھ سے سختی سے سوال کرتے ہیں اگر میں ان کو نہ دوں تو مجھے بخیل کہیں گے اور میں بخل کرنے والا نہیں ہوں۔ (مسلم)

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حنین سے واپس آرہا تھا، کچھ دیہاتی آپؐ سے لپٹ گئے اور مانگنے لگے، یہاں تک کہ آپ مجبور ہو کر ایک ببول تک آگئے اور آپؐ کی چادر اٹک گئی، آپؐ ٹھہر گئے اور فرمایا مجھے میری چادر

دے دو، اگر میرے پاس ان خاردار کانٹوں کے برابر بھی چوپائے ہوتے تو میں تمہارے درمیان تقسیم کر دیتا تو پھر تم مجھے بخیل، جھوٹا اور بزدل نہ پاتے۔ (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ نے کسی کا مال نہیں گھٹایا، جب بندہ کسی کی خطا معاف کرتا ہے تو اللہ اس کی عزت زیادہ کر دیتا ہے اور جو اللہ کے لئے تواضع اور عجز اختیار کرتا ہے، تو اللہ عزوجل اس کو اور بلند کرتا ہے۔ (مسلم)

صدقہ مال کو کم نہیں کرتا

حضرت عمرؓ بن سعد انماری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے تین باتوں پر میں قسم کھاتا اور تم کو بتاتا ہوں، ان کو یاد رکھو (۱) صدقہ کرنے سے کسی کا مال نہیں گھٹتا، (۲) مظلوم بندہ جب صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت زیادہ کرتا ہے، (۳) اور جو بندہ دستِ سوال دراز کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر فقر کا دروازہ کھول دیتا ہے اور یاد رکھو دنیا میں چار قسم کے لوگ ہیں، ایک وہ جس کو اللہ نے مال بھی دیا ہے اور علم بھی، وہ علم کی وجہ سے اپنے پروردگار سے ڈرتا ہے اور قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرتا ہے، اللہ کا حق جانتا ہے وہ مرتبہ میں سب سے افضل ہے، دوسرا وہ آدمی جس کو اللہ نے علم دیا لیکن مال نہیں دیا وہ سچی نیت کے ساتھ اس کی خواہش رکھتا ہے اور کہتا ہے اے کاش اگر مجھے بھی فلاں کی طرح مال ملتا تو میں بھی اسی کی طرح داد و دہش سے کام لیتا اور اجر کا مستحق ہوتا، پس دونوں کا اجر برابر ہے (۱)، تیسرا وہ جس کو اللہ نے مال دیا لیکن علم سے محروم رکھا، وہ جہالت سے مال کو بیجا طریقہ پر خرچ کرتا ہے، اللہ سے نہیں ڈرتا، یہ نہیں جانتا کہ اللہ کا کیا حق ہے بندوں کا کیا حق ہے وہ بہت برا ہے، چوتھا وہ ہے جو مال اور علم دونوں سے محروم ہے، وہ کہتا ہے جیسے فلاں کو دولت ملی ہے مجھ کو بھی ملتی تو میں بھی اس دولتمند کی طرح خرچ کرتا اور عیش و عشرت میں زندگی بسر کرتا تو یہ دونوں گناہ میں برابر ہوئے۔ (ترمذی)

---

(۱) اس اللہ کے بندہ نے اللہ کی راہ میں خرچ کر کے ثواب حاصل کیا اور دوسرے نے اپنی نیت کر کے اجر کمایا، غرض دونوں برابر ہو گئے، نیت کے باب میں گذر چکا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

جو اللہ کے راستہ میں خرچ ہو جائے وہ محفوظ ہے

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک بکری ذبح کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کچھ باقی ہے میں نے عرض کیا ایک بازو باقی ہے آپؐ نے فرمایا اس بازو(۱) کے سوا سب باقی ہے۔ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ کا یکساں سلوک

حضرت اسماءؓ بنت اَبی بکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، خرچ کر، گن گن کر نہ رکھ، ورنہ تجھے بھی خدا گن گن کر دے گا اور باندھ باندھ کر نہ رکھ، ورنہ تم پر بھی رزق باندھ دیا جائے گا۔ (بخاری، مسلم)

سخاوت سے کشائش اور بخل سے تنگی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے، بخل کرنے والے اور خرچ کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے دو آدمی ہیں ان کے بدن پر لوہے کی زرہیں ہیں جو ان کی ہنسلی کی ہڈی تک ہیں، خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو اس کی زرہ اس کے بدن پر ڈھیلی ہو جاتی ہے یہاں تک کہ اس کی انگلیوں تک پہنچ جاتی ہے اور اس کے نشان قدم کو مٹا دیتی ہے، اور بخل کرنے والا جب کسی چیز کے خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے، تو زرہ کے حلقے اپنی جگہ پر لپٹ جاتے ہیں، وہ کشادہ کرنا چاہتا ہے اور کشادہ نہیں ہوتے۔ (بخاری، مسلم)

صدقہ کی برکت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اچھی کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبول ہی فرماتا ہے اور اس کو اپنے سیدھے ہاتھ سے لے(۲) کر اس کو اس شخص کے لئے (جس نے صدقہ کیا) بڑھاتا ہے جیسے تم اپنے بچھڑے کو

---

(۱) یعنی جو اللہ کے راستہ میں گیا وہی محفوظ ہے اور جو کھایا گیا وہ گیا۔ (۲) یعنی قدردانی کے ساتھ۔

بڑھاتے ہو یہاں تک کہ وہ (صدقہ) پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔[1] (بخاری، مسلم)

صدقہ کی وجہ سے خاص عنایت الٰہی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی کسی میدان میں جا رہا تھا کہ ابر سے ایک آواز سنی کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر، وہ بادل چلا اور ایک ریتلی جگہ کو سیراب کیا، ایک نالہ پانی سے لبالب بھر گیا، میں پانی کے پیچھے ہولیا کہ ایک آدمی باغ میں کھڑا پھاوڑے سے پانی کو اُلچ رہا ہے، میں نے اس سے کہا اللہ کے بندہ تیرا کیا نام ہے؟ تو اس نے وہی نام بتایا جس کو میں نے ابر سے سنا تھا، پھر اس نے پوچھا کہ میرا نام تم نے کیوں دریافت کیا؟ میں نے کہا اس ابر سے جس کا یہ پانی ہے ایک آواز سنی تھی، تمہارا نام لے کر کوئی کہتا تھا کہ فلاں کے باغ کو سیراب کر، تم ایسا کون سا کام کرتے ہو جس کی وجہ سے تم پر ایسی عنایت ہوئی، اس نے کہا تم نے پوچھا ہے تو مجھے بتانا ہی پڑا، بات یہ ہے کہ زمین کی جو پیداوار ہوتی ہے اس کے تین حصے کرتا ہوں ایک حصہ صدقہ کرتا ہوں، دوسرا اپنے بال بچوں کی خوراک کے لیے چھوڑتا ہوں اور تیسرا پھر اسی کھیتی میں لگا دیتا ہوں۔ (مسلم)

بخل وحرص کی ممانعت و مذمت

آیات قرآنی

﴿وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی وَ كَذَّبَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰی وَمَا يُغْنِیْ عَنْهُ مَالُهٗ اِذَا تَرَدّٰی﴾ (الیل/۱۱)

اور جس نے (حقوق واجبہ) سے بخل کیا اور (بجائے خدا کے ڈرنے کے خدا سے) بے پروائی برتی اور اچھی بات (یعنی اسلام) کو جھٹلایا تو ہم اس تکلیف کی چیز کے لیئے سامان دیدیں گے اور اس کا مال اس کے کچھ کام نہ آئے گا جب وہ برباد ہونے لگے گا۔

---

(۱) قرآن مجید میں ہے ''یَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰت'' ترجمہ: اللہ تعالیٰ سود کے روپیہ کو ملیا میٹ کر دیتا ہے اور زکوۃ صدقہ کو بڑھاتا اور پرورش کرتا ہے۔

﴿وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾ (تغابن/۲۷۲)

جو شخص نفسانی حرص سے محفوظ رہے ایسے ہی لوگ آخر میں فلاح پانے والے ہیں.
اور جو مال تم خرچ کرو گے حق تعالیٰ کو اس کی اطلاع خوب ملے گی؛

احادیث

ظلم وحرص دنیا کی چیزیں ہیں

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ظلم سے ڈرو، ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہوں گی اور حرص وبخل سے بچو، بخل وحرص نے تم سے پہلوں کو ہلاک کیا، ان کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ اپنا خون بہائیں اور حرام کو جائز کرلیں۔ (مسلم)

ایثار وغم خواری

آیات قرآنی

﴿وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ (الحشر/۹)

اور اپنے اوپر مقدم رکھتے ہیں اگرچہ ان پر فاقہ ہی ہو.

﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْناً وَّ يَتِيْماً وَّاَسِيْراً﴾ (دہر/۸)

اور وہ لوگ (محض) خدا کی محبت سے غریب اور یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں.

احادیث

ایک انصاری کا ایثار

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی حاضر ہوا اور عرض کیا میں بہت بھوکا ہوں، آپؐ نے اپنی کسی بیوی کے پاس کہلا بھیجا کہ جو

کچھ کھانا ہو بھیج دو، انہوں نے عرض کیا اُس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا، میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں ہے، پھر آپؐ نے دوسری بیوی کے پاس کہلا بھیجا، انہوں نے بھی اسی طرح جواب دیا یہاں تک کہ سب نے یہی جواب دیا کہ جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے اس کی قسم میرے پاس پانی کے سوا کچھ نہیں ہے، آپؐ نے فرمایا اس رات میں کون مہمانی کر سکتا ہے، ایک انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ میں، پھر ان کو اپنے گھر لے گئے، اپنی بیوی سے کہا رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خاطر کرو۔

ایک روایت میں ہے کہ اپنی بیوی سے پوچھا کچھ ہے؟ وہ بولیں نہیں صرف بچوں کا کھانا ہے، کہا ان کو کسی طرح بہلا لو، جب رات کو کھانا مانگیں تو ان کو بہلا کر سلا دینا، جب ہمارے مہمان آئیں تو چراغ بجھا کر ان کے ساتھ کھانے پر بیٹھ جانا اور ان پر ظاہر کرنا کہ ہم بھی کھا رہے ہیں، غرضیکہ انہوں نے اس صورت سے مہمان کو کھلایا اور خود ساری رات فاقہ سے گزار دی، جب صبح کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے فرمایا تم نے جو کچھ اپنے مہمان کے ساتھ معاملہ کیا ہے اللہ کو بہت پسند آیا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''ایک کا کھانا دو کو کافی ہوتا ہے اور دو کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کافی ہوتا ہے۔ (مسلم)

کھانے میں برکت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو آدمیوں کا کھانا تین آدمیوں کو کافی ہوتا ہے اور تین کا کھانا چار کو کافی ہوتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

فاضل چیز مستحق کا حق ہے

حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے، ایک آدمی اپنی سواری پر آیا اور دائیں بائیں دیکھنے لگا، آپؐ نے فرمایا جس کے پاس

سواری ضرورت سے زائد ہو وہ اُس آدمی کو دے جس کو حاجت ہو اور جس کے پاس زادراہ ضرورت سے زائد ہو وہ اُس کو دے جس کے پاس نہ ہو اس طرح مال کی بہت سی قسموں کا ذکر فرمایا تو ہم سمجھے کہ ہم میں سے کسی کے لیے فاضل چیز میں حق نہیں ہے۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے ضرورت کا کپڑا اتار کر دے دیا

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کی خدمت میں ایک چادر لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ اس کو اپنے ہاتھ سے بن کر لائی ہوں کہ آپؐ کو پہناؤں، آپؐ نے قبول کر لیا، آپؐ کو ضرورت بھی تھی، آپؐ اس کی تہہ بند باندھ کر ہمارے مجمع میں تشریف لائے، ایک صحابی بولے کتنی اچھی ہے، اس کو آپؐ ہمیں دے دیجئے، آپؐ نے فرمایا اچھا، پھر اسی مجلس میں بیٹھ گئے، تھوڑی دیر کے بعد تشریف لے گئے اور تہہ بند لپیٹ کر ان کو بھیج دی، لوگوں نے کہا تم نے بہت برا کیا، رسول اللہ ﷺ کو ضرورت تھی آپؐ پہنے ہوئے تھے، تم نے مانگ لیا، حالانکہ تم جانتے ہو کہ آپؐ کسی کا سوال رد نہیں کرتے، انہوں نے کہا میں نے اس لئے نہیں مانگا کہ پہنوں گا بلکہ اس لئے مانگا ہے کہ میرا کفن اسی کا ہو، حضرت سہلؓ کہتے ہیں کہ وہ چادر ان کے کفن ہی کے کام آئی۔ (بخاری)

اپنا اپنا کھانا ساتھ جمع کر دینا

حضرت ابوموسیٰؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قبیلہ اشعر والوں کی عادت ہے کہ جب کسی غزوہ یا مدینہ میں ان کا کھانا چک جاتا یا ختم ہونے کے قریب ہوتا ہے تو جو کچھ سب کے پاس ہوتا ہے اس کو ایک کپڑے میں جمع کرتے ہیں خواہ کسی کے پاس کم ہو یا زیادہ، پھر اس کو ملا کر آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں، آپؐ نے یہ کہہ کر فرمایا کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ (بخاری، مسلم)

دین کا شوق، رحمت و برکت کی حرص

(آیات قرآنی)

﴿وَفِیْ ذٰلِکَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ﴾ (المطففین/۲۶)

اور حرص کرنے والوں کو ایسی ہی چیز (جنت) کی حرص کرنا چاہئے۔

احادیث

ایک نوعمر صحابی کا شوق اور سمجھ

حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پینے کی قسم کی کوئی چیز حاضر کی گئی، آپؐ نے اس میں سے تھوڑا پیا، آپؐ کی داہنی جانب ایک لڑکا تھا اور بائیں طرف بوڑھے لوگ تھے، آپؐ نے لڑکے سے فرمایا کیا تم مجھ کو اجازت دیتے ہو کہ میں ان لوگوں کو دے دوں (۱)، (بوڑھوں کی طرف اشارہ تھا) اس لڑکے نے عرض کیا یا رسول اللہ میں آپ کے پس خوردہ میں اپنے سوا کسی کو ترجیح نہیں دے سکتا، تو آپؐ نے اس کے ہاتھ پر رکھ دیا (راوی کہتے ہیں وہ ابن عباسؓ تھے)۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ایوبؑ کو اللہ کے عطیہ کی قدر

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل کر رہے تھے اور آپؑ پر سونے کی ٹڈیاں گر رہی تھیں آپؑ ان کو اپنے کپڑوں میں بھرنے لگے، ان کے پروردگار عزوجل نے پکارا، کیا میں نے تم کو اس سے غنی نہیں کیا (۲) ایوب علیہ السلام نے کہا ہاں قسم ہے تیری عزت کی، میں تیری برکت سے مستغنی نہیں ہوسکتا۔ (۳) (بخاری)

---

(۱) لڑکے سے پوچھنے کی ضرورت یوں پیش آئی کہ اصل حقدار دائیں طرف والا ہی ہوتا ہے۔

(۲) یعنی اتنی دولت دے چکا ہوں کہ سونے کی ٹڈیاں جمع کرنے کی ضرورت نہیں۔

(۳) یعنی مجھے تیرے فضل و برکت کی ضرورت باقی ہے اس کو تیرا فضل اور عطیہ سمجھ کر دے رہا ہوں۔

شکر گذار دولت مند

آیات قرآنی

﴿فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی فَسَنُیَسِّرُهٗ لِلْیُسْرٰی﴾ (اللیل/۵-۷)

سو جس نے (اللہ کی راہ میں مال) دیا اور اللہ سے ڈرا اور اچھی بات (یعنی ملت اسلام) کو اچھا سمجھا تو ہم اس کو راحت کی چیز کے لئے سامان دیدیں گے۔

﴿وَسَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَی الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَکّٰی وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓی اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰی وَلَسَوْفَ یَرْضٰی﴾ (اللیل/۱۷-۲۱)

اور اس سے ایسا شخص دور رکھا جائے گا جو بڑا پرہیزگار ہے اور اپنا مال (محض) اس غرض سے دیتا ہے کہ (گناہوں سے) پاک ہو جائے اور بجز اپنے ذیشان پروردگار کی رضا جوئی کے کہ یہی اس کا مقصود ہے اس کے ذمہ کسی کا احسان نہیں تھا کہ اس دینے سے اس کا بدلا ہونا (مقصود ہو) اور عنقریب یہ شخص خوش ہو جائے گا (یعنی آخرت میں ایسی ایسی نعمتیں ملیں گی)

﴿اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِیَ وَاِنْ تُخْفُوْهَا وَتُؤْتُوْهَا الْفُقَرَآءَ فَهُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَیُکَفِّرُ عَنْکُمْ مِّنْ سَیِّاٰتِکُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ﴾ (بقر/۲۷۱)

اگر تم ان صدقوں کو ظاہر کر کے دو تب بھی اچھی بات ہے اور اگر ان کا اخفا کرو اور فقیروں کو دیدو تو یہ اخفا تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ (اس کی برکت سے) تمہارے (کچھ گناہ دور کرے گا اور اللہ تمارے کاموں کی خوب خبر رکھتا ہے۔)

﴿لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِیْمٌ﴾ (آل عمران/۹۲)

تم خیر کامل کو کبھی نہ حاصل کر سکو گے جب تک اپنی محبوب چیز کو نہ خرچ کرو گے اور جو کچھ بھی خرچ کرو گے اللہ اس کو خوب جانتا ہے۔

احادیث

قابل رشک لوگ

حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رشک کے قابل دو آدمی ہیں ایک وہ جسے اللہ نے دولت دی وہ بہتر طریقہ پر خرچ کرتا ہے [1]، دوسرا وہ شخص کہ اللہ نے اس کو حکمت دی وہ س کے ذریعہ بہتر فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا رشک دو آدمیوں پر کرنا چاہئے، ایک وہ شخص جسے اللہ نے قرآن کا علم دیا وہ اس پر دن رات عمل کرتا ہے دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے دولت دی وہ اس کو رات و دن بہتر طریقہ پر خرچ کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

غریب دولتمند صحابہؓ کی مسابقت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ غریب مہاجرین رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مالدار بڑے بڑے درجے اور باقی رہنے والی نعمتیں لے گئے، آپؐ نے فرمایا یہ کیا، عرض کیا جیسے ہم نماز پڑھتے ہیں وہ بھی پڑھتے ہیں، ہم روزے رکھتے ہیں وہ بھی رکھتے ہیں لیکن وہ صدقہ کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے، وہ غلام آزاد کرتے ہیں ہم نہیں کر سکتے، آپؐ نے فرمایا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ تم آگے بڑھنے والوں کو پالو اور پیچھے رہ جانے والوں سے آگے بڑھ جاؤ اور بغیر تمہارے جیسا کیے کوئی تم سے افضل نہیں ہوسکتا، عرض کیا فرمائیے، فرمایا ہر نماز کے پیچھے تینتیس تینتیس بار سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر پڑھ لیا کرو، یہ سن کر وہ چلے گئے اور کچھ دنوں کے بعد پھر حاضر ہو کر عرض کیا، مالدار بھائی بھی وہی کرنے لگے جو ہم کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جس پر چاہتا ہے کرتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

---

(۱) یعنی اللہ کی راہ میں قرابت داروں، یتیموں اور مسکینوں پر۔

موت کی یاد

(آیات قرآنی)

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ (آل عمران/۱۸۵)

ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے اور تم کو پوری پاداش قیامت کے دن ملے گی تو جو شخص دوزخ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کیا گیا سو وہ پورا کامیاب ہوا اور دنیاوی زندگی تو کچھ بھی نہیں مگر صرف دھوکہ کا سودا ہے.

﴿وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَداً وَمَا تَدْرِىْ نَفْسٌ بِاَىِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ﴾ (لقمان/۳۴)

کوئی شخص نہیں جانتا کہ کل کو کیا کرے گا اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کس زمین میں مرے گا.

﴿اِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ فَلَا يَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا يَسْتَقْدِمُوْنَ﴾ (یونس/۴۹)

جب ان کا وہ معیّن وقت آپہنچتا ہے تو (اس وقت تک) ایک ساعت نہ پیچھے ہٹ سکتے ہیں اور نہ آگے سرک سکتے ہیں.

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَلَا اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِىَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ فَيَقُوْلَ رَبِّ لَوْلَآ اَخَّرْتَنِىْ اِلٰٓى اَجَلٍ قَرِيْبٍ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنْ مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ وَلَنْ يُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْساً اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا وَاللّٰهُ خَبِيْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ﴾

(منافقون/۹-۱۰)

اے ایمان والو! تم کو تمہارے مال اور اولاد اللہ کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں اور جو ایسا کرے گا تو وہ لوگ ناکام رہنے والے ہیں اور جو کچھ ہم نے تم کو دیا ہے اس میں سے اس سے پہلے خرچ کرلو تم میں سے کسی کی موت آکھڑی ہو اور وہ (بطور تمنا وحسرت) کہنے لگے کہ اے میرے پروردگار مجھ کو اور تھوڑے دنوں کی مہلت کیوں نہ دی کہ میں خیر وخیرات کرلیتا اور نیک کام کرنے والوں میں شامل ہوجاتا اور اللہ تعالیٰ کسی شخص کو جب کہ اس کی میعاد (عمر کی ختم ہونے پر آجاتی ہے ہرگز مہلت نہیں دیتا اور اللہ کو تمہارے سب کاموں کی خبر ہے (ویسی ہی جزا کے مستحق ہوں گے).

﴿حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ لَعَلِّيْ اَعْمَلُ صَالِحاً فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَائِلُهَا وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْآ اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خَالِدُوْنَ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ اَلَمْ تَكُنْ اٰيَاتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ فَكُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ قَالُوْا رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَيْنَا شِقْوَتُنَا وَكُنَّا قَوْماً ضَآلِّيْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ، اِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ، فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سِخْرِيًّا حَتّٰى اَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ اِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْآ اَنَّهُمْ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ قَالَ كَمْ لَبِثْتُمْ فِي الْاَرْضِ عَدَدَ سِنِيْنَ قَالُوْا لَبِثْنَا يَوْماً اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ فَسْئَلِ الْعَآدِّيْنَ قَالَ اِنْ لَّبِثْتُمْ اِلَّا قَلِيْلاً لَّوْ اَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثاً وَّاَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ﴾

(مؤمنون/۹۹-۱۱۵)

یہاں تک کہ جب ان میں (کسی کے سر پر) موت آ کھڑی ہوتی ہے تو اس وقت کہتا ہے اے میرے رب مجھ کو (دنیا میں) پھر واپس پھیر دے تا کہ جس کو میں چھوڑ آیا ہوں اس میں جا کر پھر نیک کام کروں، ہرگز ایسا نہیں ہوگا، یہ اس کی ایک بات ہی بات ہے جس کو یہ کہے جا رہا ہے اور ان لوگوں کے آگے ایک (چیز) آڑ کی آنے والی ہے (اس سے موت مراد ہے) قیامت کے دن جب صور پھونکا جائے گا تو جو باہمی رشتے ناتے تھے وہ نہ رہیں گے اور نہ کوئی کسی کو پوچھے گا، سو جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا تو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنھوں نے اپنا نقصان کیا وہ جہنم میں ہمیشہ کے لئے رہیں گے اور ان کے چہروں کو آگ جھلستی ہوگی اور اس میں ان کے منہ بگڑے ہوں گے کیوں کیا تم کو میری آیتیں پڑھ کر نہیں سنایا جایا کرتی تھیں اور تم ان کو جھٹلایا کرتے تھے، وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب واقعی ہماری بدبختی نے ہم کو گھیر لیا تھا اور بیشک ہم گمراہ لوگ تھے اے ہمارے رب ہم کو اس جہنم سے نکال دے پھر اگر دوبارہ ایسا کریں تو بیشک ہم قصوروار ہیں، ارشاد ہوگا اسی میں راندھے ہوئے پڑے رہو اور مجھ سے بات مت کرو، میرے بندوں میں ایک گروہ تھا جو ہم سے کہتا تھا اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لے آئے سو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحمت فرما تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے سو تم نے ان کا مذاق اڑایا یہاں تک کہ اس مشغلہ نے تم کو ہماری یاد بھی بھلادی اور تم ان سے

ہنسی کیا کرتے تھے، میں نے آج ان کو ان کے صبر کا بدلہ دیا کہ وہ ہی کامیاب ہوئے، ارشاد ہوگا (کہ اچھا یہ بتلاؤ) کہ تم برسوں کے اعتبار سے کتنی مدت زمین پر رہے ہوگے، وہ جواب دیں گے ایک دن یا اس سے بھی کم رہے ہوں گے اور سچ یہ ہے کہ ہم کو یاد نہیں سو گننے والے سے پوچھ لے، ارشاد ہوا کہ تم تھوڑی ہی مدت رہے لیکن کیا خوب ہوتا کہ تم سمجھتے ہاں تو کیا تم نے یہ خیال کیا تھا کہ ہم نے تم کو مہمل خالی از حکمت پیدا کیا تھا اور تم ہماری طرف نہ پلٹائے جاؤ گے۔

﴿اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلَا یَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَیْهِمُ الْاَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَكَثِیْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ﴾

(حدید/۱۶)

کیا ایمان والوں کے لئے اس بات کا وقت نہیں آیا کہ ان کے دل خدا کی نصیحت اور جو دین حق نازل ہوا ہے اس کے سامنے جھک جائیں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جن کو ان کے قبل کتاب ملی پھر ان پر زمانہ دراز ہو گیا تو ان کے دل خوب سخت ہو گئے اور بہت سے ان میں کافر ہیں۔

احادیث

مسافرانہ زندگی

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا دنیا میں اس طرح رہو جیسے مسافر یا راہ گیر، حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے کہ جب شام ہو تو صبح کا انتظار نہ کرو اور صبح ہو تو شام کا انتظار نہ کرو، صحت میں مرض اور زندگی میں موت کے لیئے سامان کرلو۔ (بخاری)

وصیت لکھی ہوئی رکھنی چاہیئے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ

مناسب نہیں کہ اس کے پاس کوئی چیز وصیت کے لائق ہو اور وہ دو راتیں اس حال پر گذار دے کہ وصیت لکھ کر نہ رکھی ہو۔ (۱) (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت ہے کہ آپؐ نے تین راتیں فرمایا، حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ جب سے میں نے اس کو رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ایک رات بھی میں نے بغیر وصیت کے نہیں گزاری۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند لکیریں کھینچیں اور فرمایا کہ یہ انسان ہے اور یہ اس کی موت، تو انسان اسی طرح چلتا رہتا ہے کہ قریبی لکیر اس کو آلیتی ہے۔ (یعنی موت) (بخاری)

انسان کی مثال

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مربع شکل کی لکیر کھینچی اور اس کی حد سے ایک اور لکیر کھینچی جو دوسری حد سے باہر نکل گئی اور بیچ کی لکیر کے پہلو میں چند چھوٹی لکیریں کھینچیں، پھر فرمایا یہ انسان ہے اور جو اس کو گھیرے ہوئے ہے یہ اس کی موت ہے اور یہ بڑی حد سے آگے نکل گئی ہے، یہ انسان کی امید ہے اور چھوٹی لکیریں جو پہلو میں ہیں یہ حادثات جو انسان کو نوبت بہ نوبت پیش آتے رہتے ہیں، اگر ایک مصیبت نے چھوڑا تو دوسری نے آدبوچا، ایک آفت سے چھٹکارا ملا تو دوسری گلے پڑی۔ (بخاری)

عمل نہ کرنے والوں کو کس چیز کا انتظار ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیک عمل میں سات چیزوں سے پہلے جلدی کرو، کیا تم ایسے فقر کا انتظار کرتے ہو جو بھلا دینے والا ہو، یا ایسی

---

(۱) اس لیئے کہ موت کا کوئی اعتبار نہیں یہ بھی نہیں معلوم کہ کچھ کہنے سننے کا موقع ملے گا یا نہیں، اس لیئے اپنے اوپر جو کچھ قرض ہو، امانتیں ہوں یا علاوہ میراث کے تہائی مال میں جو کچھ لینا دینا ہو وہ آدمی کے پاس لکھا ہوا رہنا چاہیے مسلمان کو دوسرے کے مقابلہ میں اس وقت کے لئے زیادہ اور ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔

دولت کا جو سرکش بنا دینے والی ہو، یا ایسے مرض کا جو بگاڑ دینے والا ہو، یا ایسی موت کا جو اچانک آجانے والی ہو، یا دجال کا پس براغائب وہ دجال ہے جس کا انتظار کیا جاتا ہے یا قیامت کا تو قیامت سخت اور تلخ ہے۔ (ترمذی)

موت کو زیادہ یاد کیا کرو

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لذتوں کو مٹا دینے والی کو زیادہ یاد کرو۔ (یعنی موت) (ترمذی)

موت کی یاد اور رسول اللہ ﷺ پر درود وسلام

حضرت اُبَیّ بن کعبؓ سے روایت ہے کہ جب ایک تہائی رات گذر جاتی ہے تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوتے اور فرماتے لوگو! اللہ کو یاد کرو، کپکپا دینے والی آنے والی ہے، موت اپنے متعلقات کے ساتھ آگئی، موت اپنے سامان کے ساتھ آگئی، میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ میں آپؐ کے لئے اکثر دعا کرتا ہوں اور میں اپنی دعا میں کتنا حصہ آپؐ کے لئے رکھوں، آپؐ نے فرمایا جتنا چاہو، میں نے کہا چوتھائی، فرمایا جتنا چاہو، اگر اس سے زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے، میں نے کہا آدھا، فرمایا جتنا چاہو، اگر اس سے زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے، میں نے کہا دو تہائی، فرمایا جو چاہو، اگر اس سے زیادہ کرو تو تمہارے لیے بہتر ہے، میں نے کہا میں سب کا سب آپ کے لئے کردوں، فرمایا تمہاری فکریں دور ہو جائیں گی اور تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (ترمذی)

زیارت قبور

زیارت قبور کی اجازت

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو قبروں کی

زیارت سے روکا تھا، اب تم کو اجازت دیتا ہوں۔ (مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ اس لیے کہ قبریں آخرت کو یاد دلاتی ہیں۔

قبرستان میں جا کر کیا کہے

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کی جب میری باری ہوتی تو رسول اللہ ﷺ آخر شب میں بقیع تشریف لے جاتے اور فرماتے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَ اَتَاکُمْ مَّا تُوْعَدُوْنَ غَداً مُّؤَجَّلُوْنَ وَ اِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ بَقِیْعِ الْغَرْقَدْ"(۱) (مسلم)

حضرت بریدہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو زیارت قبور کے وقت یہ دعا پڑھنے کو فرماتے تھے "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اِنَّا اِنْشَآءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ۔(۲) (مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ میں کچھ قبروں کے پاس سے گذرے، آپؐ نے اپنا چہرۂ مبارک ان کی طرف کیا اور فرمایا "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَااَھْلَ الْقُبُوْرِ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ۔(۳) (ترمذی)

مصیبتوں پر موت کی تمنا نہیں کرنا چاہیئے

زندگی فائدہ سے خالی نہیں

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا موت کی کوئی بھی

---

(۱) اے مسلمان بستی والو! سلام تم پر ہو تمہارے پاس آ گیا جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے کل وہ تمہارے سامنے آ جائے گا ہم بھی تم سے اگر اللہ نے چاہا ملنے والے ہیں، اے اللہ بقیع والوں کو بخش دے۔

(۲) تم پر سلامتی ہو اے مسلمان بستی والو! اللہ نے چاہا تو ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں اور ہم اللہ سے تمہارے اور اپنے لئے عافیت کی دعا کرتے ہیں۔

(۳) سلامتی ہو تم پر اے قبر کے رہنے والو! ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے بخشش چاہتے ہیں، تم ہم سے آگے گزر گئے اور ہم تمہارے پیچھے آ رہے ہیں۔

آرزو نہ کرے اگر وہ نیک ہے تو ممکن ہے کہ عمر کے اضافہ سے اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا رہے اور اگر برا ہے تو شاید توبہ کر کے اللہ کو راضی کر لے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ کوئی موت کی آرزو نہ کرے اور موت سے پہلے موت کی دعا نہ کرے، اس لئے کہ جب مر جائے گا تو اس کے عمل منقطع ہو جائیں گے اور مومن کی عمر جتنی زیادہ ہوگی بھلائیوں میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ (مسلم)

موت کی دعا کا صحیح طریقہ

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مصیبت کے وقت بھی کوئی موت کی تمنا نہ کرے، اگر بے کہے چارہ نہ ہو تو کہے "اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ"،(۱) (بخاری، مسلم)

موت کی دعا کی ممانعت

حضرت قیس بن ابو حازم کہتے ہیں کہ ہم حضرت خباب بن الارتؓ کی عیادت کے لیئے گئے انہوں نے مرض کے ازالہ کے لیے سات جگہ دغوایا تھا ہم سے کہنے لگے کہ ہمارے ساتھی گزر گئے ان کو دنیا نے کوئی نقصان نہیں پہنچایا اور ہم کو دنیا اس طرح حاصل ہو رہی ہے کہ تعمیرات کے کام میں لگانے کے سوا کوئی مصرف ہی نہیں سمجھ میں آتا، اگر نبی ﷺ موت کی دعا کرنے سے منع نہ فرماتے تو میں موت کی دعا کرتا، جب ہم دوسری مرتبہ ان سے ملے تو وہ اپنے گھر کی دیوار اٹھا رہے تھے، کہنے لگے مسلمان جس چیز میں خرچ کرتا ہے اجر ملتا ہے مگر اس مٹی کے خرچ پر نہیں (یعنی مکان وغیرہ کے بنانے پر) (بخاری، مسلم)

---

(۱) اے اللہ مجھ کو زندہ رکھ جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہے اور مجھ کو موت دے جب میرے لئے موت بہتر ہو۔

احتیاط اور ورع

آیات قرآنی

﴿وَ تَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ﴾ (نور/۱۵)

اور تم اس کو ہلکی بات سمجھ رہے تھے حالانکہ اللہ کے نزدیک بہت بھاری بات ہے۔

﴿اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ﴾ (فجر/۱۴)

بیشک تمہارا رب البتہ گھات میں ہے۔

احادیث

مشتبہ چیزوں کے قریب ہونا حرام میں مبتلا کر دیتا ہے

حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حلال بھی ظاہر ہے حرام بھی ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان ملتی جلتی چیزیں ہیں، بہت سے لوگ نہیں جانتے، پس جو شبہات سے بچا اس نے اپنے دین اور آبرو کو بے داغ رکھا اور جو شبہات میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا، اس چرواہے کی طرح جو اپنے جانوروں کو رکھت (۱) کے گرد چراتا ہے، قریب ہے کہ جانور رکھت چر لیں، سن لو ہر بادشاہ کے لئے ایک رکھت ہے، سن لو اللہ کی رکھت اس کے محرمات ہیں، سن لو جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے، اگر وہ اچھا ہے تو سارا جسم اچھا ہے، اور اگر وہ بگڑا تو سارا جسم بگڑ گیا وہ دل ہے۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی صدقہ کے مال سے احتیاط

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے راستہ میں ایک کھجور پایا تو فرمایا اگر مجھے اس کا ڈر نہ ہوتا کہ کہیں یہ صدقہ کا نہ ہو تو میں کھا لیتا۔ (بخاری، مسلم)

---

(۱) بادشاہ یا رئیس چراگاہ کا کچھ حصہ اپنے لئے مخصوص کر لیں تو وہ رکھت کہلائی جاتی ہے۔

نیکی اور گناہ کی تعریف

حضرت نوّاس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا نیکی، اچھا اخلاق ہے اور گناہ وہ ہے جو دل میں کھٹکے اور طبیعت اس بات کو ناپسند کرے کہ لوگ اس کے گناہ کو جان لیں۔ (مسلم)

حضرت وابصہ بن معبدؓ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؐ نے فرمایا تم نیکی کے بارے میں سوال کرنے آئے ہو، میں نے عرض کیا جی ہاں، فرمایا اپنے دل سے پوچھو، نیکی وہ ہے جس سے نفس مطمئن ہو، اور گناہ وہ ہے جو نفس میں کھٹکے اور سینہ میں تردد ہو اگرچہ لوگ تم کو مشورہ بھی دیں۔ (احمد)

مسئلہ کی تحقیق کے لئے سفر اور حرام سے احتیاط

حضرت عقبہ بن حارثؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابو اہابؓ کی بیٹی سے شادی کی، ایک عورت آئی اور بولی میں نے تمہیں بھی دودھ پلایا ہے اور جس سے تم نے شادی کی ہے اس کو بھی، عقبہؓ نے کہا مجھے تو خبر نہیں کہ تم میری رضاعی ماں ہو اور نہ کبھی تم نے مجھے بتایا، پھر وہ مدینہ میں آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؐ سے عرض کیا، آپؐ نے فرمایا اب کچھ نہیں ہوسکتا، اب تو تم سے بتادیا گیا ہے، بس عقبہؓ ان سے جدا ہوگئے اور اس عورت نے دوسرے سے شادی کرلی۔ (بخاری)

جس سے دل میں کھٹکا پیدا ہو چھوڑ دو

حضرت حسنؓ بن علیؓ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کا فرمانا یاد ہے کہ اس چیز کو چھوڑ دو جس سے تمہارے دل میں کھٹک پیدا ہو۔ (ترمذی)

حضرت ابوبکرؓ کا مشتبہ چیز سے قے کرنا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کا ایک غلام تھا وہ اپنی کمائی سے

کچھ حصہ حضرت ابوبکرؓ کے لیے نکالتا تھا جس کو وہ کھاتے تھے، ایک دن کوئی چیز لایا اور اس کو ان کے سامنے پیش کیا، حضرت ابوبکرؓ کھانے لگے، غلام نے کہا آپ جانتے ہیں کیا ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے کہا کیا ہے؟ وہ بولا میں نے جاہلیت میں ایک آدمی کے لئے فال نکالی تھی، اور میں فال نکالنا تو جانتا نہ تھا صرف دھوکا دیا تھا، اب وہ مجھے ملا اور یہی دیا جو آپ کھا رہے ہیں، حضرت ابوبکرؓ نے جو کچھ کھایا تھا ہاتھ ڈال کر سب قے کر ڈالی۔ (ترمذی)

حضرت عمرؓ کی احتیاط اور باریک بینی

نافع سے روایت ہے امیر المومنین عمر بن خطابؓ نے مہاجرین اولین کے لئے چار چار ہزار مقرر کئے اور اپنے بیٹے کے لئے تین ہزار پانچسو، لوگوں نے کہا یہ بھی تو مہاجر ہیں، آپؓ نے ان کے لئے کیوں کم مقرر کیا، حضرت عمرؓ نے کہا ان کو تو ان کے باپ نے ہجرت کرائی یہ ان کے برابر کس طرح ہو سکتے ہیں جنہوں نے خود ہجرت کی۔ (بخاری)

گناہ کے ڈر سے مباح کو چھوڑ دینا

حضرت عطیہ بن عروہ ساعدیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ اس وقت تک متقی کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ گناہ سے بچنے کی خاطر مباح کو نہ چھوڑے۔ (ترمذی)

فتنہ کے زمانہ میں گوشہ نشینی

آیات قرآنی

﴿فَفِرُّوْا اِلَى اللّٰهِ اِنِّیْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ﴾
(ذاریات/۵۰)

تو تم اللہ ہی کی طرف دوڑو میں تمہارے (سمجھانے) کے واسطہ اللہ کی طرف سے کھلا ڈرانے والا ہوں۔

احادیث

خداترس دل کا غنی لوگوں سے پوشیدہ

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندہ سے محبت کرتا ہے جو متقی ہو، غنی (۱) ہو اور چھپا ہوا ہو۔ (مسلم)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ سب سے بہتر کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جو اللہ کے راستہ میں اپنی جان و مال کے ساتھ جہاد کرے، کہا پھر کون؟ فرمایا وہ شخص جو آدمیوں سے الگ کسی گھاٹی میں تنہا رہے اور اللہ کی عبادت کرتا رہے۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ اللہ سے ڈرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے۔

اپنے دین کی حفاظت

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریب ہے کہ لوگوں کے مال میں سب سے زیادہ بہتر بکریاں ہوں جن کو لے کر اپنے دین کی حفاظت کے لیئے پہاڑ کی چوٹی یا بارش کی جگہ پناہ لے۔ (بخاری)

بکریاں چرانا پیغمبروں کی سنت ہے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی بھیجے ہیں سب نے بکریاں چرائیں ہیں، صحابہؓ نے عرض کیا آپؐ نے بھی؟ فرمایا ہاں میں مکہ والوں کی بکریاں کچھ پیسوں پر چرایا کرتا تھا۔ (بخاری)

سب سے بہتر زندگی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا لوگوں میں سب سے بہتر اس کی زندگی ہے جو اپنے گھوڑے کی لگام اللہ کے راستہ میں تھامے ہے، جب کوئی دھماکا یا گھبراہٹ کی

---

(۱) یعنی دل کا غنی ہو جیسے کہ ایک صحیح حدیث میں آیا ہے۔

آواز سنتا ہے تو اس کی پیٹھ پر بیٹھ جاتا ہے اور شہادت یا موت کے ٹھکانے تلاش کرتا ہے، یا وہ آدمی جو کچھ بکریاں لے کر کسی گھاٹی کسی وادی میں بیٹھ جائے، پوری نماز پڑھتا ہو، زکوۃ دیتا ہو اور اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہو یہاں تک کہ موت آجائے وہ سب سے بہتر ہے۔ (مسلم)

معاشرت واختلاط

لوگوں سے ملنا جلنا، جمعہ، جماعت اور خیر کے مواقع اور مجلسوں میں شریک ہونا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ کے ساتھ چلنا محتاجوں کی مدد کرنا، جاہلوں کو ہدایت کرنا اور دوسرے نیک کاموں میں شرکت کرنا (جو محض لوگوں کے ملنے جلنے ہی سے انجام پاتے ہیں) افضل ہے، یہی طریقہ رسول اللہ ﷺ کا انبیائے کرامؑ، خلفائے راشدینؓ، صحابہؓ، تابعین، اور علمائے اسلام ائمہ وفقہاء کا تھا اور ہے، اور یہی اس آیت کا مفہوم ہے ﴿وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى﴾ (ایک دوسرے کی نیکی اور پرہیزگاری پر امداد کرو) اس کے علاوہ اور دوسری آیات بھی اس مضمون کی ہیں۔

تواضع اور اہل ایمان کی خاطر داری اور اعزاز

آیات قرآنی

﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الشوریٰ/۱۱)

اور ان لوگوں کے ساتھ تم (مشفقانہ) فروتنی سے پیش آؤ جو مسلمانوں میں داخل ہو کر تمہاری راہ پر چلیں۔

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾ (مائدہ/۵۴)

اے مسلمانو! جو شخص تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو پیدا کرے گا جن سے اللہ تعالیٰ کو محبت ہوگی اور وہ اللہ سے محبت کریں گے اور مسلمانوں پر مہربان ہوں گے اور کافروں پر سخت ہوں گے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ﴾ (حجرات/۱۳)

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو مختلف قوموں اور مختلف خاندان بنایا تا کہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو، اللہ کے نزدیک شریف وہی ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہے.

﴿فَلَا تُزَكُّوْٓا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى﴾ (نجم/۳۲)

پس مت پاک کہو اپنی جانوں کو (بس) تقویٰ والوں کو وہی خوب جانتا ہے.

﴿وَنَادٰٓى اَصْحٰبُ الْاَعْرَافِ رِجَالًا يَّعْرِفُوْنَهُمْ بِسِيْمٰهُمْ قَالُوْا مَآ اَغْنٰى عَنْكُمْ جَمْعُكُمْ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَكْبِرُوْنَ اَهٰٓؤُلَآءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمْتُمْ لَا يَنَالُهُمُ اللّٰهُ بِرَحْمَةٍ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ لَا خَوْفٌ عَلَيْكُمْ وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ﴾ (اعراف/۴۸-۴۹)

اور اہل اعراف بہت آدمیوں کو جن کو کہ ان کے قیافہ سے پہچانیں گے پھر پکاریں گے کہیں گے کہ تمہاری جماعت اور تمہارا اپنے کو بڑا سمجھنا تمہارے کچھ کام نہ آیا، کیا یہ وہی ہیں جن کی نسبت تم قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمت نہ کرے گا ان کو یہ حکم ہو گیا ہے کہ جنت میں جاؤ تم پر نہ کچھ اندیشہ ہے اور نہ تم مغموم ہو گے۔

احادیث

تواضع کا حکم

حضرت عیاضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی بھیجی کہ ایک دوسرے کے ساتھ فروتنی اور تواضع سے پیش آؤ، نہ کوئی کسی پر فخر کرے نہ سرکشی۔ (مسلم)

تواضع سے اللہ تعالیٰ عزت دیتا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صدقہ کسی کا مال نہیں گھٹاتا، اور جب بندہ کسی کی خطا معاف کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتا ہے اور تواضع کرنے سے درجہ بلند کرتا ہے۔ (مسلم)

بچوں کو سلام

حضرت انسؓ کچھ بچوں کے پاس سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور فرمایا نبی ﷺ ایسے ہی کیا کرتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی تواضع

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ مدینہ کی کوئی لونڈی آتی اور محمد ﷺ کا دستِ مبارک پکڑ کر جہاں چاہتی لے جاتی۔ (بخاری)

گھر والوں کی خدمت

حضرت اسود بن یزیدؒ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا گھر والوں کی خدمت میں لگے رہتے تھے اور جب نماز کا وقت آتا تو تشریف لے جاتے تھے۔ (بخاری)

خطبہ چھوڑ کر ایک عام شخص کے پاس آنا اور اس کو تعلیم دینا

حضرت ابو رفاعہ تمیم بن اسیدؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں پہنچا، آپؐ خطبہ فرما رہے تھے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں ایک مسافر آدمی ہوں، دین کے متعلق کچھ سوال کرنے آیا ہوں اور میں دین کے متعلق کچھ نہیں جانتا تو آپؐ نے خطبہ چھوڑ دیا اور میرے پاس تشریف لے آئے، آپؐ کے لئے ایک کرسی لائی گئی، آپؐ اس پر تشریف فرما ہوئے اور مجھے وہی سکھانے لگے جو ان کو اللہ نے سکھایا تھا پھر خطبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کو پورا کیا۔ (مسلم)

کھانے میں تواضع

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کھانا نوش فرماتے تھے تو

اپنی تین انگلیاں چاٹ لیتے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا کوئی لقمہ گر جائے تو وہ اٹھالے اور صاف کر کے کھالے، اس کو شیطان کے لئے نہ چھوڑے اور حکم دیا کہ پیالہ صاف کرلیا کرو اس لئے کہ تم کو خبر نہیں کہ تمہارے کس کھانے میں برکت ہے۔ (مسلم)

ہدیہ قبول کرنے میں تواضع

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی ایک دست یا ایک پائے کی دعوت کرے تو میں قبول کرلوں، یا کوئی ایک پائے یا ایک دست ہدیہ کرے تو میں قبول کرلوں۔ (بخاری)

دنیا کی جو چیز سر بلند ہوگی اس کا نیچا ہونا ضروری ہے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک اونٹنی تھی اس کا نام عضباء تھا، کوئی اونٹ اس سے آگے نہ بڑھنے پاتا، ایک دن ایک دیہاتی آیا اور اپنی ایک چھوٹی سی اونٹنی پر بیٹھا وہ آپؐ کی اونٹنی پر سبقت لے گئی، مسلمانوں پر یہ بات شاق گذری، آپؐ سمجھ گئے، فرمایا اللہ نے اس کا ذمہ لیا ہے کہ دنیا کی جو چیز بھی دوسروں سے اونچی ہوگی اس کو نیچا کرے گا۔ (بخاری)

غرور اور خود پسندی

آیات قرآنی

﴿تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ (قصص/۸۳)

یہ عالم آخرت ہم ان ہی لوگوں کے لئے خاص کرتے ہیں جو دنیا میں نہ بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا، اور نیک نتیجہ متقی لوگوں کو ملتا ہے۔

﴿وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحاً﴾ (بنی اسرائیل/۳۷)

اور زمین پر اترا کر مت چل.

﴿وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِي الْأَرْضِ مَرَحاً إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ﴾ (لقمان/۱۸)

اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر اور زمین پر اترا کر نہ چل، بیشک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتا.

﴿إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسٰى فَبَغٰى عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولِي الْقُوَّةِ إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ وَابْتَغِ فِيمَا آتٰكَ اللّٰهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللّٰهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ قَالَ إِنَّمَا أُوتِيتُهُ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِي أَوَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرُ جَمْعاً وَلَا يُسْئَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهِ فِي زِينَتِهِ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا يٰلَيْتَ لَنَا مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ .....

قارون موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم سے تھا وہ (کثرت مال کی وجہ سے) ان لوگوں کے مقابلہ میں تکبر کرنے لگا اور (اس کے مال کی کثرت اتنی تھی کہ) ہم نے اس کو اس قدر خزانے دیئے تھے کہ ان کی کنجیاں کئی کئی زور آور شخصوں کو گرانبار کر دیتی تھیں، جب اس کی قوم نے اس سے کہا کہ تو اترا مت واقعی اللہ تعالیٰ اترانے والوں کو پسند نہیں کرتا اور جو تجھ کو خدا نے دے رکھا ہے اس میں عالم آخرت کی بھی جستجو کر اور دنیا سے اپنا حصہ (آخرت میں لے جانا) فراموش مت کر اور جس طرح خدائے تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے تو بھی بندوں کے ساتھ احسان کر اور دنیا میں فساد کا خواہاں مت ہو، بیشک اللہ تعالیٰ اہل فساد کو پسند نہیں کرتا، قارون نے کہا یہ سب تو مجھ کو میری ذاتی ہنرمندی سے ملا ہے، کیا اس (قارون) نے یہ نہ جانا کہ اللہ تعالیٰ اس سے پہلے گزشتہ امتوں میں ایسے ایسوں کو ہلاک کر چکا ہے جو قوت (مالی) میں (بھی) اس سے کہیں بڑھے ہوئے تھے اور مجمع (بھی) ان کا (اس سے) زیادہ تھا اور اہل جرم سے ان کے گناہوں کا (تحقیق کرنے کی غرض سے) سوال نہ کرنا پڑے گا پھر وہ اپنی آرائش سے اپنی برادری کے سامنے نکلا، جو لوگ دنیا کے طالب تھے (گو مومن ہوں) کہنے لگے کیا خوب ہوتا کہ ہم کو بھی وہ ساز و سامان ملا ہوتا جیسا کہ قارون کو ملا ہے واقعی وہ بڑا صاحب نصیب ہے.....

﴿... وَقَالَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ وَيْلَكُمْ ثَوَابُ اللّٰهِ خَيْرٌ لِّمَنْ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحاً وَّلَا يُلَقّٰهَا اِلَّا الصّٰبِرُوْنَ فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ وَاَصْبَحَ الَّذِيْنَ تَمَنَّوْا مَكَانَهٗ بِالْاَمْسِ يَقُوْلُوْنَ وَيْكَاَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَيَقْدِرُ لَوْلَآ اَنْ مَّنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيْكَاَنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ﴾

(قصص/ع-۸)

....اور جن لوگوں کو دین کی فہم عطا ہوئی تھی (ان حریصوں سے) کہنے لگے ارے تمہارا ستیاناس ہو (تم اس دنیا پر کیا للچاتے ہو) اللہ تعالیٰ کے گھر کا ثواب اس دنیاوی کروفر سے ہزار درجہ بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور انھیں کو ملتا ہے جو صبر کرنے والے ہیں پھر ہم نے قارون کو مع اس کی محلسرا کے دھنسا دیا تو کوئی ایسی جماعت نہ تھی جو اس کو اللہ کے عذاب سے بچالیتی اور نہ وہ خود ہی اپنے کو بچا سکا اور کل جو لوگ اس جیسے ہونے کی تمنا کرتے تھے وہ آج کہنے لگے بس جی یوں معلوم ہوتا ہے کہ اللہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے زیادہ روزی دیتا ہے اور جس کو چاہے تنگی سے دینے لگتا ہے اگر ہم پر اللہ تعالیٰ کی مہربانی نہ ہوتی تو ہم کو بھی دھنسا دیتا بس معلوم ہوا کہ کافروں کی فلاح نہیں ہوتی۔

احادیث

متکبر جنت میں نہ جائے گا، تکبر کیا ہے؟

حضرت عبداللہؓ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جس شخص کے دل میں رائی کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہ داخل ہوگا، کسی نے کہا، آدمی اچھے کپڑے اور اچھے جوتے پسند کرتا ہے، فرمایا اللہ نفاست اور ستھرائی کو پسند کرتا ہے تکبر تو حق بات نہ ماننا اور لوگوں کو حقیر سمجھنا ہے۔ (مسلم)

متکبر کو بددعا

حضرت سلمہؓ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک آدمی

اپنے بائیں ہاتھ سے کھا رہا تھا، آپؐ نے فرمایا سیدھے ہاتھ سے کھاؤ، وہ بولا نہیں کھا سکتا، آپؐ نے فرمایا نہ کھا سکو (اس کے غرور نے یہ بات کہلائی تھی) پھر وہ اپنا سیدھا ہاتھ منہ کی طرف کبھی نہ اٹھا سکا۔ (مسلم)

اہل جہنم

حضرت حارثہ بن وہبؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کیا میں تم کو دوزخ والوں کی خبر دوں، اس میں سب سرکش، بخیل اور متکبر ہیں۔ (بخاری، مسلم)

اہل جہنم اور اہل جنت

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت اور دوزخ میں بحث ہوئی دوزخ نے کہا مجھ میں سرکش اور متکبر ہیں، جنت نے کہا مجھ میں کمزور اور مساکین ہیں، اللہ تعالیٰ نے دونوں کے درمیان فیصلہ کیا فرمایا جنت تو میری رحمت ہے، تیرے ذریعہ میں جس پر چاہوں گا رحم کروں گا، اور دوزخ سے خطاب کیا کہ تو میرا عذاب ہے تیرے ذریعہ جس پر چاہوں گا عذاب کروں گا اور تم دونوں کا بھرنا میرے ذمہ ہے۔ (مسلم)

تکبر سے ٹخنہ سے نیچا پائجامہ اور اس پر وعید

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس پر نظر نہ فرمائے گا جو بڑائی کے خیال سے پائجامہ کو لٹکا کر اتراتا چلتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین آدمیوں سے نہ بات کرے گا، نہ ان کو پاک کرے گا، نہ ان کی طرف دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے (۱) بوڑھا بدکار، (۲) جھوٹا بادشاہ۔ (۳) گدائے متکبر۔ (۱) (مسلم)

---

(۱) جس کے تکبر کے لئے کوئی ظاہری سبب اور وجہ بھی نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد ہے کہ عزت میری تہہ بند ہے اور بڑائی میری چادر ہے[1] جس نے ان دونوں میں سے کسی کو کھینچا اس پر میں عذاب کروں گا۔ (مسلم)

متکبر اترانے والا زمین میں دھنس گیا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک آدمی اچھے لباس اور سر میں کنگھی کئے ہوئے اترائی ہوئی چال سے چل رہا تھا اور یہ انداز اس کو بہت اچھا معلوم ہو رہا تھا، اس کو اللہ نے دھنسا دیا، وہ زمین میں قیامت کے دن تک دھنستا رہے گا۔ (بخاری، مسلم)

متکبر کا حشر سرکشوں کے ساتھ ہوگا

حضرت سلمۃؓ بن اکوع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی برابر تکبر کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ سرکشوں میں لکھ لیا جاتا ہے پس اس کو بھی وہی پہنچتا ہے جو ان کو پہنچا۔ (ترمذی)

اچھے اخلاق

آیات قرآنی

﴿وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ﴾ (قلم/۴)

بیشک تم اخلاق حسنہ کے اعلیٰ پیمانہ پر ہو۔

﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (آل عمران/۱۳۴)

اور غصہ کے ضبط کرنے والے، لوگوں سے درگزر کرنے والے، اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے۔

---

(۱) یعنی عزت و کبریائی میری خاص چیزیں ہیں جو اپنی کبریائی منوائے گا وہ گویا میری خاص چیزوں پر دست درازی کرتا ہے۔

احادیث

رسول اللہ ﷺ کی صفت

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق سب سے بہتر تھے۔
(بخاری، مسلم)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نے دیبا اور ریشم رسول اللہ ﷺ کی مبارک ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں چھوا، اور کبھی کوئی خوشبو رسول اللہ ﷺ کی خوشبو سے زیادہ اچھی نہیں سونگھی اور میں نے آپؐ کی دس برس خدمت کی، آپؐ نے کبھی اف بھی نہیں فرمایا اور نہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر آپؐ نے کبھی فرمایا کہ یہ کیوں کیا یا کیوں نہ کیا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت صَعب بن جثّامہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک گورخر ہدیہ پیش کیا، آپؐ نے اس کو واپس فرمادیا، جب میرے چہرہ کی حالت دیکھی تو فرمایا میں اس کو نہ واپس کرتا مگر میں احرام باندھے ہوں۔ (بخاری)

خوش خلقی کا درجہ

حضرت نوّاس بن سمعانؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نیکی اور گناہ کے متعلق سوال کیا، آپؐ نے فرمایا نیکی اچھے اخلاق ہیں اور گناہ وہ ہے جو سینہ میں کھٹک پیدا کرے، اور آدمی اس کو ناپسند کرے کہ لوگ اس کے گناہ پر مطلع ہوں۔ (مسلم)

حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سہواً یا ارادۃً بھی فحش بات نہ نکالتے تھے اور فرماتے تھے کہ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابودرداؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مومن بندہ کی میزان میں اچھے اخلاق سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ فحش بکنے والے بدزبان آدمی سے

نفرت کرتا ہے۔ (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ کس سبب سے زیادہ تر لوگ جنت میں داخل ہوں گے، آپؐ نے فرمایا اللہ کے خوف و احتیاط اور خوش خلقی سے، عرض کیا گیا دوزخ میں زیادہ تر کس وجہ سے لوگ جائیں گے، فرمایا حرام خوری اور بدکاری سے۔[1] (ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کامل ترین ایمان اس کا ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں اور تم میں اچھا وہ ہے جو اپنی بیویوں سے حسن سلوک سے پیش آئے۔ (ترمذی)

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے مومن اچھے اخلاق کے ذریعہ پے در پے روزے رکھنے والے اور عابد کا درجہ پالیتا ہے۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس شخص کے لئے جنت کے سامنے ایک گھر کا ضامن ہوتا ہوں جس نے حق پر ہوتے ہوئے بھی جھگڑا چھوڑ دیا اور اس شخص کے لئے جنت کے اندر میں ایک گھر کا ضامن ہوں جن نے جھوٹ چھوڑ دیا اگر چہ وہ مذاقاً بولتا تھا اور اس شخص کے لئے جنت کی بلندی میں ایک گھر کا ضامن ہوں جس کے اخلاق اچھے ہوں۔ (ابوداؤد)

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مجھے سب سے زیادہ پسندیدہ اور مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوں گے جو اچھے اخلاق والے ہیں اور سب سے زیادہ ناپسند اور سب سے زیادہ مجھ سے دور ہوں گے وہ جو زیادہ باتونی، چرب زبان اور تصنع کرنے والے متکبر ہوں گے۔[2] (ترمذی)

---

(۱) یعنی زبان اور شرمگاہ کی بے احتیاطی اور ان گناہوں کے سبب سے جو ان دونوں سے تعلق رکھتے ہوں۔

(۲) رسول اللہ ﷺ نے خود یہ تشریح فرمائی۔

بردباری سنجیدگی اور نرمی

آیات قرآنی

﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (آل عمران/۱۳۴)

اور غصے کو ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے، اللہ ایسے نیکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے۔

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ﴾ (اعراف/۱۹۹)

معافی اختیار کرو نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔

﴿وَلَا تَسْتَوِى الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ اِدْفَعْ بِالَّتِىْ هِىَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِىْ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِىٌّ حَمِيْمٌ وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَمَا يُلَقّٰهَآ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِيْمٍ﴾ (حم سجدہ/۳۴-۳۵)

اور نیکی بدی برابر نہیں ہوتی (بلکہ ہر ایک کا اثر جدا ہے) نیک برتاؤ سے بدی کو ٹال دو پھر یکایک تم میں اور جس شخص میں عداوت تھی وہ ایسا ہو جائے گا جیسا کوئی دلی دوست ہوتا ہے اور یہ بات ان ہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرتے ہیں اور ان کو جو بڑے صاحب نصیب ہوتے ہیں۔

﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ (شوریٰ/۴۳)

اور جو شخص صبر کرے اور معاف کر دے یہ البتہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

احادیث

اللہ کی دو پسندیدہ خصلتیں

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اشج عبد القیس (۱)

---

(۱) اشج عبد القیس کا نام منذر بن حارث تھا عبد القیس کا وفد مدینہ پہونچا تو فوراً ہی خدمت نبوی میں حاضر ہو گیا، اشج منزل کے پاس ٹھہر کر نہا دھو کر اچھے کپڑے بدل کر حضور نبوی میں آئے آپؐ نے ان کو اپنے قریب جگہ دی، حدیث مندرجہ بالا اسی موقع پر ارشاد فرمائی تھی۔

سے فرمایا تم میں دو خصلتیں ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے، بردباری اور سکون و سنجیدگی۔ (مسلم)

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نرم ہے اور وہ تمام معاملات میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔ (بخاری، مسلم)

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نرم ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور جو نرمی پر عطا فرماتا ہے سختی پر اور اس کے علاوہ کسی چیز پر نہیں عطا فرماتا۔ (مسلم)

ام المومنین حضرت عائشہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ جس چیز میں نرمی ہوتی ہے وہ اس کو زینت دے دیتی ہے اور جس چیز سے نکل جاتی ہے اس کو برا کر دیتی ہے۔ (مسلم)

تم سختی کے لئے نہیں بھیجے گئے ہو

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ بگڑنے لگے، آنحضرتؐ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر ایک بڑا ڈول پانی کا بہا دو، اور تم سختی کے لیے نہیں بھیجے گئے ہو، اس لیے بھیجے گئے ہو کہ آسانی پیدا کرو۔ (بخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا آسانی پیدا کرو سختی نہ کرو، بشارت دو، نفرت نہ دلاؤ۔ (بخاری، مسلم)

درشت خو

حضرت جریر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو نرمی سے محروم رہا وہ ہر بھلائی سے محروم رہا۔ (مسلم)

غصہ نہ کرنے کی وصیت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی ﷺ سے عرض کیا مجھے وصیت کیجئے، آپؐ نے فرمایا غصہ نہ کرو، اس نے کئی بار یہی کہا کہ مجھے وصیت کیجئے اور آپؐ بار بار یہی فرماتے رہے کہ غصہ نہ کرو۔ (بخاری)

چھری کو تیز کرلو تا کہ ذبیحہ کو تکلیف نہ ہو

حضرت شدّاد بن اوسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر کام کو اچھے طریقہ پر کرنا ضروری کیا ہے، جب تم قتل کرو تو بھلائی سے کرو اور جب تم ذبح کرو تو بھلائی کے ساتھ ذبح کرو اپنی چھری کو تیز کرلو تا کہ ذبیحہ کو تکلیف نہ ہو۔ (مسلم)

دو کاموں میں رسول اللہ ﷺ آسان بات اختیار فرماتے

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو جب دو کاموں میں انتخاب کا موقع ہوتا جو گناہ نہ ہوں تو آسان کام اختیار فرماتے [1] اور اگر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ آپؐ اس سے دور رہتے اور آپؐ نے اپنے نفس کے لئے کبھی انتقام نہیں لیا، اگر اللہ کی حرمتوں میں کوئی بات ہوئی تو اللہ کے لیئے انتقام لیا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو خبر دیتا ہوں اس کی جو آگ پر حرام ہوگا یا جس پر آگ حرام ہوگی، ہر غریب، بے آزار، نرم خو، نرم رو۔ (ترمذی)

---

(۱) رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ درجہ کی سلامت روی اور سلامت فطرت عطا فرمائی تھی اور آپ کو امت کے لئے نمونہ اور مقتدیٰ بنایا تھا اس لئے آپؐ دو کاموں سے جو جائز ہوں اور ان میں دینی حیثیت سے کوئی فرق نہ ہو ہمیشہ وہ کام اختیار فرماتے جو مقابلۃً زیادہ آسان ہو یہ فطرت کی صحت اور مزاج کے اعتدال کی دلیل ہے خواہ مخواہ کی مشکل پسندی اور بے ضرورت ٹیڑھا راستہ اختیار کرنا کج دماغی یا مزاج کی بے اعتدالی کا ثبوت ہے۔

معافی اور جاہلوں سے اعراض

آیات قرآنی

﴿خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِيْنَ﴾ (اعراف/۱۹۹)

معافی اختیار کرو اور نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے اعراض کرو۔

﴿فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلَ﴾ (حجر/۸۵)

سو تم خوبی کے ساتھ درگزر کرو۔

﴿وَلْيَعْفُوْا وَ لْيَصْفَحُوْا اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ﴾ (نور/۲۲)

اور چاہئے کہ معاف کردو اور درگزر کرو کیا تم یہ بات نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے قصور معاف کردے۔

﴿وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (آل عمران/۱۳۴)

اور لوگوں سے درگزر کرنے والے، اللہ ایسے نیکوکاروں کو پسند کرتا ہے۔

﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ (شوریٰ/۲۳)

اور جو شخص صبر کرے اور معاف کردے البتہ یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

احادیث

نبی ﷺ کا عفو اور درگزر

ام المومنین حضرت عائشہؓ نے نبی ﷺ سے دریافت فرمایا کیا آپ پر اُحد کے دن سے زیادہ سخت کوئی دن گزرا ہے؟ آپؐ نے فرمایا مجھے تمہاری قوم سے بہت کچھ برداشت کرنا پڑا ہے، سب سے زیادہ سخت عقبہ کا دن تھا، میں نے ابن عبد یالیل بن عبد کلال کو دعوت اسلام دی، اس نے میری بات قبول نہیں کی، میں اپنے حال میں اس فکر اور رنج میں چلا جارہا تھا، قرن ثعالب میں پہنچ کر مجھے احساس ہوا کہ میں کہاں ہوں، سر اٹھایا تو ایک بادل تھا جو مجھ پر سایہ کیئے ہوئے تھا، میں نے جو نظر ڈالی تو اس میں جبریل نظر آئے،

مجھے پکارا اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا فرمانا سنا اور آپ کی قوم کا جواب سنا تو آپؐ کی طرف پہاڑوں کا فرشتہ بھیجا ہے اب آپؐ جو چاہیں انھیں حکم دیں، پھر پہاڑوں کے فرشتہ نے مجھے پکارا ''اے محمد اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا سوال سنا اور آپؐ کی قوم کا جواب سنا، میں پہاڑوں کا فرشتہ ہوں، مجھے میرے پروردگار نے بھیجا ہے، اب آپؐ اپنے معاملہ میں جو چاہیں حکم دیں، اگر آپؐ کا ارشاد ہو تو میں ان دو پہاڑوں کے درمیان ان کو پیس دوں۔'' آپؐ نے فرمایا نہیں، میں امید کرتا ہوں کہ ان میں اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کرے گا جو اس کی عبادت کریں گے اور اس کا شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ (بخاری، مسلم)

کسی کو حضور ﷺ نے نہیں مارا اور نہ اپنے لیے بدلہ لیا

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی کو اپنے ہاتھ سے نہیں مارا، نہ کسی عورت کو اور نہ غلام کو، سوائے اس کے کہ اللہ کے راستہ میں جہاد کیا اور آپؐ کو کبھی کسی سے تکلیف پہنچتی تو تکلیف پہنچانے والے سے بدلہ نہ لیتے مگر ہاں جب اللہ کی حرمتوں میں کوئی بے حرمتی کرتا تو آپؐ اللہ کے لیے بدلہ لیتے۔ (مسلم)

حلم اور عالی ظرفی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ جا رہا تھا، آپ موٹے کنارہ کے نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے، ایک دیہاتی آپؐ سے ملا اور چادر پکڑ کر آپؐ کو بڑے زور سے کھینچا، میں نے دیکھا کہ آپؐ کے کاندھے پر چادر کھینچنے سے نشان پڑ گئے تھے بولا اے محمد مجھے اس مال سے دیجیے جو آپ کو اللہ نے دیا ہے، آپؐ نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرائے، پھر اس کو دینے کا حکم دیا۔ (بخاری، مسلم)

پیغمبروں کا عمل

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک نبی کی حکایت بیان

فرمارہے تھے، حضورؐ کے بیان کرنے کا منظر اس وقت بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے، ان پر اللہ کا درود اور سلام ہو، فرمایا ان کی قوم ان کو اس قدر مارتی تھی کہ خون آلودہ کر دیتی تھی اور وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے جاتے اور کہتے جاتے اے اللہ ان کو بخش دے یہ جانتے نہیں۔ (بخاری، مسلم)

پہلوان کون ہے؟

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پہلوان وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے، پہلوان وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ (بخاری، مسلم)

اذیت کو برداشت کرنا

آیات قرآنی

﴿وَالْكَاظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ﴾ (آل عمران/۱۳۴)

اور غصہ کو پینے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے اور اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔

﴿وَلَمَنْ صَبَرَ وَغَفَرَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ﴾ (شوریٰ/۴۳)

اور جو شخص صبر کرے اور معاف کردے البتہ یہ ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

احادیث

برائی کرنے والوں کے ساتھ بھلائی کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے قرابت دار ہیں، میں ان سے رشتہ جوڑتا ہوں، وہ کاٹتے ہیں میں ان کے ساتھ بھلائی کرتا ہوں، وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں میں بردباری کرتا ہوں، وہ مجھ پر سختی کرتے ہیں، آپؐ نے فرمایا جو کچھ تم کہتے ہو اگر یہ صحیح ہے تو تم ان کے منہ میں خاک ڈالتے

ہوں جب تک تمہارا یہ رویہ رہے گا اللہ کی مدد تمہارے ساتھ رہے گی۔ (مسلم)

دین کی بے حرمتی اور خلاف شرع کام پر غضب اور جلال

آیات قرآنی

﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ﴾ (الحج/۳۰)

اور جو اللہ کی حرمتوں کی تعظیم کرے گا تو وہ اس کے لیے اپنے رب کے پاس بہتر ہوگا۔

﴿اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ﴾ (محمد/۷)

اور اگر تم اللہ کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدموں کو ثابت قدمی عطا کرے گا۔

احادیث

نہایت طویل امامت پر حضورؐ کی ناراضگی

حضرت ابو مسعودؓ بدری سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں فلاں آدمی کی وجہ سے صبح کی نماز میں پچھڑ جاتا ہوں اس لیے کہ وہ نماز کو بہت طول دیتے ہیں، میں نے اس دن سے زیادہ آپؐ کو نصیحت میں غصہ کرتے کبھی نہیں دیکھا، آپؐ نے فرمایا اے لوگو! تم وحشت پیدا کرنے والے ہو، خبردار جب تم میں سے کوئی لوگوں کی امامت کرے تو نماز مختصر کر دے اور اپنے پیچھے والوں کو دیکھے کہ ان میں بوڑھے بھی ہیں بچے بھی ہیں اور حاجت مند بھی۔ (بخاری، مسلم)

خلاف شرع امر پر ناراضگی اور ملامت

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر سے تشریف لائے، میں نے چبوترہ پر ایک باریک پردہ چھوڑ رکھا تھا جس پر تصویریں تھیں، آپؐ نے جب اس کو دیکھا تو پھاڑ ڈالا اور آپؐ کے چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا تھا، فرمایا اے عائشہؓ اللہ کا عذاب قیامت کے دن، ان لوگوں پر سخت ہوگا جو اللہ کی صفتِ خلق میں مشابہت پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ (بخاری، مسلم)

چوری کی سزا کے بارے میں سفارش پر ناراضگی

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ قبیلۂ مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی، قریش کو اس کی بڑی فکر ہوئی، انہوں نے کہا اس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے کون سفارش کرسکتا ہے لوگوں نے کہا سوا اسامہؓ کے کوئی جرأت نہیں کرسکتا، اس لئے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں، حضرت اسامہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے سفارش کی، آپؐ نے فرمایا کہ تم اللہ کی حدوں میں سفارش کرتے ہو، پھر آپؐ کھڑے ہوگئے اور فرمایا اگلی امتوں کو اسی بات نے ہلاک کیا، جب کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھپا دیتے اور اگر رذیل کرتا تو اس پر حد قائم کرتے، قسم اللہ کی اگر محمدؐ کی بیٹی فاطمہؓ چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔ (بخاری، مسلم)

مسجد میں گندگی پر ناراضگی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قبلہ کے سامنے تھوک کو دیکھا، آپؐ پر بہت گراں گزرا، اور آپؐ کے چہرۂ مبارک تک سے ظاہر ہوگیا، پھر آپ کھڑے ہوگئے اور دستِ مبارک سے اس کو کھرچا اور فرمایا جو کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے سرگوشی کرتا ہے، اس کا پروردگار اس کے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے تو قبلہ کے

سامنے نہ تھوکنا چاہئے، بائیں طرف یا پاؤں کے نیچے تھوکے، پھر آپؐ نے اپنی چادر کا ایک کونہ لے کر اس میں تھوکا اور اس کو کونہ سے دبا کر فرمایا، یا اس طرح کرو، (بخاری، مسلم)

رعایا کے ساتھ نرمی اور خیر خواہی کا حکم

آیات قرآنی

﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾ (شعراء/۲۱۵)

اور ان لوگوں کے ساتھ (مشفقانہ) فروتنی سے پیش آؤ جو مسلمانوں میں داخل ہو کر تمہاری راہ چلیں.

﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ﴾ (نحل/۹۰)

بیشک اللہ تعالیٰ اعتدال، احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم دیتا ہے اور کھلی برائی اور مطلق برائی اور ظلم کرنے سے منع کرتا ہے اور تم کو اس لیے نصیحت کرتا ہے کہ تم نصیحت قبول کرو.

احادیث

رعیت کے متعلق سوال

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کا ہر شخص اپنی جگہ پر حاکم ہے اس سے اس کی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا، امام امیر ہے اس سے اپنی رعیت (یعنی رعایا) کے متعلق سوال کیا جائے گا، مرد اپنے اہل کا حاکم ہے اس سے رعیت (یعنی گھر والوں) کے متعلق پوچھ ہوگی، عورت اپنے شوہر کے گھر کی مالکہ ہے اس کے متعلق اس سے باز پرس ہوگی، خادم اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اس سے اس کے متعلق سوال ہوگا، غرض تم میں کا ہر ایک صاحبِ رعیت ہے اس کی رعیت کے متعلق اس سے سوال ہوگا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت مَعْقِلؓ بن یسار سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ

اللہ تعالیٰ جس بندہ کے سپرد کسی رعیت کو کرے اور وہ اس رعیت کو دھوکہ میں رکھتے ہوئے مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردے گا۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ خیر خواہی کے ساتھ ان کی حفاظت نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کسی امیر کے سپرد مسلمانوں کا کوئی کام ہو اور وہ ان کے لیے فلاح و بہبودی کی فکر نہ کرے تو وہ ان کے ساتھ جنت میں نہ جائے گا۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اپنے اسی گھر میں سنا ہے کہ اے اللہ جو میری امت کے کسی کام پر حاکم ہو اور ان پر سختی کرے تو تو بھی اس پر سختی فرما، اور جو میری امت کے کسی کام پر حاکم ہو اور ان سے نرمی سے پیش آئے تو تو بھی نرمی سے پیش آ۔ (مسلم)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل میں برابر انبیاء آتے رہے، ایک نبی کی وفات ہوتی تھی تو ان کے بعد دوسرے نبی تشریف لے آتے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، عنقریب میرے بعد بہت سے خلفاء ہوں گے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں، آپؐ نے فرمایا جس سے پہلے بیعت کرو اس کو نباہو، پھر پہلا پھر پہلا اور ان کو ان کا حق دو اور اپنے حق کا مطالبہ اللہ سے کرو وہ ان سے اس کے متعلق سوال کرے گا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت عائذ بن عمرو، عبید اللہ بن زیاد کے پاس آئے اور کہا اے میرے بیٹے میں نے رسول اللہ ﷺ سنا ہے کہ برا حاکم توڑنے والا ہے، تم بچو ایسا نہ ہو کہ تم ان میں سے ہو۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابو مریم الازدیؓ نے حضرت معاویہؓ سے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے سپرد مسلمانوں کا کام کرے اور وہ ان کی ضرورتوں، حاجتوں اور ان کے فقر پر مطلع نہ ہو، ان سے چھپتا رہے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی

حاجتوں، ضرورتوں اور اس کے فقر پر مطلع نہ ہوگا، یہ سن کر حضرت معاویہؓ نے دو آدمی، لوگوں کی ضرورتیں معلوم کرنے کے لئے مقرر کر دیئے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

عادل حاکم

آیات قرآنی

﴿اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ﴾
(نحل/۹۰)

بیشک اللہ تعالیٰ اعتدال اور احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم دیتا ہے اور کھلی برائی اور مطلق ظلم کرنے سے منع کرتا ہے اور تم کو اس لیے نصیحت کرتا ہے کہ تم نصیحت کو قبول کرو۔

﴿وَاَقْسِطُوْآ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ﴾
(حجرات/۹)

اور انصاف کرو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

احادیث

منصف حاکم پر اللہ کا سایہ

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا، سات آدمی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ اپنا سایہ کرے گا، جس دن اس کے سایہ کے سوا اور کسی کا سایہ نہ ہوگا۔ (۱) منصف حاکم، (۲) جوان صالح جس نے اللہ کی عبادت ہی میں نشو ونما پائی۔ (۳) ایسا آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہے، (۴) وہ دو آدمی جو آپس میں اللہ کے لیے محبت کریں ملیں تو اللہ کی رضا کے لیے اور جدا ہوں تو اسی کی خوشی کے لیے، (۵) وہ آدمی کہ جس کو کوئی اعزاز اور حسن والی عورت بلائے اور وہ کہے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں، (۶) ایسا آدمی جو صدقہ اس

قدر چھپا کے دے کہ سیدھے ہاتھ کے خرچ کی بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو، (۷) ایک وہ آدمی کہ جو تنہائی میں اللہ کو یاد کرے تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جائیں۔ (بخاری، مسلم)

منصف حاکموں کا قیامت میں اعزاز

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عدل کرنے والے نور کے منبر پر ہوں گے، وہ جو اپنی حکومت میں، اپنے گھروں میں، اور جو کام ان کے سپرد ہوا ہو، اس میں عدل کریں۔ (مسلم)

بہترین امیر و حاکم اور بدترین امیر و حاکم

حضرت عوفؓ بن مالک سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ تمہارے سب سے بہتر امیر وہ ہیں کہ تم ان سے محبت کرو، وہ تم سے محبت کریں، تم ان کے لئے دعا کرو وہ تمہارے لئے دعا کریں، اور تمہارے برے امیر وہ ہیں کہ تم ان سے بغض رکھو، وہ تم سے بغض رکھیں، تم ان پر لعنت کرو وہ تم پر لعنت کریں، ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم ان سے کیوں نہ لڑیں، آپؐ نے فرمایا نہیں، جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں، نہیں جب تک وہ تم میں نماز قائم کریں۔ (مسلم)

حضرت عیاضؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے تین آدمی جنت کے اہل ہوں گے۔ (۱) منصف بادشاہ جس کو انصاف کی توفیق ملی ہو۔ (۲) ایسا آدمی جو ہر قرابت دار مسلمان کے لیے رحمدل اور نرم دل ہو۔ (۳) وہ آدمی جو سوال سے بچے اگرچہ کثیر الاولاد ہو۔ (مسلم)

حاکم کی اطاعت خلافت شرع امور کے علاوہ ضروری ہے

آیات قرآنی

﴿یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ﴾ (نساء/۵۹)

اے ایمان والو! تم اللہ کا کہنا مانو اور رسول کا کہنا مانو، اور تم میں جو لوگ اہل حکومت ہیں ان کا بھی۔

احادیث

گناہ کے معاملہ میں اطاعت فرض نہیں

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا مسلمان پر سننا اور ماننا لازم ہے خواہ پسند ہو یا ناپسند ہو مگر یہ کہ گناہ کا حکم دیا جائے، اگر گناہ کا حکم دیا جائے تو نہ سنو اور نہ اطاعت کرو۔ (بخاری، مسلم)

قدرت کی شرط

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ سے سننے اور ماننے پر بیعت کرتے تھے تو آپؐ ہم سے فرمادیتے تھے ان حکموں میں جن کی تمہارے اندر طاقت ہو۔ (بخاری، مسلم)

باغی اور جماعت سے کنارہ کش کے لئے وعید

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس نے

اطاعت سے ہاتھ اٹھالیا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے گا کہ اس کے پاس کوئی دلیل نہ ہوگی اور جو بغیر بیعت کئے ہوئے مرا وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ جو جماعت سے جدا ہو کے مرا وہ جاہلیت کی موت مرا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو اگر چہ تم پر ایک حبشی غلام ہی امیر ہو اور اس کا سر منقیٰ کی طرح ہو۔ (۱) (بخاری)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم پر سننا اور ماننا واجب ہے، تنگی ہو یا آسانی، خوشی ہو یا ناخوشی، خود غرضی ہو یا زیادتی۔ (مسلم)

فتنہ کے زمانے میں حکم

حضرت عبد اللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کسی سفر میں ایک جگہ اترے، کوئی اپنا خیمہ درست کرنے لگا اور کوئی اپنے چوپائے کی دیکھ بھال میں مصروف ہوا، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے پکارنے والے نے نماز باجماعت کے لیئے آواز دی تو ہم سب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپؐ نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے جتنے نبی آئے ہیں ان سب پر واجب تھا کہ اپنی امت کو ایسی بہتر بات بتائیں اور ڈرائیں جن کو وہ جانتے ہوں اور اس امت کے لئے شروع میں عافیت رکھ دی گئی ہے اور پچھلوں کو بلائیں اور ایسے امور جن کو تم برا جانتے ہو پہنچیں گے، ایک فتنہ آئے گا جو دوسرے فتنہ کو حقیر کر دے گا، پھر ایک فتنہ ایسا آئے گا کہ مومن کہے گا یہ میری ہلاکت کا باعث ہے، مگر وہ دور ہو جائے گا، دوسرا فتنہ آئے گا تو مومن کہے گا یہی ہے، یہی ہے، بس جو آگ سے نجات حاصل کرنا چاہے اور اس کو جنت میں داخل ہونے کی تمنا ہو وہ اس حال پر مرے کہ اللہ اور روزِ آخرت پر یقین رکھتا ہو اور لوگوں کے ساتھ وہی معاملہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جو بقدر طاقت امام کے ہاتھ پر بیعت کرے اس کے

---

(۱) یعنی حقیر اور بے بضاعت شخص ہو۔

ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے پھر اگر دوسرا آدمی آئے اور اپنا تابع کرنے پر جھگڑے تو اس کی گردن ماردے۔ (مسلم)

حضرت وائلؓ بن حجر سے روایت ہے کہ سلمہؓ بن یزید نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا اگر ہمارے حکام ایسے ہوں جو اپنا حق مانگیں اور ہمارا حق نہ دیں تو آپ کا کیا حکم ہے؟ آپؐ نے منہ پھیر لیا، پھر انہوں نے عرض کیا تو آپؐ نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو، جو وہ کریں گے اس کے وہ ذمہ دار ہوں گے اور تم جو کرو گے اس کے تم ذمہ دار ہو گے۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے بعد خودغرضی و بے انصافی دیکھنے میں آئے گی اور ایسی باتیں وجود میں آئیں گی جن کو تم ناپسند کرتے ہو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ پھر آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا جس کا تم پر حق ہے ادا کرو اور جو تمہارا حق ہے وہ اللہ سے مانگو۔ (بخاری، مسلم)

مسلمان امیر وخلیفہ کی اطاعت

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی، جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی امیر کی بات ناپسند ہو تو اس کو چاہیئے کہ صبر کرے، اگر وہ اس کی اطاعت سے ایک بالشت بھی نکلا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس نے امیر کی توہین کی اس کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرے گا۔ (ترمذی)

عہدہ اور حکومت

آیات قرآنی

﴿تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ﴾ (قصص/۸۳)

یہ عالم آخرت ہم ان ہی لوگوں کے لئے خاص کرتے ہیں جو نہ دنیا میں بڑا بننا چاہتے ہیں اور نہ فساد کرنا اور نیک نتیجہ متقی لوگوں کو ملتا ہے۔

احادیث

عہدہ کی طلب نہ کرو

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن سمرۃ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن حکومت کی خواہش نہ کرو، اگر تم کو بغیر طلب کے مل جائے گی تو تمہاری مدد کی جائے گی اور اگر مانگنے سے ملی تو تم اس کے سپرد کر دیئے جاؤ گے، اور جب کسی بات کی قسم کھاؤ پھر اس سے بہتر کوئی بات پاؤ تو اس کو اختیار کر لو اور اپنی قسم کا کفارہ دیدو۔ (بخاری، مسلم)

کمزور آدمی حکومت کی ذمہ داری نہ لے

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر میرا خیال ہے کہ تم کمزور ہو، میں تمہارے لئے وہی چاہتا ہوں جو اپنے لیے چاہتا ہوں، دیکھو تم دو پر بھی حکومت کی ذمہ داری قبول نہ کرنا اور یتیم کا مال اپنی سپردگی میں نہ لینا۔ (مسلم)

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے آپ حاکم بنا دیجیے، آپؐ نے میرے شانہ پر ہاتھ مارا اور فرمایا اے ابوذر تم کمزور ہو حکومت قیامت

میں ندامت اور رسوائی کا سامان ہے، سوائے اس کے جو اس کو اس کے حق کے ساتھ لے اور اپنے فرائضِ حکومت بخوبی ادا کرے۔ (مسلم)

حکومت کی حرص کا انجام

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں حکومت کی حرص پیدا ہوگی اور وہ قیامت میں ندامت کا سامان بن جائے گی۔ (بخاری)

لائق اور نیک معاون انتخاب کرنا چاہئے

آیات قرآنی

﴿اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ ۢ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ﴾ (الزخرف/٦٧)

تمام دوست ایک دوسرے کے دشمن ہوجائیں گے بجز اللہ سے ڈرنے والوں کے۔(۱)

احادیث

اچھے اور برے مشیر کار

حضرت ابوسعیدؓ و ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جس کو نبی بنایا یا خلیفہ، اس کے لئے دو طرح کے معتمد اور راز دار ہوتے ہیں ایک اس کو نیکی کا حکم دیتا ہے اور اس پر آمادہ کرتا ہے اور ایک اس کو برائی کا حکم دیتا ہے اور شر پر آمادہ کرتا ہے اور معصوم وہ ہے جس کو اللہ بچائے۔ (بخاری)

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ

---

(۱) یعنی جن کی دوستی دنیا میں خود غرضی اور حکومت کے ساز باز کے طور پر تھی اور انہوں نے ایک دوسرے سے ناجائز فائدہ اٹھایا وہ دوستی قیامت میں عداوت بن جائے گی اور جو لوگ محض اللہ کے لیے اور دین کے راستے میں ایک دوسرے سے خلوص رکھتے تھے، اپنی دوستی میں کوئی امر خلاف شرع پسند نہ کرتے تھے ان کی دوستی برقرار رہے گی اور قیامت میں بھی پھلے پھولے گی۔

جب کسی حاکم کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو اچھا اور دیانتدار وزیر دیتا ہے کہ اگر وہ بھول جائے تو اس کو یاد دلائے اور اگر یاد ہو تو اس کی مدد کرے اور جب کسی حاکم کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو برا وزیر دیتا ہے کہ اگر وہ بھول جائے تو یاد نہ دلائے، اگر یاد ہو تو اس کی مدد نہ کرے۔ (ابوداؤد)

عہدہ کے خواہشمند کو عہدہ نہ دینا چاہئے

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ میرے خاندان کے دو آدمی اور تھے ان میں سے ایک نے عرض کیا کہ جو حکومت اللہ تعالیٰ نے آپ کے سپرد کی ہے اس میں ہمیں بھی کوئی عہدہ دیجئے، پھر دوسرے نے بھی یہی کہا، آپؐ نے فرمایا ہم عہدہ اور حکومت اس کو نہیں دیتے جو اس کا طالب ہو یا جس کو اس کی حرص ہو۔ (بخاری)

شرم وحیا

احادیث

حیا ایمان کی بات ہے

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے وہ اپنے بھائی کو شرم وحیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا (یعنی اتنی شرم نہ کرنا چاہیے) آپؐ نے فرمایا اس کو چھوڑو، حیا ایمان سے ہے۔ (بخاری، مسلم)

حیا سراسر خیر ہے

حضرت عمرانؓ بن حُصَین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیا سوائے خوبی کے کچھ نہیں لاتی۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ حیا سراسر خیر ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان کی کچھ اوپر ستر شاخیں ہیں، ان میں سب سے بڑا درجہ لا الہ الا اللہ کہنے کا ہے اور ادنیٰ کام راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹا دیتا ہے اور حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی حیاداری

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ میں پردہ نشین لڑکیوں سے زیادہ شرم تھی، جب آپؐ کو کوئی بات ناپسند ہوتی تھی تو ہم آپؐ کے تیور پہچان لیتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

رازداری

آیات قرآنی

﴿وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا﴾ (بنی اسرائیل/۳۴)

اور عہد کو پورا کرو بیشک عہد کی باز پرس ہونے والی ہے۔

احادیث

افشاءِ راز

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت میں اللہ کے یہاں بدترین درجہ اس آدمی کا ہوگا جو عورت کے ساتھ اور عورت اس کے ساتھ باہم بے تکلف ہوں پھر وہ مرد اس کا راز پھیلائے۔ (مسلم)

رازداری کی ایک مثال

حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب حفصہ بیوہ ہوئیں تو میں عثمان سے ملا اور کہا کہ اگر تم چاہو تو حفصہ کا نکاح تمہارے ساتھ کردوں انہوں نے کہا میں اس معاملہ پر غور کروں گا، میں کئی راتیں انتظار کرتا رہا، پھر وہ مجھ سے ملے اور فرمایا میرا خیال ہے کہ ابھی شادی نہ کروں، پھر میں ابوبکر سے ملا اور عرض کیا اگر آپ چاہیں تو آپ کا نکاح حفصہ سے کردوں، انھوں نے بھی کوئی جواب نہ دیا، میرے دل میں عثمان سے زیادہ ان سے شکایت آئی، اس میں کئی دن گزر گئے، پھر نبی ﷺ نے حفصہ کا پیغام بھیجا، میں نے حضرتؐ سے ان کا نکاح کردیا، ایک دن ابوبکر مجھ سے ملے اور بولے تم نے حفصہ کا نکاح مجھ سے کرنا چاہا تھا، میں نے جواب نہیں دیا تھا، تمہیں شاید رنج ہوا ہو، میں نے کہا ہاں، فرمایا بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا خود ایسا خیال تھا اور یہ آپؐ کا راز تھا جس کو میں نے افشاء کرنا نہ چاہا، میری خاموشی کی یہی وجہ تھی اگر رسول اللہ ﷺ یہ ارادہ ترک فرمادیتے تو میں قبول کرلیتا۔ (بخاری)

حضرت فاطمہ کی رازداری

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی بیویاں آپؐ کے پاس بیٹھی تھیں، اتنے میں حضرت فاطمہؓ آئیں ان کی چال بالکل رسول اللہ ﷺ سے ملتی تھی، جب آپؐ نے ان کو دیکھا تو خوش آمدید کہا اور فرمایا میری بیٹی اچھا ہوا تم آگئیں، پھر آپؐ نے دائیں یا بائیں طرف آپ کو بٹھالیا، اور چپکے سے ایک بات کہی تو وہ رونے لگیں اور بہت روئیں، جب آپؐ نے ان کی گھبراہٹ دیکھی تو پھر چپکے سے ایک بات کہہ دی تو وہ ہنس دیں، میں نے فاطمہؓ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیویوں کے ہوتے ہوئے بھید ظاہر کرنے میں تم کو مخصوص کیا اور تم روتی ہو، پھر جب رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لے گئے تو

میں نے کہا تم سے رسول اللہ ﷺ نے کیا فرمایا، حضرت فاطمہؓ نے کہا بھلا میں رسول اللہ ﷺ کا بھید ظاہر کرسکتی ہوں، جب آپؐ کی وفات ہوگئی تو میں نے ان کو اپنے حق کا واسطہ دلاتے ہوئے قسم دلائی کہ جو کچھ تم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا بتاؤ، حضرت فاطمہؓ نے کہا ہاں اب بتاؤں گی، بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلی مرتبہ چپکے سے جو بات کہی تھی، وہ یہ تھی کہ جبریل علیہ السلام ہر سال ایک مرتبہ قرآن شریف دہراتے تھے اور اس سال دو مرتبہ دہرایا اس سے میں سمجھتا ہوں کہ میری وفات قریب ہے، بس تم اللہ سے ڈرو اور صبر کرو، میں تمہارے لئے اچھا پیشرو ہوں، یہ سن کر رونے لگی، جب آپؐ نے میری گھبراہٹ دیکھی تو دوسری بات چپکے سے یہ کہی کہ کیا تم راضی ہو کہ اس امت کی عورتوں کی سردار بنو تو میں ہنس دی جو آپ نے دیکھا۔ (بخاری، مسلم)

حضرت انسؓ کی رازداری

ثابت سے روایت ہے کہ حضرت انسؓ نے مجھ سے فرمایا کہ ہم لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور ہمیں سلام کیا، پھر اپنی کسی حاجت کے لیئے آپؐ نے مجھے بھیجا، مجھے اس کام کے کرنے میں دیر لگی جب میں اپنی ماں کی طرف پلٹا تو انہوں نے دیر ہونے کی وجہ پوچھی، میں نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ نے کسی ضرورت سے بھیجا تھا، بولیں کیا ضرورت تھی، میں نے کہا وہ راز ہے۔ (۱) میری ماں نے کہا رسول اللہ ﷺ کے راز کی خبر کسی کو نہ دینا، حضرت انسؓ نے مجھ سے فرمایا ثابت اگر میں یہ راز کسی سے بتانا چاہتا تو میں تم کو بتاتا۔ (مسلم)

---

(۱) حضرت انسؓ اس وقت بچے تھے اور آنحضرت ﷺ کی خدمت کرتے تھے مگر اس قدر سمجھدار اور پختہ کار تھے اور رسول اللہ ﷺ سے ایسا تعلق تھا کہ آپ کی بات اپنی ماں سے بھی نہیں کہی۔

ایفاء عہد اور وعدہ کا پاس

آیات قرآنی

﴿وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا﴾
(بنی اسرائیل/۳۴)

اور عہد کو پورا کرو بیشک عہد کی باز پرس ہونے والی ہے۔

﴿وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ﴾
(نحل/۹۱)

اور تم اللہ کے عہد کو پورا کرلو جب کہ تم اس کو اپنے ذمہ کرلو۔

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ﴾
(مائدہ/۱)

اے ایمان والو! عہدوں کو پورا کرو۔

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ﴾
(صف/۲-۳)

اے ایمان والو! ایسی باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو، اللہ کے نزدیک یہ بہت ناراضی کی بات ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں۔

احادیث

وعدہ خلافی منافق کی نشانی ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ (۱) جب بات کہے جھوٹ کہے۔ (۲) وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے۔ (۳) امانت رکھائی جائے تو خیانت کرے۔ (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ اگر چہ وہ روزے بھی رکھتا ہو نماز بھی پڑھتا ہوں اور اپنے کو مسلمان بھی سمجھتا ہو۔

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جس میں چار خصلتیں ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان میں کی ایک خصلت ہوگی تو وہ بھی نفاق ہی کی خصلت ہے، جب تک اس کو چھوڑ نہ دے علامتیں یہی ہیں، جب امانت رکھائی جائے تو خیانت کرے، جب بات کہے جھوٹ کہے، وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، اور جب جھگڑا کرے تو گالی دے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوبکرؓ کا رسول اللہ ﷺ سے وعدہ کو پورا کرنا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی ﷺ نے وعدہ فرمایا کہ اگر بحرین کا مال آیا (دونوں ہاتھوں کو ملا کر فرمایا) اس طرح اس طرح اور اس طرح دوں گا لیکن بحرین کا مال آنے سے پہلے حضورؐ کی وفات ہوگئی، جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابوبکرؓ نے حکم دیا اور منادی کرائی کہ جس کا رسول اللہ ﷺ کی طرف سے کوئی وعدہ یا قرض ہو وہ میرے پاس آئے تو میں ان کے پاس گیا اور عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے اس طرح ارشاد فرمایا تھا تو حضرت ابوبکرؓ نے ایک مٹھی بھر کر مجھ کو دیا، میں نے گنا تو پورے پانچ سو تھے، پھر انہوں نے مجھ سے کہا کہ دو مٹھی اور لو۔ (بخاری، مسلم)

اچھی عادت اور معمول کی پابندی

آیات قرآنی

﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ﴾ (رعد/۱۱)

واقعی اللہ تعالیٰ کسی قوم کو (اچھی) حالت (۱) میں تغیر نہیں کرتا جب تک وہ اپنی حالت کو نہ بدل دیں۔

﴿وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّتِيْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْكَاثًا﴾ (نحل/۹۲)

اور تم اس عورت کی طرح نہ ہو جس نے اپنا اون کاتے پیچھے تار تار کر کے نوچ ڈالا۔ اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جن کو ان کے

---

(۱) اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص یا قوم کی سیرت و اخلاق و اعمال اچھے ہیں اور اللہ کی اس پر مہربانی ہے تو جب تک وہ خود اپنی اس سیرت و اخلاق میں کوئی تبدیلی پیدا نہ کرے، اللہ اپنی رحمت کا سلسلہ اس کے سر سے نہ اٹھائے گا اور یہی اس بات کا مقصد ہے۔

﴿وَلَا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمُ الْأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ﴾ (حدید/۱۶)

قبل کتاب ملی تھی، جب زمانہ دراز ہوگیا اور (توبہ نہ کی) پھر ان کے دل خوب ہی سخت ہوگئے.

﴿فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا﴾ (حدید/۲۷)

سو انہوں نے اس (رہبانیت) کی پوری پوری رعایت نہ کی.

احادیث

رات کی عبادت کو، کچھ دن کر کے چھوڑ دینا برا ہے

حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ تم اس شخص کی مانند نہ ہونا کہ رات کو عبادت کرتا تھا پھر کچھ دنوں بعد چھوڑ دیا۔ (بخاری، مسلم)

گفتگو وعظ و نصیحت کے آداب

آیات قرآنی

﴿وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ (حجر/۶)

اور مسلمانوں پر شفقت رکھو.

﴿وَلَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانْفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ﴾ (آل عمران/۱۵۹)

اگر تم تندخو اور سخت طبیعت ہوتے، تو یہ سب تمہارے پاس سے منتشر ہو جاتے.

احادیث

کلمۂ خیر بھی دوزخ سے حجاب بن سکتا ہے

حضرت عدیؓ بن حاتم سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگ سے بچو، اگر

چہ ایک کھجور کا ٹکڑا ہی دے کر اور اگر وہ بھی میسر نہ ہو تو اچھی بات ہی کہو۔ (بخاری، مسلم)

اچھی بات کہنا صدقہ ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھی بات کہنا صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

خندہ پیشانی سے ملنا کچھ کم ثواب کی بات نہیں

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی نیکی کو بھی حقیر نہ سمجھو، اپنے بھائی سے خندہ پیشانی سے ملنا بھی کچھ کم نہ سمجھو، یہ بھی نیکی ہے۔ (مسلم)

صاف اور واضح طریقہ پر بات کرنی چاہئے

احادیث

رسول اللہ ﷺ کی عادتِ مبارک

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب کوئی بات فرماتے تھے تو تین مرتبہ دہراتے تھے تاکہ لوگ سمجھ لیں، اور جب لوگوں کے پاس سے گزر ہوتا تو ان کو تین مرتبہ سلام کرتے۔ (بخاری)

رسول اللہ ﷺ کا اندازِ گفتگو

ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بات ٹھہر ٹھہر کر اور وضاحت سے بیان فرماتے تھے کہ جو سنتا تھا سمجھ لیتا تھا، (ابوداؤد)

ضروری بات کے لئے لوگوں کو خاموش کرانا

حضرت جریرؓ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع

میں فرمایا کہ لوگوں کو خاموش کرو، پھر فرمایا میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔ (بخاری)

لوگوں کے اکتا جانے کے خیال سے ناغہ کر کے تقریر کرنا

ابو وائل شقیق بن سلمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن مسعودؓ ہر جمعرات کو ایک مرتبہ وعظ کہتے تھے ایک صاحب بولے اے عبدالرحمٰن ہمیں خواہش ہے کہ ہر روز وعظ فرمایا کیجئے، فرمایا، میں تمہارے اکتا جانے کے خیال سے ایسا نہیں کرتا، میں اسی طرح ناغہ ناغہ سے وعظ کہتا ہوں جیسا رسول اللہ ﷺ ہمارے اکتا جانے کے خیال سے کچھ دن بیچ کر کے وعظ فرماتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

لانبی نماز اور مختصر خطبہ

حضرت عمارؓ بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے، آدمی کا نماز دراز کرنا اور خطبہ کا مختصر کرنا اس کی دینی سمجھ کی دلیل ہے پس نماز لانبی کرو اور خطبہ مختصر کرو۔ (مسلم)

مؤثر طرز تعلیم اور شفقت آمیز نصیحت

حضرت معاویہؓ بن حکم سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہا تھا جماعت کے کسی آدمی نے چھینکا تو میں نے یرحمک اللہ کہا، سب مجھے گھورنے لگے، میں نے کہا آخر بات کیا ہے تم مجھے کیوں گھورتے ہو؟ تو وہ اپنے زانوؤں پر ہاتھ مارنے لگے، جب میں نے یہ دیکھا تو سمجھا کہ وہ مجھے خاموش کرانا چاہتے ہیں تو میں خاموش ہو گیا، جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا، میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں میں نے آپؐ سے بہتر تعلیم دینے والا نہیں دیکھا، نہ آپؐ سے پہلے نہ آپؐ کے بعد اللہ کی قسم نہ آپؐ نے مجھے برا کہا، نہ مارا، نہ سخت سست کہا، آپؐ نے فرمایا یہ نماز ہے، اس میں بات چیت کرنا مناسب نہیں، یہ تو

تسبیح ہے، تکبیر ہے اور قرآن کا پڑھنا ہے، میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ جاہلیت کا زمانہ ابھی تازہ ہے، اسلام کو آئے ابھی کچھ ہی دن ہوئے ہیں، ہم میں بعض ایسے ہیں جو نجومیوں کے پاس جاتے ہیں، آپؐ نے فرمایا تم نہ جانا، میں نے عرض کیا کچھ ایسے ہیں جو بدشگونی لیتے ہیں، فرمایا یہ ایسی چیز ہے جس کو وہ اپنے سینوں میں پاتے ہیں تم اس سے باز رہو۔ (مسلم)

حضرت عرباضؓ بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ایسا وعظ فرمایا جس سے ہمارے دل لرز گئے اور آنکھیں بہنے لگیں۔ (ابوداؤد، ترمذی)

وقار وسکون

آیات قرآنی

﴿وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا﴾ (فرقان/۶۳)

اور اللہ کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں اور جب ان سے بے سمجھ لوگ مخاطب ہوتے ہیں تو وہ کہتے ہیں صاحب سلامت.

﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ (حج/۳۲)

جو شخص ان نشانیوں کا پورا پورا لحاظ رکھے گا تو ان کا یہ لحاظ رکھنا اللہ تعالیٰ سے دل کے ڈرنے سے ہوتا ہے.

احادیث

رسول اللہ ﷺ کا تبسم

ام المومنین حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی بھی رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہنستا ہوا نہیں دیکھا کہ آپؐ کے حلق کا کوا نظر آجائے، حضورؐ صرف مسکرا دیتے تھے۔ (بخاری، مسلم)

نماز کے لئے سکون ووقار سے آنا

آیات قرآنی

﴿وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ﴾ (حج/۳۲)

جو شخص ان نشانیوں کا پورا پورا لحاظ رکھے گا تو ان کا یہ لحاظ رکھنا اللہ تعالیٰ سے دل کے ڈرنے سے ہوتا ہے۔

احادیث

نماز کے لئے وقار وسکون کے ساتھ آنا

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے جب جماعت کھڑی ہو جائے تو دوڑ کر نہ آؤ، اور جتنی نماز پاؤ پڑھ لو، جو فوت ہو جائے اس کو پورا کرلو۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے جو نماز کا قصد کرتا ہے وہ نماز ہی میں شمار ہوتا ہے۔

تیزی کرنا نیکی نہیں

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ عرفہ کے دن ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جا رہے تھے اتنے میں سخت ڈانٹنے، مارنے اور اونٹوں کے بلبلانے کی آواز رسول اللہ ﷺ نے سنی، آپؐ نے اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا لوگو! سکون اختیار کرو، تیزی کرنا نیکی نہیں۔ (مسلم)

مہمانوں کی تواضع

آیات قرآنی

﴿هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ ضَيْفِ اِبْرَاهِيْمَ الْمُكْرَمِيْنَ اِذْ دَخَلُوْا عَلَيْهِ فَقَالُوْا سَلٰمًا قَالَ سَلٰمٌ قَوْمٌ مُّنْكَرُوْنَ فَرَاغَ اِلٰٓى اَهْلِهٖ فَجَآءَ بِعِجْلٍ سَمِيْنٍ فَقَرَّبَهٗٓ اِلَيْهِمْ قَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ﴾
(ذاریات/۲۴)

کیا ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات تم تک پہنچی ہے جب کہ وہ (مہمان) ان کے پاس آئے پھر ان کو سلام کیا، ابراہیم نے بھی (جواب میں) کہا سلام (اور کہنے لگے کہ) انجان لوگ معلوم ہوتے ہو پھر اپنے گھر کی طرف چلے اور ایک فربہ بچھڑا (تلا ہوا) لائے ان کے پاس (یعنی سامنے رکھا) اور کہا آپ لوگ کیوں نہیں کھاتے۔

﴿وَجَآءَهٗ قَوْمُهٗ يُهْرَعُوْنَ اِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ السَّيِّاٰتِ قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِيْ هُنَّ اَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَلَا تُخْزُوْنِ فِيْ ضَيْفِيْ اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيْدٌ﴾ (ہود/۷۸)

اور ان کی قوم ان کے پاس دوڑی ہوئی آئی اور وہ پہلے ہی سے نامعقول حرکتیں کیا ہی کرتے تھے اور کہا اے میری قوم یہ میری بیٹیاں موجود ہیں، وہ تمہارے (نفس کی کامرانی کے) لئے (اچھی) خاصی ہیں، سو اللہ سے ڈرو اور میرے مہمانوں میں مجھ کو فضیحت مت کرو کیا تم میں کوئی بھلا مانس آدمی نہیں۔

احادیث

مہمان کا اکرام مومن پر لازم ہے

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے مہمانوں کی عزت کرے جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ

اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوشریح خویلدؓ بن عمرو خزاعی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور اس کا انعام دے، ہم نے کہا یا رسول اللہ اس کا انعام کیا ہے، آپؐ نے فرمایا ایک رات پر تکلف مہمانی کرے ور مہمانی تین دن کی ہے، اگر اسے زیادہ کرے تو صدقہ ہے۔ (بخاری، مسلم)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے یہاں اتنا ٹھہرے کہ اس کو گنہگار کر دے، لوگوں نے کہا گنہگار کیسے کرے گا، فرمایا اس کے پاس اس قدر ٹھہر جائے کہ اس کے پاس اس کی ضیافت کے لئے کچھ نہ رہے۔

بشارت اور مبارک باد

آیات قرآنی

فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ﴾ (زمر/۱۷-۱۸)

میرے ان بندوں کو خوش خبری سنا دو جو اس کلام کو کان لگا کر سنتے ہیں اور اس کی اچھی باتوں پر عمل کرتے ہیں۔

﴿يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَ رِضْوَانٍ وَّجَنَّاتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ﴾ (توبہ/۲۱)

ان کا رب ان کو بشارت دیتا ہے اپنی طرف سے بڑی رحمت اور بڑی رضا مندی اور (جنت کے) ایسے باغوں کی کہ ان کے لئے اس میں دائمی نعمت ہوگی۔

﴿وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ (حٰم سجدہ/۳۰)

اور تم جنت (کے ملنے) پر خوش رہو جس کا تم سے (پیغمبروں کی معرفت) وعدہ کیا گیا ہے۔

﴿فَبَشَّرْنَاهُ بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ﴾ (الصفت/۱۰۱)

ہم نے ان کو حلیم المزاج فرزند کی بشارت دی۔

﴿وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرَاهِيْمَ بِالْبُشْرٰى﴾ (ہود/۶۹)

اور ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے (بشکل بشر) ابراہیم (علیہ السلام) کے پاس بشارت لے کر آئے۔

﴿وَامْرَاَتُهٗ قَآئِمَةٌ فَضَحِكَتْ فَبَشَّرْنٰهَا بِاِسْحٰقَ وَ مِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ يَعْقُوْبَ﴾
(ھود/۷۱)

ان کی بیوی کھڑی سن رہی تھیں، پس ہنسی سو ہم نے ان کو مکرر بشارت دی اسحٰق کی اور اس کے پیچھے یعقوب کی.

﴿فَنَادَتْهُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَهُوَ قَآئِمٌ يُّصَلِّيْ فِي الْمِحْرَابِ اَنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيٰى﴾
(عمران/۳۹)

پس پکار کے کہا ان سے فرشتوں نے اور وہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے محراب میں کہ اللہ تعالیٰ تم کو یحییٰ کی بشارت دیتا ہے.

﴿اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ﴾ (عمران/۴۵)

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بلاشک اللہ تعالیٰ تم کو ایک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جو منجانب اللہ ہے اس کا نام (ولقب) مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا، بہ آبرو ہوں گے دنیا میں اور آخرت میں اور منجملہ مقربین کے ہوں گے.

(احادیث)

حضرت خدیجہؓ کے حق میں بشارت

حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت خدیجہؓ کو جنت میں ایک موتی کے گھر کی بشارت دی جس میں نہ شور و غل ہوگا اور تکان۔ (بخاری، مسلم)

حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کو جنت کی بشارت

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ میں اپنے گھر سے وضو کر کے نکلا اور یہ طے کر لیا کہ آج میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہوں گا، پھر مسجد میں آیا اور نبی ﷺ کے متعلق پوچھا، لوگوں نے کہا کہ فلاں جگہ تشریف لے گئے ہیں تو میں رسول اللہ ﷺ کے نقش قدم پر چلا اور آپؐ کے متعلق پوچھتا جاتا تھا، یہاں تک کہ حضورؐ اریس کے کنویں پر پہنچے، میں دروازہ پر بیٹھ گیا، جب آپؐ نے اپنی حاجت سے فراغت پائی اور وضو کیا تو میں آپؐ کے پاس کھڑا ہو گیا، حضورؐ کنویں کی جگت پر پاؤں لٹکائے بیٹھے تھے اور پنڈلیاں کھول دی تھیں، میں نے

سلام کیا اور پلٹ کے دروازے پر بیٹھ گیا اور ارادہ کیا کہ آج رسول اللہ ﷺ کا دربان بنوں گا اتنے میں ابوبکرؓ آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے کہا کون؟ بولے ابوبکر میں نے کہا ذرا ٹھہریئے، پھر حضورؐ سے جا کر عرض کیا، یا رسول اللہؐ ابوبکرؓ اجازت چاہتے ہیں، آپؐ نے فرمایا اجازت دیدو اور جنت کی بشارت بھی دو، میں آیا اور ابوبکرؓ سے عرض کیا آیئے آپ کو رسول اللہ ﷺ جنت کی بشارت دیتے ہیں، وہ آئے اور آپؐ کی سیدھی جانب جگت پر بیٹھ گئے اور کنویں میں پاؤں لٹکا دیئے، اور پنڈلی کھول دی جیسے حضورؐ نے کیا تھا، پھر میں پلٹ کر اپنی جگہ پر بیٹھ گیا، میں اپنے بھائی کو چھوڑ آیا تھا، وہ وضو کر رہے تھے میرے پیچھے آنے والے تھے، میں نے کہا اگر اللہ تعالیٰ فلاں کے ساتھ (فلاں سے اپنا بھائی مراد ہے) بھلائی کا ارادہ کرے گا تو اس کو لے آئے گا، ناگاہ کسی نے دروازہ کو حرکت دی، میں نے کہا کون؟ بولے عمر بن الخطاب میں نے کہا ذرا توقف کیجئے، پھر میں نے حضورؐ کو آکر سلام کیا اور عرض کیا عمرؓ آئے ہیں، اجازت چاہتے ہیں، آنحضرتؐ نے فرمایا اجازت دے دو اور جنت کی بشارت بھی دو، میں پلٹا اور کہا آیئے اور آپ کو رسول اللہ ﷺ جنت کی بشارت دیتے ہیں، وہ آئے اور آپؐ کے بائیں طرف جگت پر بیٹھ گئے اور اپنے پاؤں کنویں میں لٹکا دیئے، پھر میں پلٹ کر اپنی جگہ بیٹھ گیا اور دل میں کہنے لگا اللہ تعالیٰ اگر فلاں کے ساتھ (بھائی مراد ہے) بھلائی کا ارادہ کرے گا تو ان کو لے آئے گا، پھر دروازہ تھپتھپانے کی آواز آئی میں نے کہا کون؟ بولے عثمان بن عفان میں نے عرض کیا ذرا رک جایئے، پھر میں آپؐ کے پاس آیا اور خبر دی کہ عثمانؓ آئے ہیں اور اجازت چاہتے ہیں، آپؐ نے فرمایا اجازت دو اور ایک آزمائش کے ساتھ جو ان کو پہنچے گی جنت کی بشارت دو، میں آیا اور بولا آیئے آپ کو رسول اللہ ﷺ جنت کی بشارت دیتے ہیں ایک آزمائش کے ساتھ جو آپ کو پہنچے گی، وہ آئے تو کنویں کی جگت بھر چکی تھی وہ ان حضرات کے سامنے دوسری جانب بیٹھے۔ (۱) (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے دروازہ کی حفاظت کا حکم دیا اور عثمانؓ کو جب میں نے بشارت دی تو انہوں نے اللہ کی تعریف کی اور بولے اللہ مددگار ہے۔

---

(۱) حضرت سعید بن المسیبؒ نے (جو جلیل القدر تابعی تھے) فرمایا کہ اس سے ان حضرات کی قبور کی طرف اشارہ ہے کہ آنحضرتؐ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ ایک جگہ آرام فرما رہے ہیں، اور حضرت عثمانؓ علیحدہ مدفون ہیں۔

موحد کو جنت کی بشارت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ اور بھی کچھ لوگ رسول اللہ ﷺ کے گرد بیٹھے تھے ناگاہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس سے اٹھ کر تشریف لے گئے اور دیر لگائی، ہم لوگ ڈرے کہ نصیب دشمناں کوئی حادثہ نہ پیش آیا ہو اور سب سے پہلے میں ڈرا اور رسول اللہ ﷺ کی فکر میں نکلا تلاش کرتے کرتے بنی نجار (انصار) کے باغ میں آیا اور دروازہ ڈھونڈھتا رہا لیکن پتہ نہ چلا، اتنے میں ایک نالہ دیکھا جو باغ کے بیچ میں داخل ہوتا تھا اور باہر کنویں میں نکل جاتا تھا اور چھوٹا سا تھا، میں سمٹ گیا اور اسی نالہ سے ہوتا ہوا حضورؐ کے پاس پہنچا، آپؐ نے فرمایا ابو ہریرہ میں نے کہا جی یا رسول اللہ، فرمایا کیا بات ہے کیسے آئے؟ میں نے کہا آپؐ ہمارے پاس سے اٹھ کر تشریف لے گئے اور دیر لگائی ہم لوگ ڈرے کہ کہیں کوئی بات نہ پیش آئی ہو اس لئے ہم لوگ گھبرا گئے اور اول میں گھبرایا، پھر میں آپؐ کو تلاش کرتے ہوئے یہاں پہنچا اور ایسا سمٹا جیسے لومڑی سمٹتی ہے اور لوگ میرے پیچھے آرہے ہیں آپؐ نے فرمایا اے ابو ہریرہ یہ میرے دونوں جوتے لو اور ان دونوں جوتوں کے ساتھ جاؤ جو تم کو اس باغ کے پیچھے ملے اور اپنے دل کے یقین کے ساتھ گواہی دے کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں، اس کو جنت کی بشارت دو (اس کے بعد پورا واقعہ سنایا)۔ (مسلم)

حضرت عمروؓ بن العاص کی انتقال کے وقت گفتگو

ابن شُمَاسہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمروؓ بن العاص کے پاس آئے وہ احتضار اور نزع کی حالت میں تھے، بہت روئے اور اپنا منہ دیوار کی طرف کر لیا، ان کے بیٹے نے کہا ابا جان آپ کو رسول اللہ ﷺ نے اس اس طرح بشارت نہیں دی؟ (دوبارہ کہا) تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور بولے میرے نزدیک اس گواہی سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں مجھ پر تین حالتیں گزری ہیں، ایک وہ وقت تھا کہ میں اپنے دل کو ٹٹولتا تھا اور مجھ سے زیادہ رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھنے والا کوئی نہ تھا اور کسی کو مجھ سے زیادہ اس کی خواہش نہ تھی کہ اگر قدرت

پاؤں تو آپؐ کو شہید کردوں، اگر میں اسی حال پر مرجاتا تو دوزخی ہوتا، پھر اللہ تعالیٰ نے اسلام سے میرے دل کو زینت بخشی میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اپنا ہاتھ پھیلایئے تاکہ میں بیعت کروں، آپؐ نے دست مبارک پھیلایا تو میں نے اپنا ہاتھ سمیٹ لیا، آپؐ نے فرمایا اے عمروؓ یہ کیا؟ میں نے عرض کیا میں شرط چاہتا ہوں، آپؐ نے فرمایا کس طرح کی شرط چاہتے ہو، میں نے کہا شرط یہ کہ میں بخش دیا جاؤں، آپؐ نے فرمایا کیا تم نہیں جانتے ہو کہ اسلام سے گزشتہ گناہ ایک قلم معاف ہوجاتے ہیں اور ہجرت سے اگلی خطائیں یکسر دھل جاتی ہیں اور حج سے تمام پچھلی غلطیاں اور معصیتیں معاف ہوجاتی ہیں، اب مجھے رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کوئی محبوب نہ تھا، نہ آپؐ سے زیادہ کسی کی عزت میری نگاہ میں تھی، میں عزت و تعظیم کی وجہ سے حضور ﷺ کو نظر بھر کر کبھی نہیں دیکھتا تھا، اگر کوئی مجھ سے فرمائش کرتا کہ آپ ﷺ کا حلیہ بیان کروں تو میں نہیں بیان کرسکتا تھا اس لیے کہ میں نے آپ ﷺ کو نظر بھر کر کبھی دیکھا ہی نہیں، اگر میں اسی حالت میں مرجاتا تو میرا گمان ہے کہ میں جنتی ہوتا، اب بعض ایسے کام میرے سپرد ہوئے کہ میں نہیں جانتا کہ اس کے بارے میں میرا کیا حال ہو (حکومت و ذمہ داریاں) اگر میں مرجاؤں تو میرے ساتھ کوئی رونے والی نہ ہو اور نہ آگ ہو، جب تم مجھے دفن کرنا تو مجھ پر تھوڑی تھوڑی مٹی ڈالنا، پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر کھڑے رہنا جتنی دیر میں ایک اونٹنی ذبح ہوکر تقسیم ہوجاتی ہے تاکہ میں تمہارے کھڑے رہنے تک مانوس ہوجاؤں اور دیکھوں کہ میں اپنے پروردگار کے قاصدوں کو کیا جواب دیتا ہوں۔ (مسلم)

رخصت اور وصیت

آیات قرآنی

﴿وَوَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهِيْمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ يَا بَنِيَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ .....

اور اسی کا حکم کر گئے ہیں ابراہیم (علیہ السلام) اپنے بیٹوں کو اور (اسی طرح) یعقوب (علیہ السلام) بھی، میرے بیٹو! اللہ نے اس دین کو تمہارے لئے منتخب فرمایا سو تم بجز اسلام کے اور کسی چیز پر جان نہ دینا،

﴿..... اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِيْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ آبَائِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهاً وَّاحِداً وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ﴾ (بقرہ/۱۳۲-۱۳۳)

.....کیا تم اس وقت موجود تھے جس وقت یعقوب (علیہ السلام) کا آخری وقت آیا اور جس وقت انہوں نے اپنے بیٹوں سے پوچھا کہ تم لوگ میرے بعد کس چیز کی پرستش کروگے انہوں نے (بالاتفاق) جواب دیا کہ اس کی پرستش کریں گے جس کی آپ اور آپ کے بزرگ (حضرات) ابراہیم واسمٰعیل واسحٰق پرستش کرتے آئے ہیں یعنی معبود وحدہ لاشریک، ہم اسی کی اطاعت پر قائم رہیں گے۔

احادیث

حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور خطبہ دینے لگے آپؐ نے پہلے اللہ کی حمد وثنا بیان فرمائی پھر فرمایا اے لوگو! میں ایک انسان ہوں قریب ہے کہ میرے رب کا قاصد میرے پاس آئے اور میں اس کو قبول کروں میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں ان میں پہلی اللہ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے بس تم اللہ کی کتاب لو اور اس کو مضبوطی سے تھام لو، پھر اللہ کی کتاب (قران مجید) کی ترغیب دلائی پھر فرمایا کہ دوسری چیز میرے اہل بیت ہیں میں تم کو ان کے بارے میں اللہ کو یاد دلاتا ہوں۔ (مسلم)

یہ حدیث تفصیل سے باب "رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت کا اکرام" میں گذر چکی ہے۔

گھر کو رخصت کرتے وقت وصیت

حضرت مالکؓ بن الحویرث سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم سب کم عمر تھے، ہم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیس راتیں گزاریں، اس کے بعد ہم سب کو اپنے گھر جانے کا اشتیاق ہوا، رسول اللہ ﷺ نہایت رحمدل اور نرم دل تھے، آپؐ کو خیال ہوا کہ ہم کو اپنا گھر یاد آرہا ہے، ہم سے پوچھا کہ اپنے گھر والوں میں کس کو چھوڑ آئے ہو؟ ہم لوگوں نے بتایا، آپؐ نے فرمایا اپنے گھر جاؤ اور ان میں رہو، ان کو

سکھاؤ اور ان کو حکم دو اور نماز پڑھو، فلاں نماز ایسے وقت پڑھو اور فلاں نماز ایسے وقت، جب نماز کا وقت آئے تو تم میں کوئی اذان دے اور تم میں بڑا امامت کرے۔ (بخاری، مسلم)

رسول اللہ ﷺ کی حضرت عمرؓ سے دعا کی خواہش

حضرت عمرؓ بن الخطاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عمرہ (۱) کی اجازت چاہی آپؐ نے اجازت دی اور فرمایا اے بھائی اپنی دعا میں ہم کو نہ بھولنا، حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ مجھے اس بات سے اتنی خوشی ہوئی کہ اگر پوری دنیا اس کے عوض میں ملتی تو خوش نہ ہوتا۔

ایک روایت میں ہے کہ اے میرے بھائی اپنی دعاؤں میں مجھے شریک کرنا۔ (ابوداؤد، ترمذی)

رخصتی کلمات

حضرت سالمؒ بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی سفر کا ارادہ کرتا تھا تو حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ اس سے فرماتے تھے کہ تم مجھ سے قریب ہوتا کہ میں تم کو رخصت کروں جیسے رسول اللہ ﷺ ہم کو رخصت کرتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمہارے دین، تمہاری امانتوں اور تمہارے کام کے نتیجہ کو اللہ کے حوالہ کرتا ہوں۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہؓ بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی لشکر کے رخصت کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو فرماتے تھے کہ تمہارے دین، تمہاری امانتوں اور تمہارے کاموں کے انجام کو اللہ کے حوالہ کرتا ہوں۔ (ابوداؤد)

رخصت کی دعا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے سفر کا ارادہ کیا ہے آپؐ مجھے زادِ راہ دیجیے، آپؐ نے فرمایا اللہ تم کو تقویٰ

---

(۱) عمرہ چھوٹا حج ہے ایک فرق یہ ہے کہ عمرہ سال میں ہر وقت ہو سکتا ہے بخلاف حج کے کہ صرف ایام حج میں ہوتا ہے دوسرے یہ کہ عمرہ میں منیٰ و عرفات جانا نہیں ہوتا، احرام باندھ کر طواف اور صفاء و مروہ کے درمیان سعی یہ عمرہ ہے۔

کا زادِ راہ دے، عرض کیا اور کچھ، فرمایا تمہارے گناہ بخش دے، کہا اور زیادہ کیجیے، فرمایا تمہارے لئے بھلائی آسان کردے جہاں بھی تم رہو۔ (ترمذی)

مشورہ اور استخارہ

آیات قرآنی

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ (آل عمران/۱۵۹) اور ان سے خاص خاص موقعوں پر مشورہ لیتے رہا کرتا۔

﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ (شوریٰ)/۳۸) اور ان کا ہر کام آپس کے مشورہ سے ہوتا ہے۔

احادیث

استخارہ کی دعا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے ہر کام میں استخارہ (بھلائی طلب کرنا) کی اس طرح تعلیم دیتے تھے جیسے قرآن کی سورت کی، اور فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کسی کو کسی کام کی فکر ہو تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ (اَوْ) قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ آجِلِهٖ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ (اَوْ) قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَ آجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ (قال ویسمی حاجته)

اے اللہ میں تجھ سے تیرے علم کے ذریعہ سے خیر چاہتا ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ سے قدرت اور تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری بڑی مہربانی ہے اس لیئے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور مجھے قدرت نہیں تو جانتا ہے اور مجھے علم نہیں، اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (کام کا نام لے) میرے حق میں میرے دین و دنیا اور میرے انجام (یا) دیر و سویر کے لحاظ سے بہتر ہے تو اس کو میرے لیئے مقدر فرمادے اور میرے لئے آسان کردے، پھر مبارک فرما، اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیئے میرے دین و دنیا اور انجام (یا) دیر و سویر کے لحاظ سے اچھا نہیں تو اس کو مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے باز رکھ اور میری بہتری مقدر کر جہاں ہو پھر مجھے اس پر راضی کردے۔

پھر اپنی حاجت کا نام لے۔ (بخاری)

عید کے دن نکلنا، مریض کی عیادت اور دیگر سفر کے لئے

احادیث

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے لئے نکلتے تو آنے جانے میں الگ الگ راستہ اختیار فرماتے۔ (بخاری)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ درختوں کے راستہ سے نکلتے اور معرس کے راستہ سے داخل ہوتے اور آپؐ مکہ میں بلند گھاٹی سے داخل ہوتے اور نکلتے تو نشیبی گھاٹی سے نکلتے۔ (بخاری، مسلم)

اچھے کاموں میں داہنے ہاتھ کا استعمال

احادیث

۱- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے تمام کاموں کو داہنی طرف سے کرتے تھے پاکی میں، جوتا پہننے اور اتارنے میں۔ (بخاری، مسلم)

۲- ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدھے ہاتھ کو پاکی اور کھانے میں اور بائیں ہاتھ کو پائخانہ اور ناک صاف کرنے وغیرہ میں استعمال فرماتے تھے۔ (ابوداؤد)

۳- حضرت ام عطیہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیٹی زینبؓ کے غسل کے وقت فرمایا کہ داہنی طرف سے شروع کرو اور وضو کی جگہوں سے شروع کرو۔ (بخاری، مسلم)

۴- حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی جوتا

پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور اتارے تو پہلے بائیں سے اتارے تاکہ پہننے میں اول دایاں ہو اور اتارنے میں (بایاں) آخری ہو۔ (بخاری، مسلم)

۵- ام المومنین حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ داہنے کو کھانے پینے اور کپڑے پہننے میں استعمال کرتے اور اس کے علاوہ کے لیے بایاں استعمال فرماتے۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۶- حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم کپڑے پہنو یا وضو کرو تو دائیں جانب سے شروع کرو۔ (ابوداؤد، ترمذی)

۷- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ منیٰ تشریف لے گئے پھر جمرہ آکر رمی جمار کیا، پھر واپس منیٰ اپنی قیام گاہ آئے اور قربانی کی پھر حجام سے کہا کہ لو اور اپنی داہنی جانب اشارہ کیا پھر بائیں جانب، اور اس کو لوگوں کو عطا فرمانے لگے۔ (بخاری، مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ جب آپؐ نے رمی جمار کرلیا اور اپنے جانور کو ذبح کرلیا، اور حلق کروایا اس طرح کہ اپنا داہنا حصہ سامنے کیا حجام نے بال مونڈے پھر بایاں سامنے کیا اور حجام نے اس کو مونڈا، پھر آپؐ نے حضرت ابوطلحہ انصاریؓ کو بلایا اور ان کو (موئے مبارک) عطا فرمائے اور فرمایا کہ ان لوگوں میں تقسیم کردو۔